عمران سیریز

ریورس سرکل

مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

ریورس سرکل

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کے نام سے ناول لکھیں جس میں عمران ہی عمران ہو۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواست پر توجہ دیں گے"۔

محترم قاضی غلام حیدر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایت پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی ہے کہ آپ کے مطابق اب عمران کی بجائے دوسرے کام کر رہے ہیں اور عمران اب نام کا ہی عمران رہ گیا ہے حالانکہ عمران کے سارے ساتھیوں کو اس سے یہی شکایت ہے کہ عمران کی تیز ترین کارکردگی کی وجہ سے وہ فارغ ہو چکے ہیں۔ شاید آپ جو چاہتے تھے اس کی آپ وضاحت نہیں کر سکے۔ مجھے امید ہے کہ آپ دوبارہ خط لکھیں گے جس میں پوری وضاحت سے اپنا نقطہ نظر لکھیں گے۔ مجھے آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

اب اجازت دیجئے۔
والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد حسب دستور اخبارات پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مزید خریداری کے لئے مارکیٹ جا چکا تھا۔ عمران نے اخبار کو اچانک ایک طرف کیا اور سامنے موجود میز کو اس انداز میں دیکھنے لگا جیسے اسے کسی چیز کی تلاش ہو۔

"یہ عجیب معاملہ ہے کہ حریرہ مقویٔ دماغ کھانے سے الٹا یادداشت غائب ہو جاتی ہے۔ میرے لئے چائے کا فلاسک بنا کر نہیں رکھا۔ اوکے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ کیسے کھاتا ہے یہ حریرے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اخبار آنکھوں کے سامنے کر لیا۔ لیکن اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یہ فون بھی دشمن مطالعہ ہے۔ کاش فون ایجاد کرنے والا ساتھ ہی کوئی ایسا سینسر بھی ایجاد کر جاتا کہ جب آدمی مطالعہ کر رہا ہو تو

کوئی گھنٹی سرے سے بجتی ہی نہ“...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی۔ آخرکار عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”حقیر فقیر پرتقصیر بغیر چائے کے دلگیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مصروف مطالعہ اخبارات بول رہا ہوں“...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو ظاہر ہے اس میں آسانی سے فل سٹاپ نہیں آ سکتا تھا۔

”میں جونیئر بول رہا ہوں کارمن سے۔ آپ کے خطابات کی تو مجھے سمجھ نہیں آئی البتہ ڈگریاں ابھی تک وہی ہیں جو پچاس سال پہلے تھیں“...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”ارے۔ ارے۔کیا کارمن میں چھوٹوں کو بڑوں کے سامنے بولنے کے آداب نہیں سکھائے جاتے۔ جونیئر ہو کر بول رہے ہو اور وہ بھی طنز کر رہے ہو کہ میری ڈگریاں پچاس سال پرانی ہیں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ جس یونیورسٹی سے میں نے ڈگریاں لی ہیں وہ بے حد پرانی ہے اور پھر اولڈ از گولڈ والا محاورہ بھی تم نے سنا ہو گا اور پچاس سال تم نے ویسے ہی محاورتاً کہہ دیئے ہوں گے۔ ابھی تو تمہیں اس دنیا میں آئے پچاس سال نہیں ہوئے اور میرا کیا، میں تو اب بھی شام کو روزانہ دودھ پیتا ہوں“...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

”پچھلی بار دو گھنٹوں کی طویل بحث کے بعد یہ طے ہو گیا تھا

کہ میں آپ سے ایک منٹ بارہ سیکنڈ بڑا ہوں۔ تو کیا نام جونیئر ہونے سے بوڑھا آدمی بچے کے سامنے جونیئر بن جاتا ہے“۔ دوسری طرف سے جونیئر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ آج کا دن شاید یادداشت گم ہونے کے عالمی دن کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ پہلے آغا سلیمان پاشا کی یادداشت باوجود طویل عرصہ سے روزانہ حریرہ مقویٰ دماغ کھانے کے غائب ہو گئی اور وہ فلاسک میں چائے بھر کر میرے سامنے میز پر رکھے بغیر مارکیٹ چلا گیا اور مجھے معلوم ہے کہ اس کی واپسی اب چار پانچ گھنٹوں سے پہلے نہیں ہو سکتی اور مجھے یہ سارے گھنٹے چائے پیئے بغیر گزارنے ہوں گے اور تمہاری یادداشت بھی آج ہی غائب ہوئی تھی۔ شاید تم بھی آغا سلیمان پاشا کی طرح حریرہ مقویٰ دماغ کھا رہے ہو حالانکہ مجھے یاد ہے کہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ میں تم سے ایک منٹ ساڑھے بارہ سیکنڈ بڑا ہوں لیکن تم نے آدھا منٹ بھی غائب کر دیا اور بڑے چھوٹے کا فرق بھی“...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

”چلیں میں چھوٹا ہی سہی لیکن اب جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ سن لیں“...... جونیئر نے اس بار زچ ہونے کے انداز میں کہا۔ اسے شاید معلوم تھا کہ عمران کو خاموش کرانا تقریباً ناممکن ہے۔

”چھوٹا بھی مان رہے ہو اپنے آپ کو اور ساتھ ہی بات بھی کرنا چاہتے ہو۔ چھوٹے کا کام بات کرنا نہیں ہوتا۔ استاد کو ڈنڈا اٹھا اٹھا

کر دینا ہوتا ہے اور بس“...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

”اوکے۔ پھر بات ہوگی“...... جونیئر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ جونیئر خود ہی دوبارہ فون کرے گا۔ جونیئر اس کا دوست تھا اور پہلے وہ کارمن سیکرٹ سروس کا صرف رکن تھا لیکن گزشتہ دو سالوں سے وہ اب کارمن سیکرٹ سروس کا چیف بن گیا تھا اور عمران کا خیال درست ثابت ہوا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا بات ہے۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ تم اور سنجیدہ“۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی تشویش بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا تو خیال تھا کہ جونیئر کی طرف سے کال ہوگی لیکن کال تو سرسلطان کی طرف سے تھی۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرا فون بڑا حساس ہے۔ اس کی گھنٹی کا انداز بتا دیتا ہے کہ کوئی بڑا افسر بات کرنا چاہتا ہے اور جب کوئی مجھ جیسا غریب فون کرے تو گھنٹی دوسرے انداز میں بجتی ہے“...... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”اچھا جواب ہے۔ بہرحال میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ

کارمن سے ہمارے بہترین تعلقات ہیں۔ دونوں ممالک بے شمار انتہائی اہم معاہدات میں شامل ہیں اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یورپ میں ہمارا سب سے اہم حلیف کارمن ہے اور کارمن نے بے شمار بار پاکیشیا کی کھل کر امداد کی ہے“...... سرسلطان نے بولنا شروع کیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چونکہ طویل عرصے سے سرسلطان کے ساتھ کام کر رہا تھا اس لئے وہ ان کا مزاج شناس تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ سرسلطان اس انداز میں کیوں بات کر رہے ہیں۔

”تو کارمن والوں نے آپ سے خصوصی درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ان کی کسی معاملہ میں مدد کرے“۔ عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا تمہیں پہلے سے اس بارے میں معلوم ہے“۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے تو معاملے کا علم نہیں ہے لیکن آپ نے جس خوبصورت سفارتی انداز میں کارمن اور پاکیشیا کے تعلقات اور دوستی کی باتیں زور وشور سے کیں تو میں سمجھ گیا کہ آپ اس انداز میں باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ آپ سے پہلے کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر جو میرا ذاتی طور پر دوست بھی ہے، کی کال آئی تھی اور اس نے میری باتوں سے زچ ہو کر فون بند کر دیا تھا۔ اس کے فون کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ وہ مجھ سے اس ٹائپ کی کوئی بات کرنا

چاہتا تھا کہ میں کارمن سیکرٹ سروس کی مدد کروں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد چاہئے اور وہ میرے ذریعے چیف تک یہ درخواست پہنچانا چاہتے ہوں اس لئے آپ نے جب کارمن کے بارے میں اس انداز میں بات کی تو میں سمجھ گیا کہ اصل مسئلہ کیا ہے''...... عمران نے وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے ٹھیک سمجھا ہے۔ کارمن کے سیکرٹری خارجہ سے میرے ذاتی طور پر بھی گہرے تعلقات ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کیا اور کارمن کا ایک سائنس دان جو کارمن میں ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں انتہائی اہم فارمولے پر کام کر رہا تھا، اغوا کر لیا گیا ہے اور کارمن کی سیکرٹ سروس سمیت تمام ایجنسیاں باوجود شدید کوشش کے اسے ٹریس نہیں کر سکیں۔ اس کی بازیابی کارمن کے لئے موت زندگی کا مسئلہ بن گیا ہے۔ میرے تفصیل پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ کارمن ابھی ایٹمی ہتھیاروں کے دور میں داخل نہیں ہو سکا جبکہ اس کا ہمسایہ اور اس کا دشمن نمبر ایک ملک پالینڈ ایٹمی ہتھیار بنا چکا ہے اور پھر اسے اس معاملے میں ایکریمیا اور اسرائیل کی مدد حاصل ہے کیونکہ اسرائیل اور دنیا بھر کے یہودی کارمن سے خدا واسطے کی دشمنی رکھتے ہیں۔ وہ کارمن اور اس کے شہریوں کو بالکل اس طرح اپنا دشمن سمجھتے ہیں جس طرح وہ مسلمانوں کو سمجھتے ہیں کیونکہ کارمن کے سابقہ دور کے ڈکٹیٹر نے یہودیوں کا قتل عام کیا تھا اس لئے

اسرائیل کی کوشش ہے کہ کارمن کو کسی صورت ختم کیا جا سکے اور اس کے لئے ایکریمیا بھی اس کی پشت پناہی کرتا ہے کیونکہ کارمن کی ترقی سے وہ لوگ خائف ہیں۔ کارمن کا یہ سائنس دان جس کا نام ہیرالڈ بتایا گیا ہے ایسی ریز پر کام کر رہا تھا جنہیں اگر ملک میں پھیلا دیا جائے تو وہ بالائی فضا میں سالوں اپنا وجود قائم رکھتی ہیں اور جب تک اس کا وجود قائم رہتا ہے اس ایریا میں تابکاری زیرو ہو جاتی ہے۔ تم سمجھ گئے ہو کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں''...... سرسلطان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہ تو واقعی بے حد کارآمد ریز ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاں یہ ریز پھیلی ہوں گی وہاں ایٹمی ہتھیار بے کار ہو جائیں گے کیونکہ ان ایٹمی ہتھیاروں سے خوفناک تابکاری پھیلتی ہے جو ہر چیز کو مکمل طور پر تباہ کر دیتی ہے اور اگر تابکاری زیرو ہو جائے تو ایٹمی ہتھیار تو بچوں کے کھلونے بن کر رہ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تم درست سمجھے ہو۔ ہیرالڈ اس پر کام کر رہا تھا اور نوے فیصد کامیاب ہو چکا تھا۔ شاید اس فارمولے کے بارے میں اطلاع کسی طرح اسرائیل یا ایکریمیا تک پہنچ گئی اور انہوں نے ہیرالڈ کو اغوا کر لیا''...... سرسلطان نے کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ہلاک کر چکے ہوں''...... عمران نے کہا۔

”میں نے بھی یہی سوال کیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ حفاظتی انتظامات کے سلسلے میں ہیرالڈ کے جسم کے اندر ایک خصوصی کاشنز لگایا گیا تھا اور جب تک ہیرالڈ زندہ ہے اور چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو، یہ کاشنز اس کے بارے میں سیٹلائٹ کے ذریعے کاشن دیتا رہے گا اور یہ کاشن اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک ہیرالڈ زندہ رہے گا اور چونکہ یہ کاشنز مسلسل ورک کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ زندہ ہے“...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ کارمن تو سائنس میں بہت آگے ہے۔ لیکن کیا یہ کاشنز یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”بالکل یہی سوال میرے ذہن میں بھی ابھرا تھا۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کاشنز شمالی بحر اوقیانوس میں کہیں موجود ہیں لیکن کہاں ہیں یہ تعین نہیں ہو سکا اور شمالی بحر اوقیانوس ایسا علاقہ ہے کہ اس کی ایک سائیڈ پر یورپ، اس کے نیچے براعظم افریقہ اور دوسری طرف شمالی ایکریمیا اور برازیل ہیں۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے کہ سائنس دان کہاں ہو گا“۔ سر سلطان نے کہا۔

”تو اب کارمن حکومت چاہتی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سائنس دان ہیرالڈ کو ٹریس کر کے اسے واپس کارمن پہنچائے“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ انہوں نے یہی درخواست کی ہے“...... سر سلطان نے جواب دیا۔

”لیکن اس کام پر سیکرٹ سروس کو کیسے بھجوایا جا سکتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کرائے کی ایجنسی تو نہیں کہ کوئی بھی چاہے تو کرایہ ادا کر کے اسے ہائر کر لے۔ یہ کام انہیں خود کرنا چاہئے“...... عمران نے کہا۔

”انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس امداد کرے گی تو اس فارمولے کی ایک کاپی پاکیشیا کو بھی تحفے کے طور پر دی جائے گی تاکہ پاکیشیا اپنے آپ کو کافرستان کے ایٹمی حملے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھ سکے“...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ واقعی یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ پھر تو واقعی پاکیشیا کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔ اوکے۔ اب تو چیف سے درخواست کرنا ہی پڑے گی“...... عمران نے کہا۔

”میری طرف سے بھی درخواست کر دینا۔ اللہ حافظ“۔ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سر سلطان کو تو علم ہے کہ چیف کون ہے لیکن وہ دانستہ ایسی بات کرتے ہیں جیسے وہ بھی یہ نہ جانتے ہوں کہ چیف کون ہے۔ چندلمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”شکر ہے آپ کی کال تو ختم ہوئی۔ میں تو فون کر کر کے تھک گیا تھا اور مجھے یقین تھا کہ جس بے چارے کو آپ نے فون کیا ہوگا وہ فون پکڑنے کی بجائے سر پکڑے آپ کی مسلسل ہونے والی باتیں سن رہا ہوگا“...... دوسری طرف سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔

”ارے۔ ارے۔ نہ سلام نہ دعا، نہ تعارف، نہ کوئی اطلاع۔ ارے۔ پتہ تو چلے کہ کون صاحب بول رہے ہیں اور واقعی صاحب بول رہے ہیں یا کوئی اور ہے پس پردہ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو اب آپ سے تعارف بھی کرانا پڑے گا“...... جونیئر نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”اچھا سا نام رکھ لو تو تعارف کراتے ہوئے کم از کم شرمندہ تو نہیں ہو گے۔ اب تم جس کو جونیئر کہتے ہو گے وہی کوئی نہ کوئی کام بتا دیتا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میری نوکری داؤ پر لگی ہوئی ہے“...... اچانک جونیئر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نوکری۔ کیا مطلب۔ کیا کارمن سیکرٹ سروس چھوڑ کر تم نے کہیں اور نوکری کر لی ہے۔ کیا لگ گئے ہو۔ کلرک یا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جونیئر بے

اختیار ہنس پڑا۔

”جو مرضی سمجھ لیں۔ لیکن کارمن میں اسے نوکری ہی کہا جاتا ہے اور نوکری ہی سمجھا جاتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بات اور ہے اور کارمن سیکرٹ سروس کے چیف کی اور“...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو اب ڈاکٹر ہیرالڈ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹریس کرے اور تم خالی نوکری ہی کرتے رہو گے“...... عمران نے کہا تو اسے دوسری طرف سے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

”آپ نجومی ہیں یا غیب کا علم جانتے ہیں۔ کیا ہیں آپ“۔ جونیئر کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

”نہ میں نجومی ہوں اور یہ ہی غیب کا علم جانتا ہوں۔ تمہارے سیکرٹری خارجہ نے سرسلطان کو فون کر کے ساری تفصیل بتائی اور درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی منت کی جائے۔ سرسلطان نے مجھے فون کیا کہ میں چیف سے بات بلکہ درخواست کروں کیونکہ کارمن پاکیشیا کا بہت اچھا دوست ہے اور جس فون کے بارے میں تم کہہ رہے ہو کہ دیر تک بات ہوتی رہی ہے وہ سرسلطان کا ہی فون تھا۔ وہ اس بارے میں تفصیل سے بتا رہے تھے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہماری حکومت اس معاملے میں بے حد تنگ ہو رہی ہے کیونکہ پالینڈ ایٹمی ہتھیاروں کا حامل ملک ہے اور جس

طرح کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان تناؤ پر مبنی تعلقات رہتے ہیں اسی طرح کارمن اور پالینڈ کے درمیان رہتے ہیں اس لئے اگر پالینڈ نے کسی بھی لمحے کارمن پر ایٹمی حملہ کر دیا تو کارمن مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کا یہ فارمولا کارمن کے لئے موت زندگی کا مسئلہ بن چکا ہے''...... جونیئر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان جنگ اب اس لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیار رکھتے ہیں اور حملہ آور کو بھی مکمل تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تمہارے سائنس دان بے حد قابل افراد ہیں تو کارمن ایٹمی ہتھیاروں پر کام کیوں نہیں کرتا۔ اس طرح طاقت کا توازن برابر ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہمارے ملک کے ایک صدر نے آج سے پانچ سال قبل اقوام متحدہ کے تحت ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے تھے جس کے تحت کارمن آئندہ بیس سالوں تک پابند ہو گا کہ وہ ایٹمی دوڑ میں شامل نہیں ہو گا۔ کارمن کو بتایا گیا تھا کہ پالینڈ بھی اس پر دستخط کر چکا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ پالینڈ نے وعدہ تو کیا تھا لیکن پھر اس نے یہ کہہ کر دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ اس کی پارلیمنٹ اس بارے میں فیصلہ کرے گی اور بعد میں پارلیمنٹ نے معاہدے پر دستخط نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ آج بھی قائم ہے۔ اب کارمن تو بین الاقوامی قانون کے تحت آئندہ مزید پندرہ

سال تک ایٹمی ہتھیار تیار ہی نہیں کر سکتا تھا جبکہ پالینڈ ایٹمی طاقت بن چکا ہے اس لئے ڈاکٹر ہیرالڈ نے تابکاری کے اثرات کے خاتمے کا پلان سوچا لیکن انہیں اغوا کر لیا گیا ہے''...... جونیئر نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں تمہاری مشکل سمجھ گیا ہوں لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کے جسم میں ایک خاص کاشنر موجود ہے جو کسی سیٹلائٹ کے ذریعے اس وقت تک کاشن دیتا رہے گا جب تک ڈاکٹر ہیرالڈ زندہ ہیں اور یہ کاشن مل رہے ہیں۔ اس پر مزید بتایا گیا ہے کہ چیکنگ پر صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ کاشنر شمالی بحر اوقیانوس میں کہیں موجود ہے۔ البتہ آپ لوگ اس سائنس دان کا ٹارگٹ فکس نہیں کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''انہوں نے بڑی کوشش کی ہے لیکن ہم وہ ٹارگٹ فکس کرنے میں ناکام رہے ہیں''...... جونیئر نے جواب دیا۔

''لیکن تم لوگوں نے اس مشن پر کام کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتخاب کیوں کیا ہے۔ تمہارے خیال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کرائے کی فوج ہے یا وہ فالتو اور بے کار بیٹھی ہوتی ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کرائے کی فوج نہیں ہے البتہ ان کا لیڈر جس کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے یہ ضرور کرائے پر کام کرتا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اسے

کرائے پر حاصل کرتا ہے تو کارمن حکومت کیوں کرائے پر حاصل نہیں کر سکتی''...... جونیئر نے عمران کی بات کا برا منائے بغیر ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل عمران کے مزاج کا بخوبی علم تھا۔

''چلو یہ بات تو طے ہو گئی کہ کارمن حکومت صرف بے چارے علی عمران کو ہی قربانی کا بکرا سمجھتی ہے لیکن یہ بتاؤ کہ تم جو سیکرٹ سروس کے چیف ہو تم نے خود کیوں کامیابی حاصل نہیں کی۔ یہ تو کسی سیکرٹ سروس کے لئے انتہائی شرمناک بات ہے کہ وہ اپنی بجائے دوسروں سے کام کراتی رہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ آپ نے ہی ایک بار پاکیشیائی زبان کا محاورہ بتایا تھا جو مجھے آج تک یاد ہے کہ جب بازار سے دودھ مل سکتا ہے تو گھر میں گائے کون باندھے''...... جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تم نے بہرحال اس پر کام تو کیا ہو گا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ اغوا کس نے کیا ہو گا۔ پالینڈ نے یا کسی اور ملک نے اور ڈاکٹر ہیرالڈ اس وقت کہاں موجود ہوں گے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جو شواہد ملے ہیں ان کے مطابق ڈاکٹر ہیرالڈ کے اغوا میں ایک یہودی تنظیم مورگو ملوث ہے۔ مورگو یہودیوں کی نسل

پرست تنظیم ہے اور یہودیوں کے دشمنوں کے خاتمے اور یہودیوں کو طاقتور کرنے کے لئے کام کرتی رہتی ہے لیکن اس بارے میں اس سے زیادہ معلومات نہیں مل سکیں۔ جہاں تک ٹارگٹ فکس کرنے کا تعلق ہے تو ہمارے سائنس دانوں نے اس پر بھی بے حد مغز ماری کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ کاشر اس وقت شمالی بحر اوقیانوس کے جزیرے پرائڈ پر موجود ہے لیکن ہم نے پورے پرائڈ جزیرے کو چھان مارا ہے۔ یہ جزیرہ ماہی گیروں کے قبضے میں ہے اور کانڈا کی معروف بندرگاہ ناگ لینڈ سے قریب ہے۔ اس جزیرے پر قبضہ بھی کانڈا کا ہی ہے لیکن وہاں کوئی لیبارٹری یا رہائشی عمارت نہیں ہے۔ وہاں ماہی گیروں کا قبضہ بھی اس انداز میں ہے کہ مچھلی کے شکار پر آتے جاتے ہوئے وہ چند گھنٹوں کے لئے یہاں رکتے ہیں کیونکہ یہاں پورے جزیرے پر پینے کے قابل میٹھا پانی نہیں ہے اور نہ ہی یہاں بارشیں ہوتی ہیں اس لئے یہاں سوائے جھاڑیوں کے درخت بھی نہیں ہیں''...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فائل تو تمہارے پاس موجود ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ تو پھر میں سمجھ لوں کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری مدد کرنے کے لئے تیار ہیں''...... جونیئر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ البتہ چیف کو سفارش کر سکتا ہوں۔ مجھے سرسلطان نے بھی کہا ہے کہ ان کی طرف سے بھی درخواست کر

دی جائے اور چیف، سرسلطان کی بے حد قدر کرتے ہیں لیکن سرسلطان نے یہ بتایا ہے کہ کارمن حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کے فارمولے کی ایک کاپی تحفے کے طور پر پاکیشیا کو دی جائے گی۔ کیا ایسا ہی ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات بھی میں نے حکومت سے کی تھی اور میرا وعدہ کہ فائل کے ساتھ ہی فارمولے کی کاپی بھی پہلے بھجوا دوں گا"۔ جونیئر نے کہا۔

"اوکے۔ رانا ہاؤس کا پتہ لکھ لو۔ فائل اور فارمولا وہاں جوزف کو بھجوا دینا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ لکھوائیں ایڈریس"...... جونیئر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمران نے رانا ہاؤس کا ایڈریس لکھوا دیا۔

"یہ سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے کل صبح پاکیشیا پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... جونیئر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں یہ بات تھی کہ وہ اس فارمولے کا سرداور کے ذریعے تفصیلی تجزیہ کرائے گا۔ اگر واقعی اس فارمولے کے ذریعے ایٹمی حملے کو بے کار کیا جا سکتا ہو تو پھر یہ پاکیشیا کے لئے بھی انتہائی اہم فارمولا ہوگا اور پھر ڈاکٹر ہیرالڈ کی واپسی پر کام کیا جائے گا ورنہ معذرت کر لی جائے گی اس لئے رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر اخبار اٹھایا اور اس پر نظریں جما دیں۔

مورگو یہودیوں کی خفیہ تنظیم تھی جس کا دائرہ کار یورپ اور ایکریمیا تک محدود تھا۔ یہ تنظیم افرادی قوت کے لحاظ سے خاصی مختصر تھی لیکن اس میں شامل ہر فرد اس کے لئے اپنی جان دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ مورگو میں شامل افراد کو مورگن کہا جاتا تھا اور ہر مورگن اعلیٰ تعلیم یافتہ، بہترین تربیت یافتہ تھا۔ اس میں عورتوں کی تعداد مردوں سے قدرے زیادہ تھی۔ اس کے چار سیکشن تھے اور ہر سیکشن کے تحت مختلف ممالک آتے تھے۔ سیکشن ہیڈکوارٹر کو سپر سیکشن یا ڈبل ایس کہا جاتا تھا۔ کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ مورگن کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اور کون اس کا سربراہ ہے۔ البتہ سربراہ کو سب چیف مورگن کہتے تھے اور اس کی آواز تمام مورگنز کے لئے مقدس سمجھی جاتی تھی۔

مورگن کا ٹاسک تمام یورپ اور ایکریمیا میں ایسے بااثر صحافیوں،

تاجروں، سیاست دانوں، اعلیٰ حکام اور خصوصاً فوج کے اعلیٰ افسران
کو ٹریس کرنا تھا جو یہودیوں سے نفرت کرتے تھے اور دنیا پر یہودی
غلبہ اور یہودی سلطنت کے قیام کے خلاف خیالات کے حامل تھے
یا اس کا پراپیگنڈہ کرتے تھے۔ مورگنز ایسے لوگوں کے بارے میں
اپنے سیکشن کو مسلسل رپورٹیں بھجواتے رہتے تھے اور جب سیکشن
ہیڈکوارٹر سے اس آدمی کی ہلاکت کا حکم آ جاتا تو اسے ایسی پلاننگ
کے ساتھ ہلاک کیا جاتا کہ اس کی موت کو طبعی یا اتفاقیہ حادثاتی
سمجھا جاتا تھا اور کبھی کسی کو شک نہ پڑا تھا کہ اس کی موت غیر
قدرتی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مورگنز اپنے اپنے حلقہ اثر میں ایسے افراد کو
جو کسی نہ کسی لحاظ سے بااثر ہوتے اور یہودیوں کے لئے کوئی نہ کوئی
مفید کام کر سکتے ہوں، کو ٹریس کرتے رہتے تھے اور ان کے بارے
میں رپورٹیں بھجواتے رہتے تھے اور جب سیکشن ہیڈکوارٹر سے اس
آدمی کے بارے میں کوئی ہدایت ملتی تو اس پر ایسی پلاننگ کے
ساتھ عمل کیا جاتا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی جاتی
تھی۔

مورگو کا ایک سیکشن ایسا تھا جسے سپیشل سیکشن کہا جاتا تھا۔ اس
سیکشن کا دائرہ کار مخصوص نہ تھا۔ یہ سٹار مورگن کہلاتے تھے اور ان کا
کام کسی بھی خصوصی ٹاسک پر کام کرنا ہوتا تھا اور اس ٹاسک کے
لئے وہ اپنے علاقے کے مورگنز سے بھی مدد لے لیا کرتے تھے

لیکن عام طور پر وہ اپنا کام خود ہی نمٹاتے تھے۔ اس سپیشل سیکشن
میں دنیا بھر سے ایسے افراد کا انتخاب کیا جاتا تھا جو مذہبی طور پر کٹڑ
یہودی اور انتہائی متعصب ذہن کے مالک ہوتے تھے۔ اس کے
ساتھ ساتھ بہترین تربیت یافتہ اور انتہائی جدید ترین آلات کا
استعمال جانتے ہوں۔

سٹار مورگن کو وہ ٹاسک دیا جاتا تھا جسے عام مورگن سے ہٹ کر
منتخب کیا جاتا تھا۔ سپیشل سیکشن کا ہیڈکوارٹر جنوبی بحر اوقیانوس کے
معروف جزیرے ٹرانڈا میں تھا۔ ٹرانڈا ایسا جزیرہ تھا جس کا موسم
پورا سال انتہائی خوشگوار رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس جزیرے پر
سارا سال ہی دنیا بھر کے سیاحوں کی آمد و رفت کا تانتا بندھا رہتا
تھا۔ یہ جزیرہ خاصا بڑا تھا۔ یہاں ہر طرف جوئے خانوں، ہوٹلوں
اور ریستورانوں کا ایک جال سا بکھرا ہوا تھا۔ یہاں رہائشی کالونیاں
کم تھیں۔ البتہ گیسٹ ہاؤسز لاتعداد تھے۔ سڑکیں کھلی اور وسیع
تھیں۔ یہاں سرکاری طور پر جنوبی ایکریمیا کے ملک بارکیل کا قبضہ
تھا لیکن یہاں کی پولیس اور انتظامیہ ٹریفک قوانین کے تحفظ اور
سیاحوں کے جان و مال کے تحفظ کا خیال رکھتی تھی۔ اس کے علاوہ
باقی کوئی پوچھ گچھ یہاں آنے والوں سے نہیں ہوتی تھی۔ آنے
والوں کی مرضی جو چاہے کرتے پھریں۔ صرف دوسرے پر جبر نہیں
کیا جا سکتا تھا۔ رضامندی سے کیا جانے والا ہر کام جس کا شاید
باقی دنیا میں تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا یہاں جائز تھا۔

ٹرانڈا کا ایک چوتھائی حصہ قدیم دور کے جنگلات پر مشتمل تھا۔ ان جنگلات کو باقاعدہ محفوظ کیا گیا تھا تاکہ سیاح یہاں آ کر قدیم ترین جنگلات کے بارے میں اپنی آنکھوں سے تمام مناظر دیکھ سکیں اور پورے حصے جسے ڈارک ٹرانڈا کہا جاتا تھا، میں کوئی سڑک نہ تھی۔ چھوٹے چھوٹے لکڑی کے کیبن درختوں پر بنے ہوئے تھے جن میں سیاح آ کر رہتے تھے اور جنگل کی زندگی سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ یہاں خونخوار درندے تو نہیں تھے لیکن جنگل میں رہنے والے چھوٹے اور بے ضرر جانوروں کی خاصی کثرت تھی۔ اسی طرح پرندوں کی بھی خاصی تعداد تھی۔ البتہ شہر کی طرف سے اس جنگل کی سرحد پر لکڑی کے بنے ہوئے بڑے بڑے چند مکانات ضرور تھے اور یہ مکانات دنیا کے امیر ترین لوگوں کی ملکیت تھے کیونکہ یہاں زمین سونے کی کان سے بھی زیادہ مہنگی تھی۔

ایسے ہی ایک مکان میں مورگو کے سپیشل سیکشن کا ہیڈکوارٹر تھا۔ اس کے ایک کمرے میں جسے بڑے خوبصورت انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا، بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی نسبت زیادہ چوڑا تھا۔ آنکھوں میں سختی اور سفاکی ظاہر ہو رہی تھی۔ چہرے کی جلد اس قدر سخت تھی کہ جیسے گوشت کی بجائے کسی پتھر کو کاٹ کر چہرہ بنایا گیا ہو۔ یہ مورگو کے بورڈ آف گورنرز کا رکن لارڈ کارلس تھا جو بظاہر شاپنگ کمپنی اور بحری جہازوں کے ایک بڑے

بیڑے کا مالک تھا اور لارڈ کارلس کمپنی جس کے بحری جہاز پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سمندروں میں نظر آتے تھے۔ اس کمپنی کا ہیڈ آفس ونگٹن میں تھا لیکن لارڈ کارلس وہاں بہت کم جاتا تھا۔ بس یہاں رہ کر وہ درپردہ سپیشل سیکشن کو چلاتا تھا۔ اس وقت لارڈ کارلس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... لارڈ کارلس نے مخصوص انداز میں کہا۔

”جیمز کی کال ہے بارکیل سے“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کراؤ بات“...... لارڈ کارلس نے کہا۔

”سر۔ میں جیمز بول رہا ہوں۔ میرے ساتھ ڈاکٹر ہیرالڈ بھی ہیں۔ کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم ٹرانڈا پہنچ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”تم اسے یہاں کیوں لے آئے ہو“...... لارڈ کارلس کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

”ڈاکٹر ہیرالڈ کا کہنا تھا کہ وہ اس شرط پر کام کرنے کے لئے تیار ہے کہ اس کی ملاقات لارڈ کارلس سے کرائی جائے ورنہ نہیں۔ اور سر۔ جس معاملے میں اس کی خدمات درکار ہیں اس میں زبردستی اس سے کام نہیں لیا جا سکتا“...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں تفصیل

سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔ اس کے ذہن میں کیا ہے اور میرے بارے میں اسے کس نے بتایا ہے“...... لارڈ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ آپ کو بہت پہلے سے جانتا ہے۔ اس نے تعاون کے لئے یہی شرط رکھی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ آپ مورگو کے سپیشل سیکشن کے چیف ہیں۔ اب آپ جیسے حکم کریں“...... جیمز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اسے کہاں کام کرنا ہے“...... لارڈ کارلس نے پوچھا۔

”روڈی لیبارٹری میں“...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ لے آؤ اسے“...... لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ اس کا آفس سیکرٹری تھا۔

”جیمز کے ساتھ ایک کارمن نژاد آدمی آ رہا ہے۔ ان دونوں کو میرے آفس بھجوا دینا“...... لارڈ کارلس نے کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ آدمی میرے بارے میں جانتا ہے۔ کیسے جانتا ہے اور کیوں

مجھ سے ملنا چاہتا ہے“...... لارڈ کارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں خیال آیا کہ اس آدمی کے بارے میں رپورٹیں موجود ہوں گی۔ تب ہی اسے مورگو کے لئے کام کرنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اسے اس آدمی کے آنے سے پہلے یہ رپورٹیں دیکھ لینی چاہئیں۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

”یس سر“...... اس کے آفس سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ہیرالڈ کی فائل میرے آفس بھجوا دو“...... لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں سرخ رنگ کی فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور فائل لارڈ کارلس کے سامنے رکھ دی اور پھر مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ دروازہ اس کے عقب میں خودبخود بند ہو گیا تو لارڈ کارلس نے فائل کھولی۔ اس میں تقریباً بیس صفحات موجود تھے جنہیں اس نے سرسری انداز میں پڑھنا شروع کر دیا لیکن آخری صفحے تک ایسی کوئی بات نظر نہ آئی جو لارڈ کارلس جاننا چاہتا تھا۔

یہ تو اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ سائنس دان ہے اور کارمن کی نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا ہے لیکن وہ پیدا کارمن میں نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی پیدائش پالینڈ میں ہوئی تھی۔ اس کے والدین یہودی تھے جو اس کے بچپن میں ہی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے

تھے اور ہیرالڈ بالکل اکیلا رہ گیا تو پالینڈ کے ایک تاجر نے جو لاولد
تھا اور عیسائی تھا اسے لے پالک بیٹا بنا لیا۔ پھر یہ تاجر کاروبار کے
سلسلے میں پالینڈ سے مستقل طور پر کارمن شفٹ ہو گیا تو ہیرالڈ بھی
وہاں آ گیا۔ اس کی ساری تعلیم و تربیت کارمن میں ہوئی اور سب
لوگ اسے ایک عیسائی تاجر کا بیٹا ہی سمجھتے تھے اور اسے بھی عیسائی
ہی سمجھا جاتا تھا لیکن ہیرالڈ کو معلوم تھا کہ اس کے اصل والدین
یہودی تھے اس لئے وہ اپنے آپ کو عیسائی نہیں یہودی ہی سمجھتا تھا
لیکن کارمن میں رہنے کی وجہ سے وہ اس کا اعلان نہ کرتا تھا اور
پڑھنے کے بعد وہ سائنس دان بن گیا اور کارمن کی نیشنل لیبارٹری
میں کام کرنے لگا۔

آہستہ آہستہ کارمن کے بڑے سائنس دانوں میں اس کا شمار
ہونے لگا۔ پھر اس کی دوستی ایک مورگن سے ہو گئی جو سپیشل سیکشن کا
آدمی تھا۔ آہستہ آہستہ مورگن کو معلوم ہو گیا کہ ہیرالڈ دراصل
یہودی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے سیکشن کو ہیرالڈ کے بارے میں
رپورٹیں بھجوانا شروع کر دیں۔ اس کا خیال تھا کہ چونکہ ہیرالڈ
یہودی ہے اس لئے اسے یہودی کاز کے لئے کام کرنے کا موقع
ملنا چاہئے۔ پھر سیکشن کی طرف سے اس رپورٹ کرنے والے
مورگن کو ڈاکٹر ہیرالڈ سے بات کرنے کی اجازت مل گئی اور پھر
طویل بات چیت کے بعد ڈاکٹر ہیرالڈ اس شرط پر کام کرنے پر
آمادہ ہو گیا۔ ایک تو یہ کہ اسے کارمن سے باقاعدہ اغوا کئے جانے

کا ڈرامہ کیا جائے۔ چنانچہ اس کی یہ شرط تسلیم کر لی گئی اور اسے
وہاں سے اغوا کر کے پہلے پالینڈ پہنچایا گیا اور پھر وہاں سے اسے
بارکیل پہنچا دیا گیا۔ بارکیل میں اس کا ساتھی مورگن جیمز تھا اور اب
جیمز کی کال آئی تھی کہ ہیرالڈ اسے پہلے سے جانتا ہے اور اس سے
ملاقات چاہتا ہے تو لارڈ کارلس اس کی بات پر حیران رہ گیا تھا
لیکن وہ یہودی کاز کے لئے ازخود کام کرنے آ رہا تھا اس لئے لارڈ
کارلس اس سے ملنے پر تیار ہو گیا تھا اور دوسرا اس لئے کہ وہ اس
سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسے کیسے جانتا ہے اور کیوں
ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ اس کی فائل اٹھا کر لارڈ کارلس نے میز کی
دراز میں رکھ دی اور پھر دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ پھر
نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... لارڈ کارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

”جیمز اور ڈاکٹر ہیرالڈ پہنچ چکے ہیں اور آپ سے ملاقات
چاہتے ہیں“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”بھیج دو“...... لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر
بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک جیمز اندر داخل
ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کی آنکھوں پر نظر کا
چشمہ تھا اور سر بالوں سے تقریباً بے نیاز تھا لیکن چہرے پر خاصی
سنجیدگی تھی۔

”یہ ڈاکٹر ہیرالڈ ہیں، اور ڈاکٹر ہیرالڈ یہ لارڈ کارلس ہیں“۔ جیمز نے روٹین کے مطابق تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”بیٹھیں“...... لارڈ کارلس نے وہیں بیٹھے بیٹھے دونوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی یہ عادت تھی کہ وہ اٹھ کر کسی سے نہیں ملتا تھا اور اس کی اس عادت کے بارے میں ملنے والے کو پہلے ہی بریف کر دیا جاتا تھا اس لئے وہ برا نہ مناتے تھے اس لئے ڈاکٹر ہیرالڈ کے چہرے پر کسی ناراضگی کے تاثرات نہ ابھرے تھے۔ جیمز اور ڈاکٹر ہیرالڈ دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”ڈاکٹر ہیرالڈ۔ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں جبکہ میں آپ کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں“...... لارڈ کارلس نے ڈاکٹر ہیرالڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”جو سب سے پہلا مورگن مجھ سے ملا تھا جس کا نام لیری تھا وہ آپ کا بھتیجا تھا اور اس کے پاس آپ کی تصویر تھی اور وہ ایک لحاظ سے آپ کا پرستار بھی تھا۔ وہ آپ کے بارے میں تفصیل سے باتیں کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ مورگو میں سپیشل سیکشن کے چیف ہیں۔ پھر وہ اچانک غائب ہو گیا اور دوسرا مورگن مجھے ملا۔ میں نے اس سے لیری کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ لیری آپ کے پاس مستقل چلا گیا ہے۔ اب جبکہ جیمز سے میری ملاقات بارکیل میں ہوئی تو میں نے آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ میں لیری سے ملنا چاہتا تھا۔ وہ میرا بہترین دوست تھا“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ سوری ڈاکٹر ہیرالڈ۔ لیری کار ایکسیڈنٹ میں دو سال ہوئے ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ واقعی میرا بھتیجا تھا اور کارمن میں رہتا تھا۔ پھر میں نے اسے اپنے پاس بلا کر اپنے آفس میں شامل کر لیا لیکن دو سال پہلے وہ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا“...... لارڈ کارلس نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ وری سیڈ۔ بہرحال آپ سے مل کر مجھے بے حد سکون ملا ہے کیونکہ آپ لیری کے انکل ہیں اور میری آپ سے ایک گزارش بھی ہے کہ آپ مجھے کسی ایسی لیبارٹری میں بھجوا دیں جہاں میں اپنے فارمولے پر سکون سے کام کر سکوں اور دوسری بات یہ کہ وہاں تک کارمن سیکرٹ سروس نہ پہنچ سکے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا تو جیمز اور لارڈ لارلس دونوں چونک پڑے۔

”کارمن سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ وہ کیوں پہنچے گی آپ کے پیچھے“...... لارڈ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میری کارمن میں بہت اہمیت ہے۔ اسی لئے تو میں نے شرط لگائی تھی کہ میرے اغوا کا باقاعدہ ڈرامہ کیا جائے تا کہ کارمن سیکرٹ سروس اور دوسری ایجنسیاں میری برآمدگی کے لئے کام کریں۔ اس طرح مجھے احساس رہے گا کہ میری واقعی اہمیت ہے اور دوسری جو اہم ترین بات میں نے آپ سے کرنی ہے وہ یہ کہ میرے جسم کے

اندر ایک سپیشل کاشنر نصب ہے اور جب تک میں زندہ ہوں یہ کاشنر کام کرتا رہے گا اور کارمن والوں کو معلوم ہوتا رہے گا کہ میں زندہ ہوں اور وہ مجھے تلاش کرتے رہیں گے''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو لارڈ کارلس فوراً ڈاکٹر ہیرالڈ کی نفسیات کو سمجھ گیا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ اپنی اہمیت اجاگر کرنے کے نفسیاتی مرض میں مبتلا ہے لیکن کاشنر کا سن کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

''اس کاشنر سے تو آپ جہاں بھی ہوں گے آپ کو ٹریس کر لیا جائے گا''...... لارڈ کارلس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''میں سائنس دان ہوں اور چونکہ میں اپنی مرضی سے یہودی کاز کے لئے کام کرنے پر آمادہ ہوا ہوں اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس بات کا خیال نہ رکھتا۔ مجھے معلوم ہے کہ کاشنر کو کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے اور کیسے ٹریس کرنے والے کو ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے ازخود اس کا رخ موڑ دیا ہے۔ اب یہ میری زندگی کا کاشن تو دیتا رہے گا لیکن جہاں میں ہوں گا وہاں سے شمال کی سمت کافی فاصلے پر کاشن دے گا اور وہ مجھے تلاش کرتے رہ جائیں گے لیکن تلاش نہ کر سکیں گے''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''اگر اس کاشنر کا رخ موڑا جا سکتا ہے تو اسے جسم سے علیحدہ بھی تو کیا جا سکتا ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کاشنر میرے دل کے ساتھ اس انداز میں چپکایا گیا

ہے کہ اب اسے کسی صورت ہٹایا نہیں جا سکتا ورنہ میرا دل ختم ہو جائے گا اور میں ہلاک ہو جاؤں گا اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ کہاں موجود ہے اس لئے میں وہاں درست جگہ پر انگلی رکھ کر اسے دبا کر قدرے گھما سکتا ہوں اور میں نے ایسا کر دیا ہے اس لئے اب میں بیٹھا یہاں ٹرانڈا میں ہوں لیکن اگر وہ مجھے کاشنر کے ذریعے چیک کریں گے تو کاشنر انہیں بتائے گا کہ میں یورپ کے کسی ملک میں ہوں''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لارڈ کارلس نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''اپنے فارمولے کی تفصیل آپ بتائیں گے جسے آپ نے یہودیوں کے لئے مکمل کرنا ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا اور پھر اس نے جب تفصیل بتانا شروع کی تو لارڈ کارلس کا چہرہ فرط مسرت سے چمک اٹھا۔

''ہم آپ کو روڈی میں واقع اپنی سب سے بڑی اور اہم لیبارٹری میں بھیج رہے ہیں۔ یہ ایسی لیبارٹری ہے جہاں کوئی سیکرٹ سروس نہیں پہنچ سکتی اور جہاں واقعی آپ کی قدر کی جائے گی کیونکہ آپ یہودی کاز کے لئے ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں۔ وہاں آپ کو دنیا کی ہر نعمت بغیر کہے مہیا کی جائے گی اور آپ وہاں بادشاہوں کی طرح زندگی گزاریں گے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''شکریہ۔ آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی جیمز بھی اٹھ کھڑا

ہوا۔ لارڈ کارلس نے بیٹھے بیٹھے ان سے مصافحہ کیا اور وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ لارڈ کارلس اس وقت تک انہیں دیکھتا رہا جب تک وہ کمرے سے باہر نہ چلے گئے اور ان کے عقب میں دروازہ بند نہیں ہو گیا۔

''لیکن اب باقی زندگی تم روڈی سے باہر نہ نکل سکو گے''۔ لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کارمن میں سپیشل مورگن سے بات کراؤ''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کارمن دارالحکومت میں سپیشل مورگن فرانک لائن پر ہے''۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... لارڈ کارلس نے لہجے کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

''یس سپر چیف۔ میں کارمن دارالحکومت سے فرانک بول رہا ہوں ایس ایم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ کارمن کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ

کو وہاں سے اغوا کیا گیا ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے''...... فرنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے ٹریس کرنے کے لئے کوئی کام ہو رہا ہے یا نہیں''۔ لارڈ کارلس نے پوچھا۔

''مجھے ایسا معلوم کرنے کی ہدایت نہیں تھی۔ اگر آپ حکم دیں تو میں معلومات حاصل کر سکتا ہوں''...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کتنے دن لگاؤ گے ان معلومات کو حاصل کرنے میں''...... لارڈ کارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''دن نہیں جناب۔ صرف نصف گھنٹہ۔ کیونکہ تمام ایجنسیاں وزارت داخلہ کے تحت ہیں اور وزارت داخلہ میں میرے بہت سے ملنے والے ہیں''...... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ معلوم کر کے مجھے کال کرو۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا''...... لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''معلوم تو ہونا چاہئے کہ کارمن سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے۔ ویسے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ اس ٹائپ کی کارروائی بھی ہو سکتی ہے تو میں اسے اغوا کرانے کی اجازت ہی نہ دیتا۔ میں اسے مجبور کر دیتا کہ وہاں سے استعفیٰ دے کر اپنی مرضی سے ہمارے ساتھ آ

ملتا‘‘...... لارڈ کارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً چالیس منٹ بعد فرانک کی کال آ گئی۔

’’یس۔ کیا رپورٹ ہے‘‘...... لارڈ کارلس نے کہا۔

’’سر۔ انتہائی تشویش ناک خبریں ہیں۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ کارمن سیکرٹ سروس بھی ڈاکٹر ہیرالڈ کی واپسی پر کام کر رہی ہے اور انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مورگو نے ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کیا ہے لیکن وہ ابھی تک یہ معلوم نہیں کر سکے کہ مورگو کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کون لوگ اس میں شامل ہیں‘‘...... فرانک نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

’’اس میں تشویش کی کون سی بات ہے۔ مورگو کے بارے میں اب لوگوں کو پتہ چلنا ہی تھا جب مورگو اس طرح اوپن کارروائیاں کرے گی۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آج نہیں تو کل پتہ چل جاتا‘‘...... لارڈ کارلس نے کہا۔

’’سر۔ کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر سوچ رہا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو درخواست کرے کیونکہ کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر پاکیشیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران کا بہترین دوست ہے اس لئے حکومت کارمن کو یقین ہے کہ جونیئر کے کہنے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا صرف علی عمران اگر حرکت میں آ جائے تو مورگو کو ختم کر کے ڈاکٹر ہیرالڈ کو واپس لے جا سکتے ہیں اور یہ انتہائی تشویش ناک بات

ہے‘‘...... فرانک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’لیکن ڈاکٹر ہیرالڈ تو اپنی مرضی سے مورگو میں شامل ہوا ہے۔ اس نے تو صرف یہ کہا تھا کہ اس کے اغوا کا ڈرامہ کیا جائے۔ ہم سے واقعی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی بات ہم نے مان لی۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھ سے مل کر گیا ہے لیکن چاہے پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز کیوں نہ ہمارے خلاف ہو جائیں وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ مورگو کو وہ ٹریس ہی نہ کر سکیں گے۔ تم خیال رکھنا اور اگر کوئی خاص بات ہو تو اطلاع دینا‘‘...... لارڈ کارلس نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے رسیور رکھ دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ کسی بات پر متذبذب نظر آ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم یہاں اکیلے بیٹھے بیٹھے اور کچھ نہیں تو قیافہ شناس بہرحال بنتے جا رہے ہو۔ میں واقعی ایک اہم معاملے پر فیصلہ نہیں کر پا رہا''...... عمران نے کہا۔

''ایسی کیا بات ہے''...... بلیک زیرو نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے پہلے سرسلطان کا فون آنے اور ان سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی اور اس کے بعد جونیئر سے ہونے

والی بات چیت بھی سنا دی۔

''تو آپ تذبذب میں کیوں ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کرائے کی سروس ہے جو ملک چاہے وہ دوست ہو یا دوست نہ ہو جس وقت چاہے اسے ہائر کر سکتا ہے اور ہم دوسروں کی خاطر اپنی جانیں لڑاتے پھریں''...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کو دوستی کے صحیح معنوں کا شاید علم نہیں ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کارمن پاکیشیا کا دوست ہے تو پھر حق دوستی یہ نہیں ہوتا کہ جب کسی دوست پر مشکل وقت آئے تو آدمی منفی انداز میں سوچنا شروع کر دے۔ دوستی میں تو دوستی کا حق ادا کرنا پڑتا ہے''...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں جواب دیا۔

''یہ صرف عام معاملہ نہیں ہے اور نہ ہی روپے پیسے سے کسی کی امداد کا معاملہ ہے۔ اس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کی جان بھی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ دوستی میں تو آدمی اپنی جان پر بھی کھیل جاتا ہے۔ دوستی کا دائرہ کار بے حد وسیع ہوتا ہے عمران صاحب۔ دوستی صرف خوشگوار باتیں کرنے کا نام نہیں ہے۔ مشکل وقت میں دوست کے کام آنا ہی دوستی ہوتی ہے۔ اسی لئے تو ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے کہ ہر ہاتھ ملانے والا دوست نہیں ہوتا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں ٹیم لے کر جاؤں اور ڈاکٹر ہیرالڈ کو واپس لے آؤں"...... عمران نے کہا۔

"پہلے آپ یہ بتائیں کہ جو فارمولا جونیئر نے آپ کو بھجوایا ہے اس بارے میں آپ نے کیا کیا ہے۔ آپ نے پڑھا ہے اسے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ تابکاری کے اس مخصوص ٹاپک پر میرا مطالعہ وسیع نہیں ہے اس لئے میں نے اسے سرداور کو بھجوا دیا ہے۔ وہ اسے چیک کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر پہلے ان سے معلوم کر لیں کہ یہ فارمولا اس قابل ہے کہ اسے مکمل کیا جائے تو یہ پاکیشیا کے دفاع میں کام آ سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ ان کا ڈائریکٹ نمبر تھا اس لئے رسیور پر آواز بھی ان کی ہی ابھری تھی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"ڈی ایس سی کرنے کے بعد تمہیں اب صرف علی عمران نہیں بلکہ ڈاکٹر علی عمران کہنا چاہئے"...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر بنتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ لوگ بخار کی دوا لینے آ جاتے

ہیں۔ پہلے زمانے کی ڈگریاں زیادہ رعب دار ہوتی تھیں۔ مولوی فاضل، منشی فاضل علامہ وغیرہ"...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال اب بتاؤ کیوں فون کیا ہے۔ میں ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں"...... سرداور نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تابکاری فارمولے والی فائل جو کارمن سے مجھے بھجوائی گئی تھی وہ کل آپ کو دی تھی۔ اس کا کیا رزلٹ سامنے آیا ہے۔ کیا یہ فارمولا پاکیشیا کے لئے فائدہ مند ہو گا یا نہیں"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا قابل عمل نہیں ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ بے حد پیچیدہ ذہن کا آدمی ہے۔ اسے یہ معلوم تھا کہ وہ اس فارمولے کے حتمی نتائج حاصل کر لینے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکے گا لیکن اس کے باوجود وہ اس پر اس لئے کام کرتا رہا کہ کارمن حکومت پالینڈ کے ایٹمی ہتھیاروں کے خوف کی وجہ سے اسے اس کی مرضی کی مراعات دیتی رہے گی اور ایسا ہی ہوا۔ اب یہ فارمولا جب ہم نے ماہرین کے بورڈ میں انتہائی تفصیل سے ڈسکس کیا ہے اور شوگران کے ماہرین سے بھی ریڈیو فون پر ڈسکس ہوئی ہے تو آخری نتیجہ یہ نکلا ہے کہ فارمولا اس حد تک تو کامیاب ہو سکتا ہے کہ جب ریز فضا میں پھیلائی جائیں تو اس وقت ایٹمی ہتھیاروں کا حملہ ہو تو اس سے نکلنے والی تابکاری کے خوفناک اثرات کو یہ ریز سے صفر کر سکیں گی

لیکن جن ریز کو بنیاد بنایا گیا ہے وہ کیمسٹری کے لحاظ سے چند منٹ سے زیادہ فضا میں نہیں ٹھہر سکتیں اس لئے یہ فارمولا عملی طور پر ناکام ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ہمارا دشمن ملک پہلے ہمیں اطلاع دے گا کہ وہ فلاں دن فلاں وقت اتنے بج کر اتنے منٹ پر ایٹمی ہتھیار ہمارے ملک پر فائر کرے گا اور ہم اس سے چند منٹ پہلے اس فارمولے کے تحت ریز کو فضا میں پھیلا دیں اور اس طرح دشمن کا ایٹمی حملہ ناکام ہو جائے‘‘...... سرداور نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

’’پھر ڈاکٹر ہیرالڈ کو کیوں اغوا کیا گیا ہے‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’اس کی وجہ دوسری ہے جس کا علم شاید کارمن حکومت کو بھی نہیں ہے۔ اگر اغوا کنندگان ڈاکٹر ہیرالڈ کو تابکاری فارمولے کے لئے اغوا کراتے تو پھر یہ فارمولا یا اس کی کاپی بھی وہ ساتھ لے جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اغوا کنندگان کو اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ میری ایک سائنس کانفرنس میں ڈاکٹر ہیرالڈ سے کافی بات چیت ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اصل میں ایک اور انتہائی اہم فارمولے پر کام کر رہے ہیں جو پوری دنیا میں اس کے دشمنوں کو بظاہر قدرتی طور پر تباہ کر دے گا۔ میرے تفصیل پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ فضا میں آکسیجن کا سرکل ریورس کرنے کے فارمولے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ سن کر

میں بے حد حیران ہوا تو انہوں نے مجھے مزید تفصیل بتائی کہ قدرت نے آکسیجن کی مسلسل فراہمی کے لئے درختوں کو پیدا کیا ہے۔ درخت سورج کی روشنی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے ہیں اور اس کی جگہ آکسیجن فضا میں چھوڑتے ہیں جبکہ انسان آکسیجن سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں بھرتا ہے اور اس کی جگہ کاربن ڈائی آکسائیڈ فضا میں چھوڑتا ہے۔ اس طرح یہ سرکل مسلسل چلتا رہتا ہے۔ رات کو درختوں کا یہ عمل ریورس ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی ریز پر کام کر رہے تھے کہ جن کو اگر فضا میں پھیلا دیا جائے تو اس رینج میں موجود تمام جاندار بشمول انسان، بڑوں سے لے کر بچوں تک آکسیجن کی کمی کا شکار ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے اور بظاہر کسی دشمن نے یہ حملہ نہ کیا ہو گا۔ اس طرح اگر یہ ریز کسی بھی آدمی کے ذریعے دشمن ملک میں فائر کر دی جائیں تو اس ملک کے تمام باشندے جن میں فوجی جرنیل اور سپاہی تک شامل ہیں آکسیجن کی کمی کا شکار ہو کر ہلاک ہو جائیں گے اور پورا ملک ایٹمی تعمیرات، اسلحہ اور مال و دولت سمیت دشمن کے ہاتھ لگ جائے گا۔ اسے انہوں نے ریورس سرکل کا نام دے رکھا تھا اور اس پر وہ کام کر رہے تھے۔ میرے خیال میں انہیں اس فارمولے کے لئے اغوا کیا گیا ہے‘‘...... سرداور نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

’’ایسا فارمولا تو انسانیت کے خلاف ہے‘‘...... عمران نے

قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ جو ایٹمی ہتھیار بنائے جاتے ہیں جن سے کروڑوں افراد چشم زدن میں ہلاک ہو جاتے ہیں یہ انسانیت کے حق میں بنائے جاتے ہیں۔ انسان کی سرشت اللہ تعالیٰ نے دو رخی بنائی ہے۔ وہ بیک وقت بے حد انسانیت دوست بھی ہوتا ہے اور اسی لیے انسانیت کش بھی۔ دوسرے انسانوں کو دشمن کہہ کر یا مذہبی تعصب کے نام پر ہلاک کر دیتا ہے اور یہی اس کی سرشت میں ہے“...... سرداور نے کہا۔

”تو یہ فارمولا ریورس سرکل ڈاکٹر ہیرالڈ ساتھ لے گیا ہو گا ورنہ تو جیسے یہ تابکاری فارمولا حکومت کو ملا ہے وہ فارمولا بھی مل جاتا لیکن فارمولا ملنا تو ایک طرف اس کا ذکر تک سامنے نہیں آیا“۔ عمران نے کہا۔

”اسی بات پر میرا ذہن تسلیم نہیں کرتا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کیا گیا ہے۔ جس فارمولے کے بارے میں اس کی حکومت کو علم نہیں اس فارمولے کا علم اس کے اغوا کنندگان کو کیسے ہو سکتا ہے“۔ سرداور نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ لیکن ایسے سائنس دان کو بہرحال ایسے فارمولے بنانے سے روکنا ہو گا۔ آپ کا شکریہ۔ اللہ حافظ“۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ سوچا جائے تو یہ واقعی انتہائی خوفناک صورت

حال ہے۔ بغیر کسی حملے کے یا بیماری کے اچانک ایک وسیع رینج میں انسان اور جاندار آکسیجن کی کمی کا شکار ہو جائیں اور مسلسل ہوتے چلے جائیں تو آپ سوچیں کہ لاکھوں کروڑوں افراد جن میں بوڑھے، مرد، عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں گے کس طرح تڑپ تڑپ کر آخرکار ہلاک ہو جائیں گے“...... بلیک زیرو نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور اب مجھے علم ہو گیا ہے کہ یہ سازش مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ہے“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

”مسلمانوں کے خلاف سازش۔ کیا مطلب عمران صاحب“۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ بات جونیئر معلوم کر چکا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کرنے والی تنظیم یہودیوں کی خفیہ تنظیم مورگو ہے اور یہودیوں کے ہاتھ یہ فارمولا لگ گیا تو لامحالہ وہ اسے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں گے اور اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اغوا کا صرف ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ اپنی مرضی سے ان کے ساتھ گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ دراصل یہودی ہی ہو“...... عمران نے کہا۔

”کارمن میں کسی یہودی کا اس سطح پر کام کرنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں جا سکتا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”سب کچھ ممکن ہے۔ میرے خیال میں اس بارے میں کارل

اسمتھ ہی کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا‘‘...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور تیزی سے صفحے الٹانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ وہ کچھ دیر تک غور سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس۔ کارل اسمتھ بول رہا ہوں‘‘...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ازخود بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

’’بڑے طویل عرصے بعد بھی آپ کی ڈگریاں وہی ہیں عمران صاحب۔ لیکن یہ ازخود بولنے کا کیا مطلب ہوا‘‘...... کارل اسمتھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’مطلب ہے کہ واقعی عمران ہی بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارل اسمتھ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

’’اسمتھ۔ تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ کارمن میں اب بھی یہودیوں کی خاصی تعداد رہتی ہے لیکن حکومت نہ صرف ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کرتی ہے بلکہ ان کی مسلسل نگرانی بھی کرتی رہتی

ہے اور یہ کام تمہارا محکمہ کرتا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص وجہ‘‘۔ کارل اسمتھ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’خاص وجہ کارمن کے لئے ہی ہے۔ کارمن سیکرٹ سروس کا چیف جونیئر میرا ذاتی دوست ہے۔ کارمن کے ایک بڑے سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ چیف جونیئر نے مجھے درخواست کی ہے کہ میں اس کیس پر دوستی کے لحاظ سے کام کروں۔ میں تیار بھی ہو گیا ہوں لیکن میری عادت ہے کہ میں پہلے سارے معاملے کی اچھی طرح چھان بین کرتا ہوں اور اس چھان بین میں چند باتیں سامنے آئی ہیں کہ مجھے شک پیدا ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا نہیں کیا گیا بلکہ اغوا کا صرف ڈرامہ اسٹیج کیا گیا ہے اور ڈاکٹر ہیرالڈ بھی دراصل یہودی ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم ڈاکٹر ہیرالڈ کے بارے میں معلومات مجھے مہیا کرو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ کو صرف ڈاکٹر ہیرالڈ کے بارے میں معلومات چاہئیں یا مزید بھی کچھ چاہئے‘‘...... کارل اسمتھ نے کہا۔

’’صرف ڈاکٹر ہیرالڈ کے بارے میں تفصیلی معلومات تاکہ میں اپنے مشن کو درست انداز میں مرتب کر سکوں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ اپنا فون نمبر دے دیں۔ میں صرف نصف گھنٹے بعد آپ کو فون کر دوں گا کیونکہ تمام سائنس دانوں کے بارے میں، میں

نے تفصیلات پہلے ہی معلوم کی ہوئی ہیں۔ میں نے صرف فائل منگوائی ہے اور آپ کے تمام سوالوں کے جواب مل جائیں گے''...... کارل اسمتھ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم فائل منگوا لو۔ میں نصف گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ کال کروں گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کہیں ڈاکٹر ہیرالڈ یہودی تو نہیں۔ اگر ایسا تھا تو چیف جونیئر کو لازماً اس کے بارے میں علم ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ یہ اس کا کام نہیں ہے کہ وہ سائنس دانوں کے بارے میں رپورٹیں اکٹھی کرتا پھرے۔ بہرحال پتہ لگ جائے گا''۔عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو وہ جگہ ہے جہاں ڈاکٹر ہیرالڈ کو لے جایا گیا ہے۔ پرائڈ جزیرے کو چیک کر لیا گیا ہے۔ وہاں کچھ نہیں ہے جبکہ کاشنر کے مطابق ڈاکٹر ہیرالڈ پرائڈ جزیرے پر ہے۔ آپ کیسے اسے چیک کریں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہمیں اس کے اغوا کنندگان کا سراغ لگانا ہو گا۔ پھر وہاں سے راستہ ملے گا۔ کاشنر کسی بھی تکنیکی خرابی کی وجہ سے غلط سمت بھی کاشن دے سکتا ہے لیکن پہلے یہ تو طے ہو کہ ہم نے اس مشن پر کام بھی کرنا ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ پھر آدھے گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ کارل اسمتھ سے رابطہ کیا۔

''کیا رپورٹ ہے اسمتھ''...... عمران نے پوچھا۔

''عمران صاحب۔ فائل کے مطابق تو ڈاکٹر ہیرالڈ عیسائی ہے لیکن فائل میں یہ بھی درج ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کارمن نژاد نہیں ہے بلکہ اس کے والدین پالینڈ کے باشندے تھے اور وہ پالینڈ میں ہی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تھے۔ اس وقت ڈاکٹر ہیرالڈ کافی چھوٹا تھا۔ پھر ایک تاجر نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا۔ یہ تاجر عیسائی تھا۔ پھر یہ تاجر پالینڈ سے مستقل طور پر کارمن شفٹ ہو گیا اور ڈاکٹر ہیرالڈ مستقل کارمن میں رہا۔ یہیں اس نے تعلیم حاصل کی اور پھر یہاں کی نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا رہا۔ میں نے خصوصی طور پر پالینڈ میں اپنے ایک دوست کے ذریعے ڈاکٹر ہیرالڈ کے والدین کی کار ایکسیڈنٹ کی رپورٹ نکلوا کر معلومات حاصل کی ہیں کیونکہ میرے پاس فائل میں ایکسیڈنٹ کی تاریخ اور سال کا اندراج تھا اس لئے پالینڈ کے پولیس آفس کے کمپیوٹر ریکارڈ سے اس بارے میں فوری معلومات مل گئیں۔ اس رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر ہیرالڈ کے والدین یہودی تھے''...... کارل اسمتھ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس وقت ہیرالڈ کی عمر کتنی تھی''...... عمران نے پوچھا۔

''چودہ پندرہ سال''...... کارل اسمتھ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو اسے معلوم ہو گا کہ اس کے والدین یہودی تھے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ کہ تم نے خاصی محنت کی ہے۔ شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بات واضح ہوتی جا رہی ہے۔ مورگو یہودیوں کی خفیہ تنظیم ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ بنیادی طور پر یہودی ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ ایک ایسے فارمولے پر کام کر رہا ہے کہ جس سے یہودی مسلمانوں کو خوفناک نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اب اس مشن پر کام کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"کیا مشن ہو گا آپ کا۔ کیا آپ ڈاکٹر ہیرالڈ کو واپس لے آئیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ پہلے اسے ٹریس کر کے وہاں تک پہنچیں تو سہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جونیئر بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"نو سینئر بول رہا ہوں"...... عمران نے یس کی جگہ نو اور جونیئر کی جگہ سینئر کے الفاظ ادا کرتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ میں تو بڑی شدت سے آپ کے فون کا منتظر تھا۔ میں نے خود اس لئے فون نہیں کیا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں"...... دوسری طرف سے جونیئر نے کہا تو عمران

اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب کسی سے کام پڑ جائے تو پھر آدمی اسی طرح محتاط ہو جاتا ہے لیکن تمہیں مبارک ہو کہ تمہاری وجہ سے مجھے چیف کے سامنے ہاتھ باندھنے پڑے ہیں، ٹھوڑی کو ہاتھ لگانا پڑا ہے، منتیں، خوشامدیں کر کے آخرکار میں نے چیف کو ڈاکٹر ہیرالڈ کی واپسی کے لئے ٹیم بھیجنے پر رضامند کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے عمران صاحب۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں کس طرح آپ کی مدد کر سکتا ہوں"...... جونیئر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک بات پلے باندھ لو کہ کسی بھی مشن پر کام کرو تو پہلے اس کے ہر پہلو پر تحقیقات کراؤ۔ صرف سنی سنائی باتوں پر اعتماد نہ کرو۔ مثلاً ڈاکٹر ہیرالڈ کے بارے میں تم نے جو کچھ بتایا تھا اس سے حالات واقعات بالکل مختلف ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مختلف ہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب"۔ جونیئر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیرالڈ اغوا نہیں ہوا بلکہ اغوا کا ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر ہیرالڈ نسلاً یہودی تھا۔ اس کے والدین یہودی تھے اور جب وہ چودہ سال کا تھا تو اس کے والدین ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے تو ایک عیسائی تاجر نے اسے اپنا بیٹا بنالیا۔ پھر وہ تاجر پالینڈ سے مستقل طور پر کارمن آ گیا اور ڈاکٹر

ہیرالڈ بھی ساتھ آ گیا اور وہ اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کرتا رہا اور
سب سے اہم بات یہ کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو تابکاری فارمولے کے لئے
اغوا نہیں کیا گیا بلکہ ایک اور فارمولا جسے اس نے کارمن حکومت
سے بھی چھپایا ہوا تھا، کے لئے اسے لے جایا گیا ہے۔ اس فارمولے
کا کوڈ نام ریورس سرکل ہے‘‘...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے اس فارمولے کی بنیادی تفصیل بھی بتا دی۔

’’حیرت ہے عمران صاحب۔ آپ پاکیشیا میں ہیں اور آپ
نے وہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے جو میں کارمن میں بیٹھ کر بھی معلوم
نہیں کر سکا‘‘...... جونیئر نے کہا۔

’’اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ابتدائی چھان بین کیا کرو۔
رپورٹوں پر انحصار کر لینا ہمارے لئے ٹھیک نہیں ہوتا۔ البتہ تم یہ بتاؤ
کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا ہے۔ میرا مطلب
ہے کہ تم لوگوں کو کیسے معلوم ہوا کہ مورگو نے انہیں اغوا کیا ہے‘‘۔
عمران نے کہا۔

’’اغوا کنندگان چار تھے۔ وہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو ایک کار میں پرائیویٹ
چارٹرڈ کمپنی کے ایئر پورٹ پر لے گئے۔ وہاں سے چارٹرڈ طیارے
کے ذریعے وہ پالینڈ چلے گئے۔ اس کے بعد وہ کہاں گئے اس کا علم
نہیں ہو سکا لیکن ایک اغوا کار کو پہچان لیا گیا ہے۔ اس کے بارے
میں جب پڑتال کی گئی تو پتہ چلا کہ اس کا تعلق ایک خفیہ لیکن قدیم
یہودی تنظیم مورگو سے ہے لیکن وہ واپس کارمن نہیں آیا اور نہ ہی

اسے اب تک ٹریس کیا جا سکا ہے۔ پھر سائنسی طور پر ڈاکٹر ہیرالڈ کو
کاشنر کے ذریعے چیک کیا گیا تو بحر اوقیانوس کے جزیرے پرائڈ
کی نشاندہی ہوئی جس پر ٹیم لے کر میں خود وہاں گیا لیکن جیسے میں
نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ وہاں واقعی کچھ نہیں ہے اس طرح ہم
بند گلی میں پھنس گئے۔ اس کے بعد میں نے حکومت کو پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے بارے میں استدعا کی اس طرح آپ سے بات
ہوئی‘‘...... جونیئر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اس کمپنی کا نام اور چارٹرڈ فلائٹ کا نمبر اور دیگر تفصیلات
معلوم ہیں تمہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ میرے پاس نوٹ ہیں‘‘...... جونیئر نے جواب دیا۔

’’تو مجھے لکھوا دو‘‘...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے
بعد جونیئر نے تفصیل لکھوا دی۔

’’اب یہ بتاؤ کہ ڈاکٹر ہیرالڈ اگر واپس نہ آنا چاہے تو پھر کیا کیا
جائے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’پھر جو آپ مناسب سمجھیں۔ جب وہ ہمارے کسی کام کا نہیں
رہے گا تو پھر مزید کیا کہوں‘‘...... جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار
ہنس پڑا۔

’’او کے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ گڈ بائی‘‘...... عمران نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔

لارڈ کارلس ٹرانڈا میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ کارلس نے مخصوص انداز میں کہا۔

"سپیشل فون پر آپ کی کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ کارلس نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور میز کی دراز کھول کر سرخ رنگ کا ایک بغیر تار کے فون سیٹ نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ سپیشل فون پر کال کا مطلب ہے کہ ہیڈکوارٹر سے کال ہے اور لارڈ کارلس کے بٹن پریس کرنے کے بعد ہیڈکوارٹر میں اس کی باقاعدہ چیکنگ ہو رہی ہو گی۔ چند لمحوں بعد سرخ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیڈکوارٹر کالنگ"...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"لارڈ کارلس چیف آف سپر سیکشن"...... لارڈ کارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف مورگن بول رہا ہوں لارڈ کارلس"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ نرم تھا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... لارڈ کارلس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ بولنے والا مورگو تنظیم کا سربراہ تھا جسے چیف مورگن کہا جاتا تھا۔

"لارڈ کارلس۔ آپ نے کارمن سے ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کر کے روڈی لیبارٹری میں بھجوایا ہے اور ہیڈکوارٹر کو جو رپورٹ دی گئی ہے اس کے مطابق ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کسی خاص فارمولے پر کام کر رہا تھا اور اس فارمولے سے یہودی کاز کو زبردست فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کیا ایسا ہی ہے"...... چیف مورگن نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ جس فارمولے پر کام کر رہے ہیں وہ پوری دنیا پر یہودی غلبہ کے بے حد کام آئے گا اور دلچسپ بات یہ کہ اس فارمولے کے بارے میں خود کارمن حکومت کو بھی علم نہیں ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ ذاتی طور پر اس فارمولے پر کام کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اس بارے میں صرف ہمارے مورگن کو بتایا ہے اور پھر اصل حالات سامنے آتے ہی ہم نے انہیں ان کے اس فارمولے جس کا کوڈ نام ریورس سرکل ہے، کو اپنی

تحویل میں لینے کے لئے وہاں سے بلوا لیا''...... لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن لارڈ کارلس۔ آپ کو احساس ہے کہ آپ نے ڈاکٹر ہیرالڈ کے اس فارمولے کے لئے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ بہتر یہ تھا کہ اس فارمولے پر وہیں کارمن میں ہی کام ہوتا رہتا اور جب یہ فارمولا مکمل ہو جاتا تو ڈاکٹر ہیرالڈ کو گولی مار دی جاتی اور فارمولا حاصل کر لیا جاتا۔ اس طرح کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی لیکن اب پہلی بار مورگو سامنے آ گئی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ کارمن سیکرٹ سروس مورگو کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لائی ہے اور یہ مورگو کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے ورنہ اب تک مورگو خفیہ رہ کر تمام کارروائیاں کر رہی تھی لیکن اب پاکیشیا سیکرٹ سروس جب اس کے خلاف کام کرے گی تو پوری دنیا کو مورگو کے بارے میں معلومات مل جائیں گی''...... چیف مورگن نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کیسے کام کرے گی اس پر چیف۔ اس کا کیا تعلق۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کارمن نژاد ہے۔ پاکیشیائی تو نہیں ہے اور اگر کرے گی بھی تو پھر کیا ہو جائے گا۔ کیا مورگو کے تمام سیکشن ختم ہو چکے ہیں۔ کیا وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتے''۔ لارڈ کارلس نے بھی اس بار خاصے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا آپ کو اب تک اطلاع نہیں ملی کہ کارمن حکومت نے

خصوصی طور پر پاکیشیا حکومت سے درخواست کی ہے کہ ان کے سائنس دان کو واپس لایا جائے اور پاکیشیا حکومت نے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے کارمن حکومت کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے''...... چیف مورگن نے کہا۔

''نہیں چیف۔ ہمیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ ہم یہودی طاقت اور عقل میں ان مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ اس کے باوجود ان سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں کہ ان کے حرکت میں آنے کی خبر سن کر ہی ہم سہم جاتے ہیں۔ آئی ایم سوری چیف۔ میں اسے یہودی کاز کے خلاف سمجھتا ہوں اور آپ اگر اجازت دیں تو میرا سیکشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''لارڈ کارلس۔ آپ کا جذبہ اپنی جگہ بے مثال ہے۔ یہودیوں میں ایسا ہی جذبہ ہونا چاہئے لیکن آپ کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آنے کا مطلب ہے کہ انہیں ٹرانڈا میں سپر سیکشن ہیڈکوارٹر کا علم ہو جائے گا اور پھر چونکہ آپ کو بھی علم ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کہاں بھجوایا گیا ہے اس لئے وہ آپ سے معلوم کر کے وہاں پہنچ جائیں گے اس لئے آپ کا سامنے نہ آنا ہی بہتر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا خاتمہ ہیڈکوارٹر سیکشن کے ہاتھوں ہو''...... چیف مورگن نے کہا۔

''لیکن اس طرح تو مورگو ہیڈکوارٹر ان کے سامنے آ جائے

گا''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''وہ کیسے آ سکتا ہے۔ آپ کو تو علم ہے کہ ہم نے اصل ہیڈکوارٹر کو کس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے حتیٰ کہ آپ کو بھی معلوم نہیں ہے اور پھر ہیڈکوارٹر سیکشن کا سپیشل گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خود پیچھا کرے گا اور جہاں بھی ان سے ٹکراؤ ہوا ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ انہیں اتنی مہلت ہی نہ دی جائے گی کہ وہ ہیڈکوارٹر یا اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں۔ اب اس کا یہی حل ہی ہوسکتا ہے''...... چیف مورگن نے کہا۔

''سر۔ سپیشل گروپ اپنا کام کرے اور سپر گروپ اپنا کام کرے۔ مقصد دونوں کا ایک ہی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ تو کیا یہ بہتر نہیں ہے''...... لارڈ کارلس ابھی تک اپنے گروپ کو آگے لانے کا خواہش مند تھا۔

''تم اپنے گروپ کو تیار رکھو۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹرانڈا پہنچے تو پھر تمہارا گروپ اس کا خاتمہ کر دے۔ وہاں ہیڈکوارٹر گروپ کام نہیں کرے گا''...... چیف مورگن نے کہا۔

''لیکن سر۔ وہ ٹرانڈا کیوں آئیں گے۔ انہیں یہاں کے بارے میں کسی طرح علم ہو ہی نہیں سکتا اس لئے ہمیں اجازت دیں کہ وہ جہاں بھی ہوں ہمارا گروپ ان پر اٹیک کر سکے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''او کے۔ آپ بضد ہیں تو آپ ان کا خاتمہ کر دیں لیکن کوشش

کریں کہ وہ آپ تک نہ پہنچ سکیں ورنہ مورگو کے قواعد و ضوابط کا آپ کو بخوبی علم ہے کہ آپ سمیت آپ کا پورا سیکشن موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا''...... چیف مورگن نے اس بار خاصے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ مجھے معلوم ہے لیکن آپ بے فکر رہیں۔ اس کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ میں سپر گروپ کا انچارج آندرے کو بنا دیتا ہوں پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت یقینی ہو جائے گی''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''ہاں۔ ایسی صورت میں ہمیں بے حد اطمینان رہے گا اور یہ پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے بہت اہم خبر ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے کیونکہ جس قدر نقصان یہودیوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے عمران نے پہنچایا ہے اتنا نقصان پوری دنیا کے مسلمانوں نے مل کر بھی نہیں پہنچایا اس لئے ان کی موت ہم سب کے لئے انتہائی اہم ہو گی۔ او کے۔ وش یو گڈ لک''...... چیف مورگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ لارڈ کارلس نے فون کا ایک بٹن پریس کیا اور پھر اسے اٹھا کر میز کی دراز کھول کر اس کے اندر رکھ کر دراز بند کر دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"آندرے جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ"...... لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"آندرے لائن پر ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں ہے وہ"...... لارڈ کارلس نے پوچھا۔

"ٹرانڈا میں ہی ہے جناب۔ اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر میں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کراؤ بات"...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں آندرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میرے آفس پہنچو۔ ایک انتہائی اہم کیس تمہیں دینا ہے"۔ لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے ہیڈکوارٹر انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"آندرے کو میں نے طلب کیا ہے۔ اسے اندر آنے دینا اور میرے آفس بھجوا دینا"...... لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے گرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ آندرے تھا، ایکریمین نژاد اور ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی کا مایہ ناز ایجنٹ جسے ایکریمیا میں ماسٹر آندرے کے نام سے اب بھی یاد کیا جاتا تھا۔ ماسٹر آندرے مارشل آرٹ کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر فن میں ماہر تھا۔ وہ چونکہ کٹڑ یہودی تھا اس لئے مورگو نے اس کی خدمات کے اعتراف میں اسے مورگو کے سپر سیکشن کا انچارج بنا دیا تھا۔ اس کا ہیڈکوارٹر ٹرانڈا میں ہی تھا۔ اس کے سیکشن جسے سپر سیکشن کہا جاتا تھا، اس میں دس افراد تھے جن میں چھ لڑکیاں اور چار مرد تھے۔ آندرے نے ان سب کی زبردست تربیت کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آندرے سیکشن کو سپریم سیکشن بھی کہا جاتا تھا۔ اندر داخل ہو کر آندرے نے لارڈ کارلس کو سلام کیا۔

"بیٹھو آندرے"...... لارڈ کارلس نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور آندرے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو"...... لارڈ کارلس نے کہا تو آندرے بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"یس باس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ گو آج تک ہمارا آمنا سامنا نہیں ہوا لیکن اس کی تعریفیں سن سن کر میرے کان پک چکے ہیں"...... آندرے نے مسکراتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔ وہ اسی انداز میں بات کرنے کا عادی تھا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سربراہ علی عمران ہے۔ اس کے بارے میں بھی جانتے ہو''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''اسے کون نہیں جانتا باس۔ وہ تو اس دنیا کے عجائبات میں شامل ہے''...... آندرے نے کہا۔

''اس آدمی نے یہودیوں کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اتنا نقصان اور کسی نے نہیں پہنچایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر۔ ساری دنیا اس بارے میں جانتی ہے لیکن کیا جو مشن آپ مجھے دینا چاہتے ہیں اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران سے ہے''...... آندرے نے کہا۔

''ہاں''...... لارڈ کارلس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر ہیرالڈ کے اغوا سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''تو ہمیں یہ مشن دیا جا رہا ہے کہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا شکار کریں۔ لیکن اس کے لئے تو ہمیں پاکیشیا جانا پڑے گا۔ وہ تو شاید یہاں نہ آ سکیں کیونکہ انہیں تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کہاں ہے اور اسے مورگو کا کون سا سیکشن لے گیا ہے اور وہ سیکشن کہاں ہے''...... آندرے نے کہا۔

''وہ تو پاکیشیا سے روانہ ہو جائے گا۔ وہاں جانا تو بے کار ہے۔ البتہ پاکیشیا میں ایک سپیشل مورگن موجود ہے۔ اگر تم کہو تو اس سے

بات کی جائے کہ وہ وہاں سے ہمیں عمران کے بارے میں رپورٹ بھجوائے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر۔ اس طرح ہمیں بے حد آسانی ہو جائے گی''۔ آندرے نے کہا تو لارڈ کارلس نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''پاکیشیا میں سپیشل مورگن جیری موجود ہے۔ اس سے میری بات کراؤ''...... لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''جیری لائن پر ہے جناب''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''ہیلو سر۔ مورگن جیری بول رہا ہوں پاکیشیا دارالحکومت سے''۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیری۔ کیا تم پاکیشیا میں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ عمران کو جانتے ہو''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں''...... جیری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اس کی نگرانی کر سکتے ہو''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔ جو حکم سر"...... جیری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی نگرانی کراؤ اور جب وہ ملک سے باہر جائے تو تم نے سپیشل ہیڈکوارٹر کال کر کے فوری اطلاع دینی ہے لیکن خیال رکھنا اسے کسی طور پر بھی تم پر شک نہیں ہونا چاہئے"...... لارڈ کارلس نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس کی درست صورت یہ ہے کہ میں اپنے گروپ کے خاص افراد کو ایئر پورٹ پر تعینات کر دیتا ہوں۔ وہ چیکنگ کرتے رہیں گے۔ عمران جیسے ہی ایئر پورٹ پر پہنچے گا مجھے فوری اطلاع مل جائے گی۔ پھر میں تفصیل سے آپ کو اطلاع دے دوں گا"۔ جیری نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے ہی پاکیشیا سے روانہ ہو چکا ہو اور تمہارے آدمی ایئر پورٹ پر اس کا انتظار کرتے رہ جائیں"۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"سر۔ ابھی دس منٹ پہلے میں نے اسے ہوٹل سے باہر نکلتے دیکھا ہے۔ وہ اپنی سپورٹس کار میں تھا"...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے اس انداز میں جانتے ہو تو وہ بھی تمہارے بارے میں جانتا ہو گا"...... لارڈ کارلس نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"اس کا شاگرد ٹائیگر میرا گہرا دوست ہے۔ وہ انڈر ورلڈ میں

کام کرتا ہے اس لئے میں اسے پہچانتا ہوں لیکن وہ مجھے نہیں پہچانتا"...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم نے اب ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہے اور جب وہ ملک سے باہر جائے تو پوری تفصیل سے مجھے رپورٹ دینی ہے"۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تو تمہیں ان کی آمد سے پہلے ان کے بارے میں معلومات مل جائیں گی۔ اب باقی کام تم نے کرنا ہے"...... لارڈ کارلس نے رسیور رکھ کر آندرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم تیار ہوں گے سر۔ لیکن ایک وضاحت کر دیں کہ کیا وہ یہاں پہنچیں تو ان کا خاتمہ کر دیا جائے یا ان کی پہلی منزل پر ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے"...... آندرے نے کہا۔

"ان کا خاتمہ ہمارا مشن ہے جہاں بھی ہو۔ ضروری نہیں کہ وہ یہاں آئیں تو ان کا خاتمہ کیا جائے۔ وہ یہودیوں کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ ہمیں ان کا دنیا بھر میں ہر جگہ پیچھا کرنا ہے"۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

"تو سر اب یہ مشن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن ہے۔ اب ڈاکٹر ہیرالڈ اس میں شامل نہیں ہیں"...... آندرے نے کہا۔

''سنو آندرے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ جہاں موجود ہے وہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا اس لئے اسے ذہن سے نکال دو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہ مشن ہو سکتا ہے ہمارے لئے نہیں۔ ہمارے لئے اب یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے اور چیف مورگن نے بھی یہی حکم دیا ہے کہ ان کا فوری خاتمہ کر دیا جائے اس لئے اب پوری دنیا میں جہاں بھی ایسا ہو سکے ہمارا اور تمہارا یہ مقدس فریضہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے''...... لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ سب کچھ آپ مجھ پر اور میرے گروپ پر چھوڑ دیں۔ ہم ان کو انتہائی عبرتناک انجام سے دوچار کر دیں گے''...... آندرے نے جواب دیا۔

''ایک بات کا خیال رکھنا کہ اس عمران کی لاش اس حالت میں رہنی چاہئے کہ اسے آسانی سے پہچانا جا سکے ورنہ کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر۔ اس بات کا خیال رکھا جائے گا''...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ اب تم جا سکتے ہو اور مجھے اب تمہاری کامیابی کی رپورٹ ہی ملنی چاہئے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس سر''...... آندرے نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لارڈ کارلس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹائیگر نے کار البانو ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس وقت چونکہ ہوٹل میں رش نہیں ہوتا تھا اس لئے وسیع و عریض پارکنگ تقریباً خالی پڑی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی ہی تھی کہ پارکنگ بوائے نے پارکنگ کارڈ لا کر اس کے ہاتھ میں دے دیا اور دوسرا کارڈ کار کی مخصوص جگہ پر رکھ کر وہ واپس دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ہوٹل البانو کا مالک اور جنرل منیجر جیری تھا جو یورپی نژاد تھا اور کافی طویل عرصے سے پاکیشیا میں سیٹل تھا۔ ٹائیگر کی اس سے خاصی گہری دوستی تھی کیونکہ جیری سوائے غیر ملکی شراب کے دھندے

میں ملوث ہونے کے اور کسی خطرناک کاروبار میں شامل نہیں تھا اور نہ ہی وہ کسی غیر ملکی تنظیم سے وابستہ تھا۔ اس کے باوجود چونکہ البانو دارالحکومت کے بڑے ہوٹلوں میں سے ایک تھا اس لئے یہاں ٹائیگر کو اکثر اہم معلومات مل جایا کرتی تھیں۔ آج بھی وہ جیری سے خصوصی طور پر ملنے آیا تھا کیونکہ اس کے ایک ملنے والے نے ایک بے روزگار نوجوان کا اس سے تعارف کرایا تھا جس کے گھریلو حالات بے حد دگرگوں تھے۔

نوجوان کا تعلیمی ریکارڈ بھی اچھا تھا اور وہ چہرے مہرے اور گفتگو کے لحاظ سے بھی کسی اچھے خاندان کا لگتا تھا اس لئے ٹائیگر نے حامی بھر لی تھی اور پھر اچانک اسے خیال آیا کہ ایک ہفتہ پہلے جب وہ جیری سے ملا تھا تو جیری نے اس کی موجودگی میں فون اٹنڈ کرنے کے لئے ہوٹل کے نئے ونگ کے لئے نئی بھرتی کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیری کے پاس اب بھی کوئی سیٹ خالی ہو تو اس نوجوان کو اس سیٹ پر ایڈجسٹ کرایا جا سکتا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے گاڑی کا رخ موڑ دیا تھا اور اب گاڑی پارکنگ میں روک کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جیری کا آفس تیسری منزل پر تھا اور اس کے لئے ایک لفٹ باقاعدہ مخصوص کی گئی تھی۔

ٹائیگر چونکہ یہاں اکثر آتا جاتا رہتا تھا اس لئے سب اس سے اچھی طرح واقف تھے۔ ٹائیگر لفٹ میں داخل ہوا اور چند لمحوں بعد

تیسری منزل کے عقبی حصے میں پہنچ گیا۔ جیری کے آفس کا دروازہ حسب دستور بند تھا لیکن پہلے دروازے کے باہر ایک مسلح گارڈ ہر وقت موجود رہتا تھا لیکن آج وہ گارڈ نظر نہیں آ رہا تھا اور پھر اچانک اس کی نظریں ایک کونے میں واش روم کے گیٹ پر پڑیں جس کے ساتھ ہی دیوار سے لگا کر گن کو کھڑا کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ واش روم میں گیا ہے۔ ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ دروازہ پوری طرح بند نہ تھا۔ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا اور ٹائیگر کے کانوں میں عمران کا نام پڑا تھا تو وہ بے اختیار رک گیا۔

''ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو۔ انتہائی احتیاط سے''...... جیری کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جیری کی طرف سے ایسے معاملے میں ملوث ہونے پر ٹائیگر کو اچھا خاصا جذباتی دھچکا محسوس ہوا تھا۔ اسے شاید جیری پر اس قسم کی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا خیال تک نہ تھا۔ اب اچانک عمران کا نام سن کر وہ حیرت زدہ رہ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیری جانتا ہے کہ ٹائیگر، عمران کا شاگرد ہے۔ اس کے باوجود وہ عمران کی نگرانی کرا رہا تھا۔ اس نے جیری سے ہر قیمت پر نگرانی کرانے والوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے دانستہ دروازے پر دستک دی اور پھر اسے اس طرح دبا کر کھولا جیسے وہ سختی سے بند ہو تاکہ جیری

کو شک نہ گزرے کہ اس نے اس کی فون پر ہونے والی بات سن لی ہے۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھا ادھیڑ عمر جیری ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ۔ آؤ ٹائیگر۔ آج اچانک آ گئے۔ پہلے تو فون کر دیتے تھے''...... جیری نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''بس ادھر سے گزر رہا تھا کہ تمہارے ہوٹل میں گاڑی موڑ دی''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ دوست ہو تو ایسا۔ بیٹھو''...... جیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو ایپل جوس لانے کا کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

''تمہارا غیر ملکی شراب کا کاروبار کیسا جا رہا ہے۔ پینے والے بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا تو جیری بے اختیار ہنس پڑا۔

''نہ بڑھ رہے ہیں نہ کم ہو رہے ہیں۔ بس چل رہا ہے دھندہ''۔ جیری نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ایک بڑا گلاس رکھا ہوا تھا جو ایپل جوس سے بھرا ہوا تھا۔ نوجوان نے ٹائیگر کو سلام کیا اور پھر جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''شکریہ''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیا اور پھر اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔

''تم نے نگرانی کا دھندہ کب سے شروع کیا ہے''...... ٹائیگر نے اچانک کہا تو جیری بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ نگرانی۔ کس کی نگرانی۔ کیا مطلب''...... جیری نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سنو جیری۔ تم میرے دوست ہو اور مجھے جانتے بھی ہو۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ میں عمران صاحب کا شاگرد ہوں۔ اس کے باوجود تم عمران صاحب کی نگرانی کرا رہے ہو اور تمہارا خیال ہے کہ کسی کو اس کا علم نہ ہوسکے گا۔ اب دوستی نبھانے کا حق یہی ہے کہ تم مجھے بتا دو کہ تم کس کے کہنے پر یہ سب کر رہے ہو ورنہ دوسری صورت میں معلوم تو میں کر لوں گا لیکن تمہاری اور میری دوستی آئندہ نہ چل سکے گی''...... ٹائیگر نے بڑے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

''تمہیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے ٹائیگر۔ میرا کسی کی نگرانی سے کیا مطلب۔ میں اس قسم کا کوئی دھندہ نہیں کرتا اور عمران صاحب سے میرا کیا تعلق ہوسکتا ہے۔ تم خواہ مخواہ غلط بات پر یقین کر لیتے ہو''...... جیری نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اگر یہ غلط ہے تو میں تم سے معافی مانگ لوں گا لیکن اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو تم خود سوچ لو کہ کیا ہوگا''۔ ٹائیگر نے جوس کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس وقت گلاس واپس میز پر رکھا جب وہ خالی ہو چکا تھا۔

"تم بے شک جس طرح چاہے تصدیق کر لو۔ میں ایسا کوئی کام نہیں کر سکتا"...... جیری نے کہا۔

"اچھا چھوڑو اس بات کو۔ اس پر بعد میں بات کریں گے۔ میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان کو جاب چاہئے۔ اکاؤنٹس برانچ میں۔ کیا تمہارے پاس کوئی جاب ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ہے۔ بالکل ہے"...... جیری نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر جیری کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو اور اسے کال کر کے چیک کر لینا۔ ویسے یہ بہتر انتخاب ثابت ہو گا"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم نے چیک کر لیا ہے تو اوکے ہو گا۔ میں اس کو تقرری کا لیٹر بھجوا دوں گا"...... جیری نے کہا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر جیری سے مصافحہ کر کے وہ آفس سے باہر آ گیا۔ اب باہر مسلح گارڈ موجود تھا۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن لفٹ میں سوار ہونے سے پہلے اس نے سائیڈ پر ہوکر ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اس نے کان سے لگا لیا۔

"سمتھ نگرانی میں زیادہ احتیاط کرو۔ ٹائیگر کو کہیں سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم عمران کی نگرانی کرا رہے ہیں لیکن وہ شاید ابھی کنفرم نہیں تھا اس لئے وہ مزید کچھ کہے بغیر چلا گیا اس لئے اب تم نے

بے حد احتیاط سے کام لینا ہے"...... جیری کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر نے ریموٹ کنٹرول نما آلے کو آف کیا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ لفٹ میں داخل ہوا اور نیچے ہال کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جیری کی آفس ٹیبل کے نیچے ایک طاقتور ڈکٹا فون لگا آیا تھا تاکہ مزید کنفرمیشن ہو سکے۔ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جیری کا خاص آدمی سمتھ، عمران صاحب کی نگرانی کر رہا ہے اور وہ نہ صرف سمتھ کو بہت اچھی طرح جانتا تھا بلکہ اسے اس کے ٹھکانوں کا بھی علم تھا لیکن اسے سمتھ کی بجائے جیری سے معلوم کرنا تھا کہ اس نگرانی کے پیچھے کون لوگ ہیں اور کیوں یہ کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جیری سے تمام معلومات اس کی رہائش گاہ پر معلوم کرے گا کیونکہ وہاں یہ کام زیادہ اطمینان سے ہو سکتا تھا جبکہ ہوٹل میں پوچھ گچھ کا کام تقریباً ناممکن تھا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جیری ہوٹل سے پچھلی رات اٹھ کر اپنی رہائش گاہ پر جاتا ہے اور پھر وہاں سارا دن سو کر گزارتا ہے پھر شام کو وہ پھر ہوٹل جاتا ہے اس لئے اس نے سوچا کہ صبح کی نماز پڑھ کر وہ سیدھا جیری کی رہائش گاہ پر جائے گا جہاں اس وقت جیری یقیناً گہری نیند سویا ہوا ہو گا اور پھر ایسا ہی اس نے کیا۔ صبح کی نماز پڑھ کر اس نے کار گیراج سے نکالی اور اس کالونی کی طرف بڑھ گیا جہاں جیری کی رہائش گاہ تھی۔ صبح کے اولین وقت سڑکوں پر ٹریفک بھی تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے ٹائیگر کار

کو خاصی رفتار سے چلاتا ہوا نشیمن کالونی پہنچ گیا جہاں جیری کی رہائش گاہ تھی۔

چونکہ کئی بار جیری کی دعوت پر وہ پہلے بھی اس کی رہائش گاہ پر جا چکا تھا اس لئے اسے اس بارے میں اچھی طرح معلوم تھا کہ جیری نے شادی نہیں کی تھی اس لئے وہ اکیلا ہی ملازموں کے ساتھ وہاں رہتا تھا۔ تقریباً دس کے قریب مسلح گارڈ اس کی کوٹھی کے اندر مختلف جگہوں پر اس وقت پہرہ دیتے رہتے تھے جب وہ کوٹھی میں موجود ہوتا تھا اس لئے ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس وقت بھی مسلح گارڈ کوٹھی میں موجود ہوں گے اور صبح کے اس وقت جہاں آدمی پر نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ گارڈ اس وقت زیادہ چوکنے نہ ہوں اس کے باوجود ٹائیگر پورا انتظام کر کے آیا تھا۔ اس نے کار کوٹھی سے ہٹ کر ایک پبلک پارکنگ میں روک دی۔ یہاں پہلے سے بھی چار پانچ کاریں موجود تھیں۔ ایک چوکیدار نوجوان بھی موجود تھا جو باقاعدہ پارکنگ کی فیس لے کر ٹوکن دیتا تھا۔

ٹائیگر نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے کو رقم دے کر اس سے ٹوکن لے کر جیب میں ڈالا اور پھر مڑ کر وہ اس سڑک کی طرف بڑھ گیا جو جیری کی کوٹھی کی سائیڈ میں تھی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر جیب میں موجود گیس پسٹل کو چیک کر کے اطمینان کیا۔ اس وقت اس کالونی کی سڑکیں بالکل ویران نظر آ رہی تھیں۔ اکا دکا افراد کہیں کہیں چلتے نظر آ رہے تھے۔ کوٹھی کی

سائیڈ سے گزرتے ہوئے ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب سے گیس پسٹل نکال کر اس نے اس کا رخ کوٹھی کی اندرونی سمت کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ یکے بعد دیگرے تین کیپسول پسٹل سے نکل کر اڑتے ہوئے کوٹھی کے اندر گرے اور ہلکی ہلکی چیخ چیخ کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ ٹائیگر نے گیس پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ گیا۔ کوٹھی کے عقب میں ایک گلی نما سڑک تھی جو دوسری سائیڈ کی سڑک سے اس سڑک کو ملاتی تھی لیکن یہ سنگل سڑک تھی۔ کوٹھی کی عقبی دیوار زیادہ اونچی نہیں تھی۔ ٹائیگر عقبی طرف مڑ گیا اور پھر چند لمحے رک کر اس نے اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اور اس کا جسم فضا میں قلابازی کھا کر ایک لمحے کے لئے دیوار پر رکا اور پھر وہ اندر کود گیا۔ ہلکا سا دھاکہ ہوا۔ ٹائیگر چند لمحوں تک وہیں دبکا رہا۔ اس نے دانستہ ایسی گیس کا انتخاب کیا تھا جو فوری طور پر اثر کرتی تھی اور پھر خود ہی چند لمحوں میں فضا میں تحلیل ہو کر اپنے اثرات ختم کر دیتی تھی لیکن اس کے باوجود ٹائیگر نے سانس روک لیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ اٹھا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا سائیڈ راہداری سے ہوتا ہوا فرنٹ سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس نے سانس لینا شروع کر دیا تھا اور جب کسی ناگوار بو کو اس کی ناک نے محسوس نہ کیا تو وہ اب نارمل انداز میں سانس لے رہا تھا۔ فرنٹ میں چار مسلح افراد زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ ایک مسلح آدمی پھاٹک کے قریب بنے ہوئے کمرے

کے دروازے میں پڑا تھا۔

ٹائیگر نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ کئی افراد مختلف کمروں میں بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے اور پھر ایک بیڈ روم میں اس نے بیڈ پر بے ہوش پڑے ہوئے جیری کو دیکھ لیا۔ اسے معلوم تھا کہ جیری آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اس لئے اس نے کوٹھی کے تہہ خانوں کا چکر لگایا اور پھر ایک تہہ خانے کی الماری سے اسے نائیلون کی باریک رسی کا بنڈل مل گیا۔ اس نے جیری کو بیڈ سے اٹھا کر سائیڈ پر موجود کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ اس طرح جکڑ دیا کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے۔ اس کے بعد اس نے دوسری کرسی اٹھائی اور اسے جیری کے سامنے رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا۔

ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی، اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شیشی کا دہانہ جیری کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے شیشی کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما تو جیری کے چہرے پر زور دار تھپڑ پڑنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیری کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اس طرح تڑپا جیسے اس کے جسم سے انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔

ٹائیگر اب اطمینان سے سامنے کرسی پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ خواب۔ کیسا خواب۔ کیا مطلب''۔

جیری نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پوری طرح ہوش میں آ جاؤ جیری۔ میں ٹائیگر ہوں۔ تمہارا دوست ٹائیگر''...... ٹائیگر نے کہا تو جیری نے چونک کر اس طرح ٹائیگر کو دیکھا جیسے سامنے بیٹھا ہوا ٹائیگر اسے پہلی بار نظر آ رہا ہو۔

''تم۔تم ٹائیگر۔ کیا واقعی یہ تم ہو۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ مجھے کس نے باندھا ہے۔ کیوں باندھا ہے۔ کیا مطلب''...... جیری کی ذہنی حالت ابھی تک سنبھل نہ رہی تھی۔

''تم اپنے بیڈ روم میں ہو جیری۔ تمہارے تمام مسلح گارڈ اور ملازم اس وقت بے ہوش ہیں اور انہیں چار گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آئے گا۔ تم نے مجھے احمق سمجھ کر ٹالنے کی کوشش کی تھی لیکن اب تمہیں بتانا ہی پڑے گا کہ تم کس کے کہنے پر عمران صاحب کی نگرانی کرا رہے ہو اور سنو۔ یہ نہ کہنا کہ تم ایسا نہیں کر رہے۔ میں نے واپس آنے سے پہلے تمہاری آفس ٹیبل کے نیچے انتہائی طاقتور ڈکٹا فون لگا دیا تھا اس لئے میرے پاس تمہاری ریکارڈ آواز موجود ہے جس میں تم نے سمتھ سے اس بارے میں بات کی ہے''۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''تمہیں یقیناً کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔ میں صرف شراب کے دھندے میں ملوث ہوں اور بس''...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آخری بار کہہ رہا ہوں جیری کہ اپنی جان بچا لو۔ میں تمہیں

دوست ہونے کے ناطے زندہ چھوڑ دوں گا لیکن اگر تم نے انکار کیا
تو پھر دوستی ختم ہو جائے گی۔ بولو۔ کس کے کہنے پر تم عمران صاحب
کی نگرانی کرا رہے ہو لیکن خیال رکھنا جو کچھ تم بتاؤ گے اسے تمہیں
کنفرم بھی کرانا ہو گا اس لئے جھوٹ بولنے کی کوئی گنجائش نہیں
ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”تم خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو ٹائیگر۔ میں نے کبھی ایسا کام نہیں
کیا“...... جیری نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”اوکے۔ اب تم لاشعوری طور پر خود ہی بتاؤ گے“...... ٹائیگر نے
کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے تیز دھار خنجر نکال لیا۔

”مجھ پر تشدد کرتے ہوئے تمہیں شرم نہ آئے گی۔ آخر تم
میرے دیرینہ دوست ہو“...... جیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”شرم تو تمہیں آنی چاہئے تھی کہ تم نے چند مفادات کے لالچ
میں اپنے دوست کے استاد کی نگرانی شروع کرا دی“...... ٹائیگر نے
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا
اور کمرہ جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور چیخ کی
بازگشت ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ٹائیگر نے دوسرا وار کر دیا اور ایک
بار پھر کمرہ چیخ سے گونج اٹھا۔ جیری اپنا سر دائیں بائیں اس طرح
مار رہا تھا جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین نصب کر دی گئی ہو۔ اس
کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے اور اس کی پیشانی
پر نیلے رنگ کی ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔ ٹائیگر نے اٹھ کر

ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر اسے حرکت کرنے سے روکا اور
دوسرے ہاتھ سے خنجر کا دستہ اس نے جیری کی پیشانی پر ابھر آنے
والی رگ پر مار دیا تو جیری کا رسیوں میں جکڑا ہوا جسم اس بری
طرح سے لرزنے لگا جیسے اس کے جسم میں الیکٹرک کرنٹ مسلسل
دوڑ رہا ہو۔ اس کا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ سی گئی
تھیں اور چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔

”بولو۔ کس نے ٹاسک دیا تھا عمران صاحب کی نگرانی کا۔
بولو“...... ٹائیگر نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں۔ مم۔ میں بے قصور ہوں“۔
جیری کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلنے لگے۔ ٹائیگر نے دوسری
بار خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر زیادہ قوت
سے مار دیا اور جیری کا ایک ایک عضو اپنی جگہ بری طرح
لرزنے لگا۔ اس کی حالت واقعی تباہ ہو گئی تھی۔ آنکھیں پھٹ کر
پھیل سی گئی تھیں۔

”بولو۔ کس نے عمران صاحب کی نگرانی کا حکم دیا تھا۔ بولو“۔
ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”لارڈ۔ لارڈ کارلس نے۔ لارڈ کارلس نے“...... جیری کے منہ
سے اس بار الفاظ اس طرح نکلے جیسے ٹکسال سے سکے ڈھل ڈھل کر
لڑھکتے ہوئے باہر آ رہے ہوں۔

”کون ہے لارڈ کارلس۔ بولو۔ کہاں رہتا ہے۔ بولو“...... ٹائیگر

نے تیز لہجے میں کہا۔

''لارڈ کارلس مورگن ہے۔ میں بھی مورگن ہوں۔ یہاں مورگو کا نمائندہ۔ لارڈ کارلس مورگو کے سپیشل سیکشن کا انچارج ہے اور پوری دنیا میں مورگنز اس کے تحت کام کرتے ہیں اور سپیشل مورگنز بھی اس کے تحت کام کرتے ہیں جنہیں سٹار مورگنز کہا جاتا ہے''۔ جیری نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کہاں رہتا ہے لارڈ کارلس۔ کہاں ہے اس کا ہیڈکوارٹر''۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہ ٹرانڈا میں رہتا ہے۔ بحر اوقیانوس میں جزیرہ ٹرانڈا میں جو بارکیل حکومت کا جزیرہ ہے۔ وہیں سپیشل سیکشن کا ہیڈکوارٹر ہے اور لارڈ کارلس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مورگنز کو کنٹرول کرتا ہے۔ میرا باس بھی لارڈ کارلس ہے۔ اس کے تحت ہی سٹار مورگنز ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ مورگنز''...... جیری نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے اسے کیا رپورٹ دینی ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''اس نے کہا تھا کہ جب عمران اکیلا یا اپنے ساتھیوں سمیت ملک سے باہر جائے تو میں اسے فوری اطلاع دوں اور تمام تفصیل بھی بتاؤں''...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا فون نمبر ہے لارڈ کارلس کا''...... ٹائیگر نے پوچھا تو جیری نے نمبر بتا دیا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک طرف موجود

فون کو چیک کر لیا۔

''یہاں سے ٹرانڈا کا رابطہ نمبر کیا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا تو جیری نے رابطہ نمبر بھی بتا دیا۔

''اب تم نے لارڈ کارلس سے بات کرنی ہے تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے درست بتایا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا۔ میں مر تو سکتا ہوں لیکن بتا نہیں سکتا۔ میں مر رہا ہوں۔ یہودی کاز کے لئے اپنی جان دے رہا ہوں''...... اچانک جیری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر جو فون نمبر ملانے میں مصروف تھا چونک پڑا۔ اس نے رسیور رکھا اور واپس جیری کی طرف مڑا لیکن اسی لمحے جیری کی دونوں باچھوں سے نیلے رنگ کا مواد ابلنے لگا اور اس کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو گیا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا تھا کہ جیری نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے اور پھر اس کے ذہن میں اس کی یہی توجیہہ آئی کہ لارڈ کارلس سے بات کرنے کا سن کر اس نے خودکشی کی ہے۔ شاید وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے بات کر لی تو تنظیم کے اصول کے مطابق اسے لازماً ہلاک کر دیا جائے گا اس لئے اس کے ذہن نے خودکشی کا فیصلہ کر لیا اور پھر خودکشی کر لی۔ ٹائیگر نے سوچا کہ ان نمبروں کو چیک کر لیا جائے تاکہ معلوم تو ہو سکے کہ جیری نے نمبر صحیح بتائے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس نے آگے

بڑھ کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے لارڈ کارلس کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ لارڈ ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے سمتھ بول رہا ہوں۔ جیری مورگن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس بارے میں لارڈ صاحب سے بات کرنی ہے''۔ ٹائیگر نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کس نمبر سے کال کر رہے ہیں۔ جگہ بتائیں''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''پاکیشیا دارالحکومت میں نشیمن کالونی کی کوٹھی نمبر ڈبل الیون جو باس جیری کی رہائش گاہ ہے اس کے فون سے بات کر رہا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر فون پر موجود چٹ پر لکھا ہوا نمبر پڑھ کر فون نمبر بتا دیا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسی لڑکی کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''یس''...... ٹائیگر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لارڈ صاحب سے بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لارڈ صاحب۔ میں پاکیشیا سے سمتھ بول رہا ہوں سر''۔ ٹائیگر

نے لہجہ بدل کر اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اسے یقین تھا کہ لارڈ صاحب نے چونکہ سمتھ کا لہجہ اور آواز پہلے کبھی نہ سنی ہو گی اور اس کی سیکرٹری نے باقاعدہ تصدیق کر لی ہو گی کہ میں جیری کی رہائش گاہ کے نمبر سے ہی بات کر رہا ہوں اس لئے وہ اس پر شک نہیں کرے گا۔

''یس۔ لارڈ کارلس بول رہا ہوں۔ تم جیری کے بارے میں کیا جانتے ہو''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''میرا نام سمتھ ہے جناب۔ میں باس جیری کا نمبر ٹو ہوں اور باس جیری نے مجھے یہاں کے ایک مقامی آدمی عمران کی نگرانی کا حکم دیا تھا اور یہ حکم بھی انہوں نے دیا تھا کہ میں فون پر انہیں رپورٹ نہ دوں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان لینڈ فون کالوں کی کسی بھی لمحے چیکنگ کر سکتی ہے اور کلب میں بھی رپورٹ نہ دوں بلکہ صبح کو اس وقت رہائش گاہ پر آ کر تفصیلی رپورٹ دوں۔ چنانچہ ان کے حکم کے مطابق میں اب یہاں آیا تو یہاں تمام ملازمین بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ باس جیری کو ان کے بیڈ روم میں نیند کے دوران گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ مجھے باس جیری نے آپ کے بارے میں بتایا تھا اور آپ کا نمبر بھی دے دیا تھا کہ اگر انہیں کسی بھی وقت کچھ ہو جائے تو میں آپ کو فون پر اطلاع دے دوں اس لئے میں نے جرأت کی ہے''...... ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نگرانی کا کیا نتیجہ نکل رہا ہے“...... لارڈ کارلس نے پوچھا۔

”عمران یہاں ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتا پھر رہا ہے اور بس“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نگرانی جاری رکھو۔ جب وہ ملک سے باہر جائے تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ جیری کو جو معاوضہ دیا جا رہا تھا وہ اب تمہیں دیا جائے گا۔ تمہارے بارے میں ہیڈکوارٹر میں فائل موجود ہے“...... لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ بیڈ روم سے باہر آ گیا اور پھر کچھ دیر بعد عقبی طرف سے دیوار پھاند کر ایک بار پھر باہر آ گیا۔ وہ چاہتا تو سامنے کے رخ سے چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر آ سکتا تھا لیکن اس طرح وہ کسی کی نظروں میں آ سکتا تھا یا پارکنگ بوائے بھی اس پر شک کر سکتا تھا اور معاملہ پولیس تک بھی پہنچ سکتا تھا۔ گو اسے پولیس کی اتنی فکر نہ تھی لیکن وہ اسے بدمزگی سمجھتا تھا اس لئے کہ ایسے معاملات سے گڑبڑ ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ گیا۔ اس نے کارڈ واپس کیا اور چونکہ فیس یہاں ایڈوانس دی جاتی تھی اس لئے کارڈ دے کر اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر کار لے کر وہ سیدھا عمران کے فلیٹ کی طرف روانہ ہو گیا تاکہ عمران کو اس سارے معاملے کی تفصیلی رپورٹ دے سکے۔

آندرے ٹرانڈا میں واقع اپنے سیکشن آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شراب کی بوتل اور دو گلاس موجود تھے لیکن اس نے بوتل کو کھولا نہ تھا۔ وہ بار بار بند دروازے کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے شدت سے کسی کا انتظار ہو۔ پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لمبے قد اور متناسب جسم کی مالکہ ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز کی پینٹ کے ساتھ جینز کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی۔

”آؤ۔ آؤ لاسی۔ میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا“۔ آندرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیوں باس۔ کوئی خاص بات“...... لاسی نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”مجھے بڑی شدت سے شراب کی طلب ہو رہی تھی اور میں

شراب تمہارے ساتھ مل کر پینا چاہتا تھا''...... آندرے نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر دونوں گلاسوں میں شراب ڈال کر اس نے بوتل واپس میز پر رکھ کر اس کا ڈھکن لگایا اور ایک گلاس اٹھا کر سامنے رکھ دیا۔

''بہت شکریہ باس''...... لاسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا کر اس نے ایک گھونٹ بھرا اور گلاس اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ آندرے بھی ایک گھونٹ پی چکا تھا۔

''تمہیں میں نے اس لئے کال کیا تھا کہ ہمیں ایک انتہائی خطرناک مشن دیا گیا ہے جسے ہم نے ہر صورت میں کامیابی میں تبدیل کرنا ہے''...... آندرے نے کہا تو لاسی کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی کی تہہ سی چڑھ گئی کیونکہ وہ آندرے کے مزاج کو سمجھتی تھی۔ آندرے ایسی بات اس وقت کرتا تھا جب معاملات بے حد نازک ہوں۔

''ہماری تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہمارا ہر مشن کامیاب ہو۔ کیا یہ کوئی سپیشل مشن ہے جس کے لئے تمہیں اس انداز میں ڈائیلاگ بولنے کی ضرورت پیش آ گئی ہے''...... لاسی نے کہا۔

''ہاں۔ تم پاکیشیائی عمران کو جانتی ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والا پرائیویٹ ایجنٹ''...... آندرے نے کہا تو لاسی بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے خلاف ہے''۔

لاسی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''ہاں۔ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً اس عمران کے خاتمے کا مشن دیا گیا ہے اور ہم نے اسے ہر صورت میں کامیاب کرنا ہے اور میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم کوگو ایجنسی میں ایشیائی ڈیسک پر طویل عرصہ تک کام کرتی رہی ہو اس لئے تم ہم سے زیادہ بہتر انہیں جانتی ہو گی''...... آندرے نے کہا تو لاسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تو بالآخر مورگو کے سپیشل آندرے گروپ پر بھی وقت آ گیا ہے جب اسے اپنی بقاء کی جنگ لڑنا پڑے گی''...... لاسی نے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہی ہو۔ جنگ تو اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی بقاء کی لڑنا پڑے گی۔ ہمیں نہیں''...... آندرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ایک ہی بات ہے لیکن بیٹھے بٹھائے مورگو کے اعلیٰ حکام کو کیا سوجھی۔ اس کا پس منظر کیا ہے''...... لاسی نے کہا تو آندرے نے اسے کارمن سے ڈاکٹر ہیرالڈ کا اغوا اور پھر کارمن حکومت کی طرف سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کی تفصیل بتا دی۔

''تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کارمن سائنس دان کی واپسی کے لئے کام کرے گی''...... لاسی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن چونکہ انہیں مورگو کے بارے میں نہ کچھ علم ہے اور نہ ہی وہ یہ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کہاں پہنچایا گیا ہے اس لئے یہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں جائیں گے۔ اب ساری دنیا کی خاک تو چھاننے سے رہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹارگٹ فکس کر کے اور اس بارے میں تمام معلومات اور تفصیلات حاصل کر کے ہی مشن مکمل کرنے کے لئے پاکیشیا سے باہر نکلتا ہے اور اب جب اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا تو پھر وہ پاکیشیا سے باہر بھی نہ آ سکے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کا خاتمہ کرنے کے لئے پاکیشیا ہی جانا ہو گا''۔ آندرے نے کہا۔

''پاکیشیا میں بھی تو کوئی نہ کوئی مورگن موجود ہو گا۔ کیا اس کے ذمے نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ عمران کی نگرانی کرے۔ اس کے فون ٹیپ کرے اور اس بارے میں ہمیں اطلاع دے تاکہ ہم اس کی دی ہوئی اطلاعات کے مطابق پلاننگ کر سکیں''...... لاسی نے کہا۔

''ایک آدمی جیری کے ذمے لارڈ صاحب نے یہ کام لگایا ہے۔ وہ اطلاع دے گا کہ عمران پاکیشیا سے کب اور کہاں کے لئے روانہ ہوا ہے۔ پھر ہم اس کو جھپٹ لیں گے چاہے وہ کہیں کا بھی رخ کرے''...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور اگر وہ پاکیشیا سے باہر نہ آیا تو پھر''...... لاسی نے کہا۔

''وہ لازماً نکلے گا اس لئے کہ اس نے ڈاکٹر ہیرالڈ کو واپس لے

جانا ہے''...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں باس۔ میرے پاس اس عمران کے کام کرنے کے انداز کی جتنی بھی رپورٹیں آئی تھیں ان کی بنیاد اس بات پر تھی کہ وہ اس وقت تک ٹارگٹ کی طرف نہیں بڑھتا جب تک اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہ کر لے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ ناقابل یقین حد تک جلد از جلد تمام معلومات حاصل کر لیتا ہے اور جو بات یا مقام اس سے جتنا خفیہ رکھا جائے وہ اسے معلوم کر لیتا ہے''...... لاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ آندرے کوئی بات کرتا میز پر موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے رسیور اٹھا لیا۔

''لیں۔ آندرے بول رہا ہوں''...... آندرے نے کہا۔

''لارڈ صاحب سے بات کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو آندرے نے سامنے بیٹھی ہوئی لاسی کی طرف دیکھتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''لیں سر۔ آندرے بول رہا ہوں''...... آندرے نے کہا۔

''آندرے۔ پاکیشیا سے ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ وہاں ہمارے آدمی جیری کو اس کی رہائش گاہ میں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے لارڈ کارلس کی آواز سنائی دی تو آندرے اور سامنے بیٹھی ہوئی لاسی دونوں چونک پڑے۔

''کس نے اسے ہلاک کیا ہے لارڈ اور کیوں''...... آندرے

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ تو بعد میں معلوم ہوتا رہے گا لیکن وہ چونکہ عمران کی نگرانی کر رہا تھا اس لئے لازماً عمران نے یہ حرکت کی ہو گی''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''کس نے اطلاع دی ہے لارڈ صاحب''...... آندرے نے پوچھا۔

''اس کے سیکنڈ سمتھ نے''...... لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''باس۔ یہ جیری آپ کے بارے میں جانتا تھا یا نہیں''۔ آندرے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ کئی بار یہاں ٹرانڈا ہیڈکوارٹر میں بھی آ چکا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''لارڈ صاحب۔ عمران اسی انداز میں معلومات حاصل کرتا ہے۔ اسے نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اور اس نے نگرانی کرنے والے کو پکڑ کر اس سے جیری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر وہ جیری پر چڑھ دوڑا ہو گا اور جیری سے یقیناً اس نے ٹرانڈا ہیڈکوارٹر اور آپ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور اب وہ سیدھا آپ پر ریڈ کرے گا کیونکہ یقیناً آپ کو علم ہو گا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کہاں ہے۔ اس طرح وہ اپنے ٹارگٹ پر پہنچ جائے گا''۔

آندرے نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''جیری رات کے وقت ہیلی کاپٹر پر آتا جاتا رہا ہے۔ اسے تفصیل کا علم نہیں ہے اور نہ ہی وہ بتا سکتا ہے بلکہ یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ٹرانڈا آئے تاکہ یہاں آسانی سے تم اور تمہارا گروپ اسے گھیر کر ہلاک کر سکتا ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس لارڈ۔ یہ واقعی اس کے لئے بہترین ٹریپ ثابت ہو گا اور ہم اسے یقینی طور پر ہلاک کر دیں گے کیونکہ یہاں اس کا کوئی ساتھی یا معاون نہیں ہو سکتا جبکہ سب ہمارے معاون ہیں لیکن ہمیں معلوم تو ہو کہ وہ لوگ کب یہاں پہنچ رہے ہیں کیونکہ یہاں تو سارا سال ہر ملک کے سیاح کثیر تعداد میں آتے جاتے رہتے ہیں''۔ آندرے نے کہا۔

''وہاں سمتھ تو موجود ہے اور میں نے اسے حکم بھی دے دیا ہے کہ وہ نگرانی جاری رکھے لیکن اب مجھے ان لوگوں پر اعتماد نہیں رہا اور یہ بھی غلط ہے کہ ہم یہاں ہاتھ پر ہاتھ دھرے رپورٹوں کے انتظار میں بیٹھے رہیں۔ ہمیں خود اس کے خلاف میدان میں نکلنا ہو گا''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''لارڈ صاحب۔ میں لاسی بول رہی ہوں''...... لاسی نے یکلخت اٹھ کر آندرے کی سائیڈ کی طرف جاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر آندرے کے ہاتھ سے رسیور پکڑ لیا۔

’’یس۔تم کیا کہنا چاہتی ہو‘‘...... لارڈ کارلس نے کہا۔

’’لارڈ صاحب۔ہمیں کسی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ہمیں خود یہ کام کرنا ہے۔ویسے عمران، ڈاکٹر ہیرالڈ کے پیچھے مشکل ہی آئے گا کیونکہ جہاں تک میں اسے سمجھتی ہوں وہ صرف اپنے ملک یا مسلمانوں کے کاز کے لئے ہی کام کرتا ہے۔کسی دوسرے ملک کے لئے نہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ اس مشن پر سرے سے کام ہی نہ کرے۔ ایسی صورت میں کیا ہمیں پھر بھی مشن مکمل کرنا ہو گا یا نہیں‘‘...... لاسی نے کہا۔

’’ہاں۔ہمیں ہر صورت میں اور قیمت پر یہ مشن مکمل کرنا ہے کیونکہ چیف مورگن نے اس کا حکم دے دیا ہے اور اب اس حکم پر مورگو سے تعلق رکھنے والا ہر فرد عمل کرنے کا پابند ہے۔عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پوری دنیا کے یہودیوں کے دشمن ہیں اور مورگو کے قیام کا مقصد یہی ہے کہ ان دشمنوں کا خاتمہ کر دیا جائے‘‘۔ لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’یس لارڈ۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ اب ہم اس مشن کے لئے اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے‘‘...... لاسی نے کہا اور رسیور واپس آندرے کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر وہ واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

’’لاسی ٹھیک کہہ رہی ہے لارڈ صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہم خود ہی اس بارے میں تمام کارروائی مکمل کریں گے۔ البتہ آپ

اپنے ہیڈکوارٹر کو اس وقت تک ریڈ الرٹ رکھیں گے جب تک یہ لوگ ہلاک نہیں ہو جاتے تاکہ ہمیں ہیڈکوارٹر کی طرف سے تسلی رہے‘‘...... آندرے نے کہا۔

’’ٹھیک ہے‘‘...... لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آندرے نے بھی رسیور رکھ دیا۔

’’اب ہمیں اپنے مشن کے بارے میں لازماً کوئی لائحہ عمل طے کر لینا چاہئے‘‘...... آندرے نے کہا۔

’’عمران کے پیچھے پاکیشیا جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جیری کی موت نے یہ حتمی کاشن دے دیا ہے کہ جلد ہی عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹرانڈا میں موجود ہو گا۔ البتہ ٹرانڈا آنے کے لئے اسے پہلے بارکیل پہنچنا ہو گا اور پھر بارکیل سے وہ ٹرانڈا پہنچے گا اس لئے ہمیں ٹرانڈا گھاٹ پر انتہائی سخت نگرانی کرنا ہو گی۔ وہاں میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب کرنے ہوں گے‘‘...... لاسی نے کہا۔

’’بلکہ میرا خیال ہے کہ یہاں تم سنبھالو۔ میں گروپ کے افراد کو لے کر بارکیل کی بندرگاہ کی نگرانی کرتا ہوں۔عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ وہاں سے لانچ یا کوئی اسٹیمر یا مسافر بردار فیری کے ذریعے ہی ٹرانڈا آئیں گے۔ اگر ہم وہاں ان کا خاتمہ نہ بھی کر سکے تب بھی ہم نے ان کے بارے میں یہاں ٹرانڈا میں اطلاع تو دے سکتے ہیں‘‘...... آندرے نے کہا۔

”اس کام کے لئے تم اور تمہارے ساتھ اور آدمیوں کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اس کام کے لئے جینٹ کو وہاں بھیج دو۔ جینٹ کے ویسے بھی بندرگاہ پر بے حد دوستانہ رابطے ہیں۔ وہ زیادہ اچھی طرح ان کا سراغ لگا لے گی“...... لاسی نے کہا تو آندرے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ جینٹ کو کال کر کے اس کے ذمے بارکیل کی ڈیوٹی لگا دے۔

عمران مسجد میں فجر کی نماز ادا کر کے ورزش کرنے کے لئے ساتھ ہی ایک پارک میں چلا جاتا تھا اور پھر وہاں سے فارغ ہو کر واپس فلیٹ پر آتا تھا اور پھر سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ چلا جاتا تھا اور عمران ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا تھا۔ یہ ان کا روز کا معمول تھا۔ عمران اس وقت ناشتے کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”ارے۔ ناشتہ تو کر لینے دو۔ ناشتے سے پہلے تو آواز بھی نہیں نکلے گی“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن گھنٹی مسلسل بجنے کی وجہ سے آخرکار اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”بغیر ناشتہ بولنے پر مجبور کیا گیا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)“...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میرے لئے بھی ناشتہ تیار کرا لیں۔

میں ناشتہ کرنے آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

''لو۔ یک نہ شد دو بھوکے شد''...... عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ پریذیڈنٹ آف آل ورلڈ باورچی ایسوسی ایشن''...... عمران نے اونچے اور بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''خوشامد کی ضرورت نہیں ہے۔ مہمان کو ناشتہ پیش کرنا تو اخلاقی فرض ہوتا ہے''...... دور سے سلیمان کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

''ارے۔ ارے۔ تم نے سن لیا ہے۔ کیسے سن لیا ہے کہ فون مہمان کر رہا ہے اور اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے جناب کہ اس وقت جس نے بھی فون کیا ہے اور وہ بھی مختصر تو اس سے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خود آ رہا ہے ورنہ وہ تفصیل سے بات کرتا۔ دوسرا اس وقت جو آئے گا ظاہر ہے اس نے ناشتہ نہیں کیا ہو گا''...... سلیمان نے ٹرالی دھکیل کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''کمال ہے۔ تمہارے اندر یونانی فلاسفروں کی روح تو داخل نہیں ہو گئی۔ اس قدر فلسفیانہ اور درست اندازہ تو وہ بھی شاید نہ لگا

سکتے ہوں گے۔ ٹائیگر آ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بھوکوں کے بارے میں کسی باورچی کا اندازہ سو فیصد درست ثابت ہوتا ہے۔ بہرحال آپ آدھا سامان بچائیں گے تو ٹائیگر کو بھی ناشتہ مل جائے گا''...... سلیمان نے جواب دیا اور برتن میز پر رکھ کر ٹرالی کو ایک طرف دھکیل کر وہ واپس مڑ گیا۔

''ارے۔ ارے۔ ایک تو یہ چڑیا جتنا ناشتہ اور وہ بھی پچاس فیصد۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم بھی ہمارے ساتھ اس ناشتے میں ہی شامل ہو جاؤ''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میرے ناشتے میں تو چار قسم کے حریرے ہوتے ہیں تاکہ آپ سے لینے والی رقم مع منافع یاد رکھی جا سکے''...... سلیمان نے مڑے بغیر جواب دیا اور کمرے سے نکلا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو سلیمان باورچی خانے کی طرف جانے کی بجائے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا اور پھر عمران کو دروازہ کھلنے اور ٹائیگر کے سلام کرنے کی آواز سنائی دی۔

''آیئے جناب۔ آپ کا ناشتہ بھی تیار ہے''...... سلیمان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بے حد شکریہ سلیمان۔ آپ کے ہاتھ کا ناشتہ کرنا بھی میرے لئے اعزاز ہے''...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''السلام علیکم''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کمرے میں داخل

ہوتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ شامل ہو جاؤ ناشتے میں"...... عمران نے کہا۔

"وہ سلیمان لے کر آئے گا۔ فی الحال آپ کریں ناشتہ"۔ ٹائیگر نے کہا اور سائیڈ پر موجود واش بیسن کی طرف مڑ گیا تا کہ ہاتھ دھو سکے۔

"ارے۔ مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ تمہارے والا ناشتہ اس میں شامل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر ہاتھ دھو کر وہ آیا اور ناشتے میں شریک ہو گیا۔ سلیمان نے مزید ناشتہ لا کر رکھ دیا اور وہ بھی ان دونوں نے اکٹھے ہی کیا۔ ناشتے کے بعد چائے کا دور شروع ہوا اور پھر سلیمان نے آ کر برتن میز سے اٹھا کر ٹرالی میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"آج تم اتنی صبح کیسے باہر نکل پڑے۔ مچھروں کی تعداد بڑھ گئی تھی یا روزی راسکل نے تمہیں صبح کی سیر کا حکم دے رکھا تھا"۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں تو روزانہ صبح اٹھتا ہوں۔ نماز سے فارغ ہو کر ورزش کرتا ہوں اور پھر اس لئے سو جاتا ہوں کہ صبح سویرے میرے لئے کوئی کام نہیں ہوتا اور نہ ہی انڈر ورلڈ کا کوئی ادارہ کھلتا ہے۔ جہاں تک روزی راسکل کا تعلق ہے تو وہ صبح کی سیر کرنے کی

بجائے یقیناً پڑی سو رہی ہو گی"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم صبح نہیں اٹھتے۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ آج اتنے سویرے کیسے کمرے سے باہر نکل پڑے ہو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جیری کے ہوٹل میں ایک دوست کے ملنے والے کے بیٹے کی نوکری کے لئے جانے اور پھر دروازہ تھوڑا سا کھلا ہونے کی وجہ سے اس کے کانوں میں پڑنے والے عمران کے نام کے بعد اس کے چوکنا ہونے اور پھر جیری کے آفس پہنچ کر ٹیبل کے نیچے ڈکٹا فون لگانے اور اس طرح سمتھ کے ذریعے عمران کی نگرانی کے بارے میں بات سامنے آنے اور پھر آج صبح سویرے جیری کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنے سے لے کر جیری سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"گڈ ٹائیگر۔ تم اب واقعی کام کرنے لگ گئے ہو۔ ویری گڈ۔ تم نے ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اس لارڈ کارلس کا نمبر کیا ہے اور رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے دونوں نمبر بتا دیئے اور یہ بھی بتا دیا کہ اس نے سمتھ بن کر اس نمبر پر لارڈ کارلس سے بات کی اور پھر ٹائیگر نے لارڈ کارلس سے ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

"ٹرانڈا جزیرے میں لارڈ کارلس کا ہیڈکوارٹر ہے۔ گڈ شو۔ اسی ہیڈکوارٹر کو میں ٹریس کر رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

”باس۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کو تو ہیڈکوارٹر کی بجائے کسی لیبارٹری میں ہی رکھا گیا ہو گا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس کا ایڈریس ہیڈکوارٹر سے آسانی سے معلوم ہو جائے گا ورنہ تو خواہ مخواہ ٹکریں مارتے پھریں گے۔ اس یہودی تنظیم کا ہیڈکوارٹر تباہ ہو گیا تو اس کی قوت بکھر جائے گی اور مسلمان ان کی سازشوں سے طویل عرصہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے“۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”باس۔ ایک درخواست ہے کہ اس مشن میں مجھے بھی کام کرنے کا موقع دیا جائے“...... ٹائیگر نے کہا۔

”سوری۔ یہ سرکاری مشن ہے اس لئے تم اس میں شامل نہیں ہو سکتے“...... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہر مشن پر تمہاری کام کرنے کی خواہش اچھی ہے لیکن تمہارے ذمے جو کام ہے وہ کیا کرو۔ وہ کسی مشن سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اب دیکھو تم نے جیری کو جس طرح ٹریس کیا ہے اور مورگو ہیڈکوارٹر تک پہنچ گئے کیا یہ کم کام ہے۔ تم نے ٹارگٹ فکسڈ کر دیا ہے اور یہی بنیادی کامیابی ہے“...... عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس“...... اس بار ٹائیگر کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

”جیری کی ہلاکت کے بعد ظاہر ہے اب سمتھ میری نگرانی ترک

کر دے گا اس لئے اب سمتھ کے پیچھے بھاگنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی اب ٹرانٹا کے بارے میں علم ہو گیا ہے اس لئے اب کم از کم ابتدائی ٹارگٹ سامنے آ گیا ہے“...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بارکیل کی بین الاقوامی شہرت یافتہ بندرگاہ ساؤپو کے ایک کلب کے سامنے ایک ٹیکسی رکی اور دروازہ کھول کر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی نیچے اتر آئی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور لیڈیز جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا۔ کاندھے سے بیگ لٹکا ہوا تھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور مڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ یہ انتہائی بارونق بندرگاہ تھی اور یہاں بے شمار کلب اور ہوٹل تھے جہاں ہر وقت لوگوں اور سمندر میں سفر کرنے والے ملاحوں کا رش لگا رہتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ جتنے بحری جہاز ساؤپو بندرگاہ سے روانہ ہوتے ہیں اور جتنے بحری جہاز روزانہ یہاں لنگر انداز ہوتے ہیں اتنے دنیا کی اور کسی بندرگاہ پر نہیں ہوتے۔

بحری جہازوں کے علاوہ یہاں جنوبی اور شمالی بحر اوقیانوس بلکہ بحر ہند اور جنوبی بحر الکاہل میں پھیلے ہوئے بے شمار جزیروں تک بڑی

اور طاقتور انجن والی لانچیں، چھوٹے مسافر بردار جہازوں کے ساتھ ساتھ انتہائی آرام دہ فیریوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہر وقت سمندر میں حرکت میں رہتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں جس قدر رش ہوتا تھا اس قدر رش کم ہی کسی اور بندرگاہ پر نظر آتا تھا۔ لڑکی جس کلب میں جا رہی تھی اس کلب کا نام ریڈ واٹر کلب تھا اور اس ریڈ واٹر کلب کا مالک ہیری تھا جو ساؤپو کا ایک بڑا اسمگلر سمجھا جاتا تھا۔ ساؤپو بندرگاہ کے ذریعے ہیری منشیات اور اسلحہ کی اسمگلنگ کراتا تھا اور اس کی بے شمار لانچیں ہر وقت سمندر میں حرکت میں رہتی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں اسے ساؤپو کا پرنس کہا جاتا تھا۔ ہیری جوان تھا۔ کلب اور اسمگلنگ کا بزنس اس کے باپ کا تھا لیکن پھر اس کا باپ ایک گینگ وار میں ہلاک ہو گیا تو ہیری نے اس کی جگہ سنبھال لی اور پھر وہ آگے ہی بڑھتا چلا گیا اور اس وقت وہ ساؤپو کا پرنس تھا اور دور دراز تک اس کا نام چلتا تھا۔ ہیری اس کلب میں ہی بیٹھتا تھا لیکن وہ صرف مخصوص لوگوں سے ملتا جلتا تھا ورنہ سارا کام اس کے مینجرز کرتے تھے۔ لڑکی کلب میں داخل ہوئی اور سیدھی کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے انداز میں تیزی اور پھرتی نمایاں تھی۔

''یس مس''...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میرا نام جینٹ ہے۔ پرنس کو اطلاع دے دو کہ میں اس سے

ملاقات چاہتی ہوں“...... آنے والی نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”میں آپ کی بات منیجر جیمز سے کرا دیتی ہوں مس۔ میں خود براہ راست چیف کو فون نہیں کر سکتی“...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کراؤ“...... جینٹ نے کہا اور کاؤنٹر گرل نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

”کاؤنٹر سے مارگونی بول رہی ہوں سر۔ مس جینٹ یہاں موجود ہیں اور وہ چیف سے ملاقات چاہتی ہیں“......لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”یس سر“...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور جینٹ کی طرف بڑھا دیا۔

”یس۔ جینٹ وائلڈ بول رہی ہوں“...... جینٹ نے اس بار اپنا پورا نام بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ فون مارگونی کو دیں“...... دوسری طرف سے اس طرح چونک کر کہا گیا جیسے اسے اصل بات کی اب سمجھ آئی ہو تو جینٹ نے رسیور واپس کاؤنٹر گرل کو دے دیا۔

”یس سر“...... کاؤنٹر گرل نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے یس سر کہا اور پھر رسیور رکھ کر کاؤنٹر کے نیچے سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر اس پر دستخط کئے اور کارڈ جینٹ

کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ لیجئے مس صاحبہ۔ منیجر صاحب چیف کو فون کر دیں گے۔ آپ ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے جا سکتی ہیں“...... کاؤنٹر گرل نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ تھینک یو“...... جینٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کارڈ لئے وہ اس لفٹ کی طرف بڑھ گئی جس کے اوپر سپیشل لکھا ہوا تھا اور دروازے پر دو مسلح گارڈ موجود تھے۔ جینٹ نے ان کے قریب جا کر کارڈ ان کی طرف بڑھا دیا۔

”یس مس۔ آیئے“...... ایک گارڈ نے کہا اور اس نے لفٹ کا دروازہ کھول دیا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ پر کھڑا نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور جینٹ کے ساتھ ہی لفٹ میں سوار ہو گیا تو جینٹ نے سرخ رنگ کا کارڈ اسے دکھایا۔

”یس مس“......نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور چوتھی منزل کا بٹن پریس کر دیا اور لفٹ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ چوتھے فلور پر وہ رک گئی تو لفٹ بوائے نے دروازہ کھولا اور جینٹ باہر آ گئی۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ جینٹ آگے بڑھی تو دونوں مسلح افراد اس طرح چوکنا ہو گئے جیسے انہوں نے کسی دشمن کو دیکھ لیا ہو لیکن جینٹ نے کارڈ آگے کیا تو دونوں تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ جینٹ چونکہ پہلے بھی یہاں آتی

رہتی تھی اس لئے اسے اس سارے معاملے کا بخوبی علم تھا۔ اس نے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا اور جینٹ اندر داخل ہوئی تو آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں اونچی پشت کی آفس چیئر پر ایک نوجوان آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گہرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ گہرے سرخ رنگ اور زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں والی ٹائی نے اس کی شخصیت کو مزید نکھار دیا تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی بزنس مین دکھائی دیتا تھا۔

”آؤ۔ آؤ۔ موسٹ ویلکم۔ آج تو جینٹ وائلڈ نے چکر لگایا ہے۔ آؤ۔ آؤ“...... اس آدمی نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے بڑے لاڈلے انداز میں کہا لیکن نہ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور نہ ہی وہ کرسی سے اٹھا تھا۔

”ویلکم کہنے کا شکریہ ہیری۔ تم سناؤ تمہارا دھندہ کیسا چل رہا ہے“...... جینٹ نے میز کی دوسری طرف ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے بے نیازانہ انداز میں کہا جیسے اس کا حال پوچھ کر اس نے کوئی بڑا احسان کر دیا ہو۔

”دھندہ یکدم ٹھیک ہے۔ آج کیسے آنا ہوا۔ کوئی خاص بات“۔ ہیری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ پاکیشیا سے ایک گروپ آ رہا ہے جو یہاں سے ٹرانڈا جائے گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور انتہائی خطرناک لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ میں نے انہیں چیک کرنا ہے اور پھر آندرے

کو ٹرانڈا میں رپورٹ دینی ہے“...... جینٹ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”پھر مجھ سے کیا چاہتی ہو تم۔ ویسے یہاں سے تو سینکڑوں سیاح روزانہ ٹرانڈا آتے جاتے رہتے ہیں جن میں ایشیائی سیاحوں کی بھی کافی تعداد ہوتی ہے“...... ہیری نے کہا۔

”بارکیل سے ٹرانڈا جاتے ہوئے تمہاری ایک چیک پوسٹ آتی ہے جسے سپیشل چیک پوسٹ کہا جاتا ہے“...... جینٹ نے کہا۔

”میری چیک پوسٹ وہ کیسے ہو گئی۔ وہ تو نیوی کی چیک پوسٹ ہے“...... ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو جینٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تم مذاق اچھا کر لیتے ہو۔ بہرحال اس چیک پوسٹ پر میں ایک کیمرہ نصب کرانا چاہتی ہوں تاکہ ٹرانڈا جانے والے تمام افراد کو اس چیک پوسٹ کے ذریعے چیک کیا جا سکے اور اپنے دشمنوں کی نشاندہی کی جا سکے“...... جینٹ نے کہا۔

”کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو پہچانتی ہو“...... ہیری نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ میں نے تو انہیں آج تک دیکھا ہی نہیں۔ البتہ یہ خصوصی کیمرہ بتا دے گا کہ کون لوگ میک اپ میں ہیں اور جو میک اپ میں ہوں گے وہی ہمارے دشمن ہوں گے۔ میں ان کے بارے میں تفصیل ماسٹر آندرے کو بتا دوں گی اور پھر وہ لوگ جیسے

ہی ٹرانڈا پہنچیں گے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... جینٹ نے کہا۔

"لیکن ان کا مشن کیا ہے ٹرانڈا میں اور تم انہیں کیوں روک رہی ہو۔ اس کی وجہ"...... ہیری نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس یہودیوں کو اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتی ہے اور پوری دنیا میں جہاں بھی کوئی یہودی تنظیم ہو یہ سروس اس کا خاتمہ کر دیتی ہے اور اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں یہودی تنظیمیں اس کی وجہ سے ختم ہوئی ہیں اور انہوں نے اسرائیل کو بھی بے شمار بار ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اب انہیں مورگو کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور یہ بھی علم ہوا ہے کہ مورگو کے سپیشل سیکشن کا ہیڈکوارٹر ٹرانڈا میں ہے اس لئے اب یہ لوگ مورگو کا خاتمہ کرنے اور سپیشل سیکشن کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے آ رہے ہیں اس لئے چیف مورگن نے بھی انہیں ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں اس لئے اب پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تمام مورگنز کا یہ مقدس فریضہ بن گیا ہے کہ عمران اور سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دے اور چیف مورگن نے یہ مشن ماسٹر آندرے کے سیکشن کو سونپا ہے اور تمہیں تو معلوم ہے کہ میں اس سیکشن میں شامل ہوں"...... جینٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ میک اپ میں نہ ہوئے تو پھر کیسے چیک ہوں گے"۔ ہیری نے کہا۔

"وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے کیونکہ سیکرٹ ایجنٹ کوئی بھی ہو اصل چہروں میں مشن پر کام نہیں کرتے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے تو پوری دنیا سے اپنے آپ کو چھپایا ہوا ہے اس لئے وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے اور یہ کیمرہ بتا دے گا کہ اس چیک پوسٹ سے گزرنے والوں میں سے کون کون میک اپ میں ہے اور ہمارے لئے یہ بہت کافی ہوگا"...... جینٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہو گیا کہ ہماری چیک پوسٹ پر ایسا کیا گیا ہے تو وہ ہمیں بھی تمہارے ساتھی سمجھ لیں گے۔ ایسی صورت میں ہم خواہ مخواہ کی الجھن میں پھنس جائیں گے"...... ہیری نے کہا تو جینٹ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ابھی تم خود کہہ رہے تھے کہ چیک پوسٹ نیوی کی ہے اور بظاہر ہے بھی ایسا ہی۔ تو پاکیشیا والوں کو کیسے معلوم ہو جائے گا کہ چیک پوسٹ اصل میں تمہاری ہے اور پھر انہوں نے وہاں سے صرف گزرنا ہے اس لئے انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا جبکہ کیمرہ ایسی جگہ نصب کر دیں گے کہ وہ کسی کی نظروں میں نہ آ سکے گا"۔ جینٹ نے جواب دیا تو ہیری بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم اچھی وکیل ثابت ہو سکتی ہو۔ او کے۔ میری طرف سے اجازت ہے کہ تم وہاں اپنا کام کر سکتی ہو۔ میں تمہارے سامنے فریڈ کو کہہ دیتا ہوں"...... ہیری نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور

ایک نمبر پریس کر دیا۔

”فریڈ جہاں بھی ہو اسے کہو کہ مجھ سے فوراً بات کرے“۔ ہیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا بہت خطرناک سروس ہے کہ تم اور ماسٹر آندرے اس قدر پریشان ہو رہے ہو“...... ہیری نے کہا۔

”پریشان نہیں ہو رہے۔ ہم بے چینی سے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ ویسے ان کی شہرت تو بہت زیادہ ہے لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ ایشیائی لوگ پراپیگنڈے کے ماہر ہوتے ہیں۔ یہ خود ہی ایک دوسرے کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں اس طرح دوسرے خواہ مخواہ ان کی برتری سے مرعوب ہو جاتے ہیں“...... جینٹ نے جواب دیا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہیری نے رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“...... ہیری نے کہا۔

”فریڈ لائن پر ہے جناب“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو فریڈ“...... ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”لیں پرنس“...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ اب دوسری طرف سے آنے والی آواز جینٹ بھی بخوبی سن رہی تھی۔

”فریڈ۔ تم جینٹ کو تو جانتے ہی ہو“...... ہیری نے کہا۔

”لیں پرنس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ماسٹر آندرے

کے گروپ میں شامل ہیں“...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹرانڈا جاتے ہوئے جو چیک پوسٹ آتی ہے وہاں جینٹ ایک ایسا کیمرہ لگانا چاہتی ہے جو وہاں سے گزرنے والے مسافروں کے میک اپ چیک کرے گا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں انہیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹرانڈا پہنچنے والی ہے“...... ہیری نے کہا۔

”تو پھر کیا حکم ہے آپ کا“...... فریڈ نے کہا۔

”میں نے اجازت دے دی ہے۔ ہمیں بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ ماسٹر آندرے اور اس کے گروپ کا خیال رکھنا ہے اور خاص طور پر جینٹ کا کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ جینٹ صرف نام کی ہی نہیں مزاجاً بھی وائلڈ ہے“...... ہیری نے کہا۔

”لیں پرنس۔ جو آپ کا حکم۔ میں سپیشل چیک پوسٹ پر احکامات دے دوں گا۔ جینٹ جب چاہے وہاں اپنا کام کر سکتی ہے“...... فریڈ نے کہا۔

”اوکے“...... ہیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تم مجھے اس انداز میں پوز کرتے ہو جیسے میں واقعی وائلڈ یعنی وحشت سے بھری ہوئی ہوں“...... جینٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے واقعی تم سے ڈر لگتا ہے“...... ہیری نے کہا اور جینٹ بے اختیار ہنس پڑی۔

بارکیل کی بندرگاہ ساؤپو بین الاقوامی حیثیت کا شہر تھا۔ یہ شہر خاصا وسیع و عریض تھا لیکن اس کی اصل اہمیت بندرگاہ ہی تھی۔ ساؤپو شہر کے ایک ہوٹل کے بڑے کمرے میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تھے۔ وہ سب پاکیشیا سے ایک لانچ کے ذریعے پہلے کافرستان پہنچے اور پھر کافرستان سے وہ مختلف فلائٹوں کے ذریعے بارکیل پہنچے تھے۔

''عمران صاحب۔ کیا نگرانی کا خطرہ تھا جس کی وجہ سے آپ کو یوں بحری راستے سے کافرستان اور پھر کافرستان سے یہاں آنا پڑا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ وہاں ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی اور ٹائیگر نے اس نگرانی کا پتہ چلایا تھا اور پھر یہودی تنظیم

اس قدر طاقتور ہے کہ یہ فضا میں ہی ہمارا طیارہ تباہ کرا سکتی تھی۔ گو ٹائیگر نے میرے کہنے پر نگرانی کو چیک کیا تھا لیکن میں آپ سب کی جانوں کو رسک میں نہ ڈال سکتا تھا۔ مجھے مجبوراً یہ روٹ استعمال کرنا پڑا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے مشن کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ کم از کم مجھ پر تو واضح نہیں ہوا۔ یہ کیسا مشن ہے کہ جس میں پاکیشیا کا براہ راست کوئی عمل دخل ہی نہیں ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''یہ مشن چیف نے صرف اس نظریئے کے تحت ہاتھ میں لے لیا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والی خطرناک اور طاقتور تنظیم مورگو کا خاتمہ مقصود ہے تو اب ہمارا اصل مشن مورگو کا خاتمہ ہے۔ باقی اس کے ضمنی معاملات ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ابھی صرف دو گھنٹے ہوئے تھے اور تب سے وہ سب عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے اس لئے یہاں انہیں کون فون کرسکتا تھا لیکن پھر یہ سوچ کر وہ قدرے مطمئن ہو گئے کہ فون ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے۔ پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے موجودہ یورپی میک اپ میں اپنا نیا نام لیتے ہوئے کہا۔

''رابن بول رہا ہوں مسٹر مائیکل''...... دوسری طرف سے ایک

مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔کوئی خاص بات''......عمران نے چونک کر کہا۔

''کیا آپ کا مشن مورگو کے خلاف ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ہاں۔کیوں''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ میں فون پر مزید کوئی بات نہیں کر سکتا۔ بہرحال اتنا کہہ رہا ہوں کہ آپ نے بندرگاہ کا رخ نہیں کرنا ورنہ وہاں آپ کی ہلاکت کے مکمل انتظامات کر لئے گئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ رابن کون تھا''...... صفدر نے کہا۔

''ٹائیگر نے انڈر ورلڈ کے ذریعے اس کی ٹپ حاصل کی تھی۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے فون پر اس سے تفصیلی بات کی تھی اور میں نے اس کے ذمے کام لگا دیا تھا کہ وہ ٹرانڈا میں مورگو کے خلاف ہماری مدد کرے اور پھر یہاں پہنچ کر جب آپ اپنے اپنے کمروں میں غسل کرنے اور لباس تبدیل کرنے میں مصروف تھے تو میں نے رابن کو فون کر کے اطلاع دے دی تھی کہ ہم اس ہوٹل میں ہیں اور اسے اپنے کمرے کا نمبر بھی بتا دیا تھا لیکن میں نے

اسے مورگو کے بارے میں نہیں بتایا تھا بلکہ اسے کہا تھا کہ ٹرانڈا میں لارڈ کارلس کو ٹریس کرنا ہے اور اس کے بارے میں اطلاع دینی ہے لیکن شاید اسے پہلے سے معلوم نہ تھا کہ لارڈ کارلس کا تعلق مورگو سے ہے۔ اب اسے پتہ چلا ہے تو وہ خوفزدہ ہو گیا ہے''۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''بہرحال یہ بات تو اس نے بتا ہے کہ یہاں کی بندرگاہ پر ہمارے خلاف انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری یہاں آمد کا بھی علم ہو گیا ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارا ٹارگٹ ٹرانڈا ہے اور انہوں نے ہمیں یہیں روکنے کے لئے کارروائیاں شروع کر دی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن ہم نے تو بہرحال ٹرانڈا جانا ہے۔ کیا وہاں فلائٹ سروس نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔صرف بحری راستے سے ہی وہاں پہنچا جا سکتا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں تو سارا سال بے شمار سیاح روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ ہمیں کیسے پہچانیں گے''......عمران نے کہا۔

''لامحالہ انہیں معلوم ہو گا کہ ہم میک اپ میں ہوں گے اس لئے انہوں نے ایسے کیمرے یہاں لگا دیئے ہوں گے جن سے وہ میک اپ چیک کر سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا تو سب تحسین بھری نظروں سے جولیا کو دیکھنے لگے۔

''گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں ذہانت''...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ ہم تو تمہاری تعریف کر رہے ہیں کہ کس قدر صاف اور واضح تجزیہ کیا ہے تم نے لیکن اب اس رابن سے تفصیلات معلوم کرنا ضروری ہو گئی ہیں''...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رابن کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رابن سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس۔ رابن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد رابن کی آواز سنائی دی۔

''مسٹر رابن۔ اگر فون پر بات نہیں ہو سکتی تو کیا بالمشافہ بھی نہیں ہو سکتی''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ معاملات بے حد خطرناک رخ اختیار کر چکے ہیں۔ آپ کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا لیکن معمولی سی لیکیج سے میں اور میرا پورا خاندان ختم ہو سکتا ہے اس لئے میں نے فون بند کر دیا

تھا اور اب بھی میں مزید کوئی بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں''۔

رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کوئی ایسا راستہ نکالیں جس سے ہمیں کم از کم بنیادی معاملات کا تو علم ہو سکے۔ اس کے بعد آپ بے شک لاتعلق ہو جائیں۔ اپنے دوست سے صرف اتنا ہی چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا تو اس بار رابن بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ نے لفظ دوست استعمال کر کے مجھے ایک راستہ بتا دیا ہے۔ میرا ایک دوست آپ کے ہوٹل میں اسسٹنٹ مینجر ہے۔ اس کا نام جارج ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ وہ آپ کو سپیشل روم میں پہنچا دے گا اور میں جارج سے ملنے ہوٹل آتا جاتا رہتا ہوں اس لئے میں جارج سے ملنے وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر سپیشل روم میں ہماری ملاقات ہو جائے گی اور میں آپ کو تفصیل بتا دوں گا''...... رابن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''یہ شخص تو بے حد خوفزدہ ہے عمران صاحب۔ کیا اس کی معلومات پر اعتماد کیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس معاملے میں اس پر یہاں مکمل اعتماد کیا جاتا ہے اور یہ خوفزدہ بھی اس لئے ہے کہ اسے درست معلومات مل گئی ہیں''۔

عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ عجیب بات ہے کہ ابھی ہم ٹرانڈا پہنچے بھی نہیں اور ہم نے یہاں کوئی کارروائی بھی نہیں کی اور ہماری نگرانی بھی نہیں ہوئی مگر اب یہاں ہمارے خلاف انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"دراصل اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ضرورت سے زیادہ مشہور ہو چکی ہے۔ اب وہ حرکت میں بعد میں آتی ہے اور لوگ پہلے ہی خوفزدہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یقیناً جیری کی ہلاکت کی اطلاع ان تک پہنچی اور وہ سمجھ گئے کہ اب ہم لازماً ٹرانڈا پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں اسسٹنٹ منیجر جارج بول رہا ہوں۔ میرا آدمی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔ اس کا نام گارگ ہے۔ وہ آپ کو سپیشل روم تک چھوڑ آئے گا"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اکیلے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں کہ مجھ اکیلے کو ڈر لگ گیا تو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا عمران صاحب۔ میرا مطلب تھا کہ کیوں نہ میں آپ کے ساتھ چلوں"...... صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"وہ رابن پہلے ہی اس قدر خوفزدہ ہے کہ مجھے ابھی تک شک ہے کہ شاید وہ یہاں نہ آئے اور ہمیں کہیں اور اسے گھیرنا پڑے لیکن دو آدمیوں کو دیکھ کر تو وہ ویسے ہی بے ہوش ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"تم لوگ یہیں رہنا۔ میں رابن سے معلومات حاصل کر کے واپس آ جاؤں گا تو ہم نے فوری ایکشن میں آنا ہے"...... عمران نے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک نوجوان موجود تھا جس نے ہوٹل کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور اس کے سینے پر سپروائزر کا بیج تھا۔

"میرا نام گارگ ہے۔ آپ"...... اس نوجوان نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے۔ میں آپ کو سپیشل روم تک پہنچا دوں۔ مجھے اسسٹنٹ منیجر جارج صاحب نے بھیجا ہے"...... گارگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیں"...... عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور

ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد گارگ اسے تہہ خانے میں بنے ہوئے چار کمروں کے سیٹ میں لے آیا۔ پھر اس نے ایک کمرے کا دروازہ کھول دیا۔

"تشریف رکھیں"...... گارگ نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ خصوصی بات چیت کے لئے تقریباً ہر ہوٹل اور کلب میں ایسے کمرے بنائے جاتے تھے اس لئے عمران کو اس پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی۔ وہ اطمینان سے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کے پینے کے لئے کیا لے آؤں"...... گارگ نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ تم اب جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو گارگ نے اثبات میں سر ہلایا اور دروازہ کھول کر وہ باہر چلا گیا اور پھر دروازہ بند ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن قدرے فربہی مائل جسم کا مالک ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"میرا نام رابن ہے"...... آنے والے نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے مائیکل کہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو رابن نے اس سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ دونوں میز کے گرد کرسیوں پر تقریباً آمنے سامنے بیٹھ گئے لیکن بیٹھنے سے پہلے رابن نے دروازہ اندر سے لاک کر کے سائیڈ دیوار میں موجود بٹن

پریس کر دیا۔

"ہاں۔ اب کھل کر آپ بتا دیں مسٹر رابن۔ آخر آپ اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ کے آدمی نے چونکہ پاکیشیا سے میرے دوست سے فون کرایا تھا۔ گو اس فون میں بتایا گیا تھا کہ آپ کا تعلق یورپ سے ہے لیکن آپ جو کام کر رہے ہیں اس میں پاکیشیا کا مفاد شامل ہے اور پھر جب آپ نے فون کر کے اپنا نام مائیکل بتایا اور آپ کا لہجہ بھی مکمل طور پر یورپی تھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے جو بتایا گیا ہے وہ درست ہے۔ میرے ذمے یہ کام تھا کہ میں ٹرانڈا میں لارڈ کارلس تک آپ کی اپروچ کو ممکن بناؤں لیکن جب میں نے کام کا آغاز کیا تو یہ معلوم کر کے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ لارڈ کارلس تو اصل میں دنیا کی خطرناک تنظیم مورگو کے سپیشل سیکشن کا انچارج ہے اور مورگو کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کرنے پہلے بارکیل اور پھر بارکیل سے ٹرانڈا پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے اور ہلاک کرنے کا مشن سٹار سیکشن کے ذمہ لگا دیا ہے۔ سٹار سیکشن سپیشل سیکشن کے تحت ہی کام کرتا ہے۔ اس کا انچارج آندرے ہے جسے ماسٹر آندرے کہا جاتا ہے۔ ماسٹر آندرے ایکریمیا اور یورپ کی ٹاپ ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے اور اسے ہر فن کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ سٹار گروپ کی ایک لڑکی جینٹ وائلڈ

یہاں ساؤپو بندرگاہ کی سب سے خطرناک شخصیت ہیری سے ملی جسے پرنس آف ساؤپو کہا جاتا ہے۔ ساؤپو بندرگاہ پر پرنس ہیری کا مکمل ہولڈ ہے حتیٰ کہ نیوی اور اعلیٰ ترین حکام بھی اس کا سامنا کرنے سے کتراتے ہیں کیونکہ کوئی اس کے سامنے ایک لفظ بھی غلط بول دے تو اس کے پورے خاندان کی لاشیں سڑک پر پڑی دکھائی دیتی ہیں۔ ماسٹر آندرے گروپ کی لڑکی جیٹ اس سے ملی اور ہیری نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ماسٹر آندرے گروپ کی مدد کرنے کا وعدہ کر لیا اور اب ساؤپو سے ٹرانڈا جانے والے ہر مسافر کو چیک پوسٹ پر چیک کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ خفیہ کیمرے بھی نصب کرا دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بندرگاہ پر ہیری کے آدمی ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ انہیں بھی حکم دیا گیا ہے کہ مشکوک افراد کو دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے اور بعد میں ان کی چیکنگ کی جائے اور کل سے اب تک اٹھارہ افراد شک کی بناء پر ہلاک کئے جا چکے ہیں جن میں چھ عورتیں شامل ہیں اور ہیری نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ ساؤپو بندرگاہ پر جس کسی نے مشکوک افراد کی کسی بھی انداز میں مدد کرنے کی کوشش کی تو اسے اس کے پورے خاندان سمیت ہلاک کر دیا جائے گا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آپ لوگ یورپی نہیں بلکہ وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہیں اس لئے میں پیچھے ہٹ گیا کیونکہ میں آپ کے خلاف بھی نہیں جا سکتا اور نہ ہی اب آپ کے حق میں کچھ کر سکتا ہوں اس لئے میں

نے آپ کو فون کر کے کہا تھا کہ آپ بندرگاہ کا رخ نہ کریں اور بہتر یہی ہے کہ آپ واپس چلے جائیں۔ ہیری اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ پوری بندرگاہ پر دور دور تک ان کا ہولڈ ہے“...... رابن نے ہذیانی انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور عمران خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

”آپ یہاں رہتے ہیں۔ آپ لازماً یہ جانتے ہوں گے مسٹر رابن کہ ساؤپو سے ٹرانڈا جانے کا کوئی ایسا راستہ یا ذریعہ بھی ہے جس سے ہیری اور اس کے آدمیوں سے ٹکراؤ نہ ہو سکے اور ہم ٹرانڈا بھی پہنچ جائیں“...... عمران نے کہا۔

”یہی ایک ہی ذریعہ ہے کہ آپ کہیں سے بڑا سا ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں اور اس ہیلی کاپٹر پر ٹرانڈا چلے جائیں ورنہ سمندر میں ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جس سے آپ ہیری کے آدمیوں کی نظروں سے بچ سکیں“...... رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہیری کہاں بیٹھتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ریڈ واٹر کلب کا وہ مالک ہے اور وہیں بیٹھتا ہے لیکن وہ کسی سے ملتا نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جنہیں وہ اجازت دے“۔ رابن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی واپس چلے جانا چاہئے۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بچانے کا فیصلہ کیا ہے مسٹر مائیکل۔ اب مجھے اجازت دیں۔ آپ نے اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہنا''...... رابن نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رابن تیزی سے دروازے کے قریب پہنچا اور سوئچ بورڈ پر موجود بٹن آف کر کے اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا تو عمران اس کے پیچھے جانے کی بجائے اپنی کرسی پر ہی بیٹھا رہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں تھیں۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی فیصلے تک پہنچ گیا تھا۔ رابن نے واقعی بے حد قیمتی معلومات دی تھیں اور یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ انہیں یہ معلومات پیشگی مل گئی تھیں ورنہ ان کو لازماً نقصان اٹھانا پڑتا۔ وہ دروازے سے باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واپس اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ پھر ساتھیوں کے سوال کرنے سے پہلے ہی اس نے رابن سے ہونے والی گفتگو کی ساری تفصیل بتا دی۔

''تم اس ہیری کو مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اس کا اور اس کے آدمیوں کا وہ حشر کروں گا کہ وہ ہمارا نام لیتے ہوئے خوفزدہ ہو جایا کریں گے''...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ ہمارے لئے صرف الجھنے والی بات ہے۔ اگر ہم یہاں الجھ گئے تو اصل مشن دور ہو جائے گا اس لئے ہمیں ہیری کو چھوڑ کر ٹرانڈا جانے اور وہاں اس لارڈ کارلس سے نمٹنے کے

بارے میں سوچنا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''وہاں ماسٹر آندرے کا گروپ موجود ہو گا۔ یہاں ہیری کا گروپ ہے۔ کیمرے خفیہ جگہوں پر نصب کر دیئے گئے ہیں اس لئے یہ تو اب ممکن ہی نہیں ہے کہ ہیری سے نمٹے بغیر ہم ٹرانڈا جا سکیں گے۔ ٹرانڈا جانے کا سمندر کے علاوہ اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے اور ہیری کے آدمی صرف شک کی بناء پر لوگوں کو ہلاک کرتے پھر رہے ہیں۔ ہمیں کوئی ٹھوس لائحہ عمل سوچنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں کہتا ہوں تم یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ تم خواہ مخواہ کی الجھن میں نہ پڑو۔ یہ سب لوگ گولیاں کھا کر ہی سیدھے ہوں گے''۔ تنویر نے کہا۔

''تنویر درست کہہ رہا ہے عمران۔ میرا خیال ہے کہ ہمارا مشن یہی ہے کہ ہم نے مورگو کا خاتمہ کرنا ہے اور کارمن سائنس دان کو واپس لے جانا ہے اور یہ بات اب تک سامنے نہیں آئی کہ ڈاکٹر ہیرالڈ ٹرانڈا میں ہے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ لارڈ کارلس کو علم ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کہاں ہے اور صرف یہی معلوم کرنے کے لئے ہم نے وہاں جانا ہے تو ہمیں واقعی بندوق کی گولی کی طرح آگے بڑھنا ہو گا۔ سوچنا اور سوچتے رہنا اس مشن میں ناکامی کا باعث بھی بن سکتا ہے''...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم ساؤپو میں لڑنا شروع کر دیں اور ٹرانڈا تک لڑتے لڑتے چلے جائیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ٹرانڈا میں مورگو کے لوگ ہمارے لئے اپنے دلوں میں نرم گوشہ رکھتے ہوں گے اور ہمارا استقبال کریں گے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مرچیں چبانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اندر اب سوچنے کا مادہ زیادہ اور ایکشن کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ایسی صورت حال رہی تو پھر ہمیں تمہارے بارے میں نئے سرے سے سوچنا پڑے گا"...... جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا تو سب حیرت بھری نظروں سے جولیا کو دیکھنے لگے کیونکہ جولیا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے عمران کے بارے میں ایسے رویئے کا اظہار پہلے نہ کرتی تھی۔

"کیا سوچنا پڑے گا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ تمہیں مشن کے لئے کال کیا جائے یا نہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"مس جولیا۔ یہ وقت آپس میں لڑنے کا نہیں ہے۔ ہم نے بہرحال یہ مشن عمران صاحب کی نگرانی یا سربراہی میں مکمل کرنا ہے۔ آئندہ مشن جو ہو گا پھر دیکھا جائے گا"...... صفدر نے بزرگوں کے انداز میں بیچ بچاؤ کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران"...... جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تنویر سٹائل آہستہ آہستہ سب پر حاوی ہوتا جا رہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم سب کا یہی خیال ہے کہ ہمیں مار دھاڑ کے ذریعے ہر مشن مکمل کرنا ہے تو اوکے۔ شروع کرو"...... عمران نے کہا لیکن اس کے لہجے میں طنز نمایاں تھا۔

"بغیر سوچے سمجھے ایکشن کے ہم بھی قائل نہیں ہیں عمران صاحب۔ لیکن کسی قسم کی حرکت کئے بغیر صرف سوچنے اور مسلسل سوچے جانے کے بھی ہم قائل نہیں ہیں۔ آپ کو ایکشن لینا ہو گا"...... صفدر نے کہا اور پھر کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تائید کر دی۔ تنویر پہلے ہی ایکشن کو سب کچھ سمجھتا تھا اور جولیا بھی اب اس کی کھل کر تائید کر چکی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب جو سوچ رہے ہیں وہ ہمارے لئے درست رہے گا"...... خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا تو سب نے چونک کر صالحہ کی طرف دیکھا۔

"کیا سوچ رہے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"یہی کہ ہمیں ٹرانڈا پہنچنے کے لئے کسی ایسے راستے کا انتخاب کرنا چاہئے جس سے ہم بغیر کسی مداخلت کے ٹرانڈا پہنچ جائیں جبکہ تنویر اور مس جولیا یہ سوچ رہے ہیں کہ ریڈ واٹر کلب سے ایکشن شروع کیا جائے اور ٹرانڈا تک ایکشن کرتے ہوئے آگے بڑھا جائے چاہے بعد میں بارکیل کی نیوی اور ایئر فورس ہمیں گھیر لے"...... صالحہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہمارا یہ مقصد نہیں تھا۔ تم نے غلط سمجھا ہے۔ ہمارا مقصد تھا کہ سوچتے رہنے سے مسئلہ حل نہیں ہوا کرتا۔ ہمیں ایکشن میں آنا چاہئے۔ پھر راستے خود بخود بن جاتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"لو۔ میرا آخری ووٹ بھی تنویر کے حق میں پڑ گیا۔ اب مجھے بھی اپنا ووٹ تنویر کے حق میں ڈال دینا چاہئے۔ اوکے۔ چلو اٹھو ہم ریڈ واٹر کلب چلتے ہیں اور وہاں سے بھرپور ایکشن کا آغاز کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم بار بار طنز کیوں کر رہے ہو۔ کیا تم اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہو۔ جیسا تم کہہ رہے ہو ایسا ہم میں سے کسی کا مقصد نہیں ہے۔ ہم صرف ٹرانڈا جاتے ہوئے رکاوٹیں دور کرنا چاہتے ہیں اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ ہم ہیری کو کور کر کے اس سے کوئی ایسی لانچ حاصل کر لیں جس کی کوئی چیکنگ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اس طرح ہم خاموشی سے بغیر چیکنگ کے ٹرانڈا پہنچ جائیں گے"۔ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ بس یہی ایک رکاوٹ تھی اس معاملے میں جو تم نے اپنی ذہانت سے حل کر دی۔ ہمیں ایسی ہی کوئی لانچ چاہئے تھی جس میں ہم بغیر چیکنگ کے ٹرانڈا پہنچ سکیں کیونکہ مشن کے دوران غیر ضروری بکھیڑوں میں پڑنے اور مفت کی الجھنوں کو پالنے کا میں قائل

نہیں ہوں لیکن ایسا کوئی ذریعہ سمجھ میں نہ آ رہا تھا جبکہ تنویر کا خیال تھا کہ ہم بندوق کی نوک پر آگے بڑھیں۔ تم نے واقعی مسئلہ حل کر دیا ہے۔ رابن کے بقول اگر ہیری یہاں کا پرنس ہے تو واقعی اس کی خصوصی لانچیں کوئی چیک نہ کرتا ہو گا۔ گڈ شو جولیا۔ تم نے واقعی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے"...... عمران نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ گلاب کے پھول کی مانند کھل اٹھا جبکہ سوائے تنویر کے باقی سب کے چہروں پر بھی مسکراہٹیں تیرنے لگیں۔

"بات تو وہی ہے جو میں کہہ رہا تھا کہ ہمیں ایکشن میں آنا چاہئے۔ راستے خود بخود بن جائیں گے۔ خوشامدی تعریفیں کرنا اور بات ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ خوشامدی تعریفیں نہیں ہیں تنویر۔ اسے دل کی آواز کہا جاتا ہے۔ یقین نہ آئے تو جولیا سے پوچھ لو۔ دل کی آواز دل والا ہی سن سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیری کو کور کہاں کیا جائے گا"...... صفدر نے فوراً ہی مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ معاملات عمران نے بڑھائے چلے جانا ہے اور تنویر نے بھی باز نہیں آنا۔

"ہیری کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ریڈ واٹر کلب میں کسی خفیہ آفس میں بیٹھتا ہے اور اپنی مرضی کے علاوہ اور

کسی سے نہیں ملتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو اور خود بندرگاہ کے لانچ گھاٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں وہیں تم سے آ ملوں گا''...... تنویر نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''میں تنویر کے ساتھ جاؤں گی''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ کوئی نہیں جائے گا۔ میں اکیلا جاؤں گا''...... تنویر نے فوراً ہی اعلان کرنے کے انداز میں کہا۔

''سوری تنویر۔ میں تمہیں اکیلے بھیجنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ مشن کے دوران تمہاری حفاظت بھی میری ذمہ داری ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ میں خود تمہارے ساتھ جاؤں''...... عمران نے کہا تو تنویر اپنی عادت کے خلاف اونچی آواز میں ہنس پڑا۔

''پھر میرا وہاں کیا کام رہ جائے گا''...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کی اس بات پر سب ساتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ آپ جو فیصلہ کریں ہم سب کو منظور ہو گا''۔ صفدر نے کہا۔

''میرا ووٹ جولیا اور صالحہ کے حق میں ہے۔ یہ اگر چاہیں تو ہیری تک آسانی سے پہنچ بھی سکتی ہیں اور اسے کور بھی کر سکتی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر تنویر کو ان دونوں کے ساتھ بھیج دیا جائے''...... صفدر

نے کہا۔

''تنویر ہمارے ساتھ چلے گا۔ جولیا اور صالحہ یہ کام کریں گی۔ چلو اٹھو۔ تم دونوں نے ہیری سے ایسی لانچ حاصل کرنی ہے جسے کسی صورت چیک نہ کیا جا سکے''...... عمران نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ اپنے انتخاب کی وجہ سے ان دونوں کے چہروں پر چمک آ گئی تھی۔

''ہم نے کہاں جانا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اپنے اپنے کمروں میں کیونکہ باہر چیکنگ بھی ہو رہی ہے اور پھر ہم جولیا کی طرف سے اطلاع سے پہلے صرف بے وجہ وہاں گھومتے رہیں گے اس طرح ہم مشکوک بھی ہو سکتے ہیں جبکہ یہاں ہوٹل کے کمروں میں ہم محفوظ ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''تم نے فون پر اطلاع بھی دینی ہے جولیا اور یہ بھی بتانا ہے کہ ہمیں کہاں پہنچنا ہے''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں''...... جولیا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ظاہر ہے صالحہ نے اس کی پیروی کرنی تھی۔

ڈاکٹر ہیرالڈ ایک کمرے میں موجود بڑی سی میز کے پیچھے رکھی کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ میز پر بہت سی کتابیں اس انداز میں جگہ جگہ پڑی ہوئی تھیں جیسے پڑھنے کے دوران انہیں عارضی طور پر رکھ دیا گیا ہو۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کی نظریں ایک فائل کے ایک کاغذ پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر سنجیدگی پوری طرح نمایاں نظر آ رہی تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پہلے چند لمحوں تک تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے اس کا نوٹس نہ لیا لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے سر اٹھائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”سیکرٹری سائنس ایکریمیا لارڈ ولسن سے بات کیجئے جناب“۔

دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ہیرالڈ چونک

پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ سیکرٹری سائنس، ایکریمیا اور باہر کی دنیا میں قائم ایکریمین لیبارٹریوں کے انچارج تھے اور جب سے ڈاکٹر ہیرالڈ کارمن سے یہاں شفٹ ہوا تھا سیکرٹری سائنس کا فون پہلی بار اس کے لئے آیا تھا ورنہ اس لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ ہی ایسے فون اٹنڈ کرتے رہتے تھے۔

”یس سر۔ میں ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ولسن بول رہا ہوں ڈاکٹر ہیرالڈ“...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”یس سر۔ حکم سر۔ کیسے یاد کیا ہے آپ نے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر ہیرالڈ۔ جس فارمولے پر آپ کام کر رہے ہیں کیا اس فارمولے پر آپ کارمن میں قیام کے دوران بھی کام کرتے رہے ہیں“...... لارڈ ولسن نے پوچھا۔

”یس سر۔ لیکن وہاں کسی کو بھی اس فارمولے کا علم نہیں ہے۔ یہ کام میں خفیہ طور پر کرتا تھا کیونکہ میں اس فارمولے کو کارمن کے حق میں نہیں بلکہ یہودیوں کے حق میں استعمال کرنا چاہتا تھا“۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”پھر انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ اس فارمولے پر کام کر

رہے ہیں''...... لارڈ ولسن نے کہا۔

''نہیں جناب۔ سوائے میری ذات کے اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ وہاں میں تابکاری اثرات کو زیرو کرنے کے فارمولے پر کام کرتا رہا ہوں اور وہی میں نے ان پر ظاہر کیا تھا۔ ریورس سرکل فارمولا تو ان پر ظاہر ہی نہیں کیا گیا تھا''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے حتمی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ہیرالڈ۔ تابکاری فارمولا تو ناقابل عمل تھا۔ کیا آپ نے کارمن حکام کو یہی رپورٹ دی تھی یا نہیں''...... لارڈ ولسن نے پوچھا۔

''یس سر۔ میں نے یہی رپورٹ دی تھی لیکن ساتھ ہی انہیں امید دلائی تھی کہ اس پر مزید کام کرنے سے آخر کار ہم کامیاب رہیں گے اور انہوں نے اسے تسلیم کر لیا تھا''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''آپ کو وہاں سے اغوا کیا گیا لیکن تابکاری فارمولا وہیں چھوڑ دیا گیا۔ اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا تھا اس سے وہ لوگ اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے کہ آپ کو تابکاری فارمولے کے سلسلے میں اغوا نہیں کیا گیا بلکہ کسی اور فارمولے کے لئے اغوا کیا گیا ہے''...... لارڈ ولسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''سر۔ میں سائنس دان ہوں۔ میری پوری زندگی تو کسی نہ کسی فارمولے پر کام کرتے ہی گزرے گی۔ کیا کوئی بھی سائنس دان صرف پوری زندگی ایک ہی فارمولے پر کام کرتے ہوئے گزار دیتا

ہے اور پھر یقیناً انہوں نے یہی سمجھا ہو گا کہ مجھے تابکاری فارمولے کے لئے ہی اغوا کیا گیا ہے۔ انہوں نے فارمولے پر اس لئے غور نہیں کیا ہو گا کہ فارمولا مکمل نہیں ہے اور جس حد تک ہے اس حد تک میں اپنی یادداشتوں سے بھی تیار کر سکتا ہوں لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے آخر وہ بات پوچھ ہی لی جو اس کے ذہن میں کھٹک رہی تھی کہ آخر لارڈ ولسن کو یہ ساری باتیں اتنے دنوں بعد آج کیوں یاد آ گئی ہیں۔

''ہمیں حتمی اطلاعات ملی ہیں کہ کارمن حکومت اور کارمن سیکرٹ سروس نے آپ کو ٹریس کرنے میں ناکامی کے بعد پاکیشیا حکومت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خصوصی درخواست کی ہے کہ آپ کو برآمد کیا جائے۔ ہماری اطلاعات کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف حرکت میں آ چکی ہے بلکہ وہ بارکیل کی بندرگاہ ساؤپو بھی پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے۔ یہ سروس عام معاملات پر کام نہیں کرتی اس لئے لامحالہ انہیں ریورس سرکل فارمولے کے بارے میں بتا دیا گیا ہو گا اور چونکہ یہ مستقبل کے لئے انتہائی اہم فارمولا ہے اس لئے وہ حرکت میں آ سکتی ہے۔ لازماً انہیں ریورس سرکل کے فارمولے کے بارے میں علم ہو چکا ہے''...... لارڈ ولسن نے کہا۔

''لارڈ ولسن۔ آپ نے کارمن سے معلومات حاصل کی ہوں گی مگر وہاں کسی کو ریورس سرکل فارمولے کے بارے میں علم نہیں ہے تو پھر پاکیشیا کو کیسے علم ہو جائے گا۔ وہ کارمن حکومت کے مفادات

کے حصول کے لئے کام کر رہے ہوں گے اور کارمن حکومت اپنی
عزت کی خاطر مجھے برآمد کرانا چاہتی ہوگی لیکن جس لیبارٹری میں
مجھے پہنچایا گیا ہے اس کا کوئی تعلق بارکیل سے نہیں ہے۔ پھر آپ
کیوں پریشان ہو رہے ہیں سر''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''آپ ٹرانڈا گئے تھے لارڈ کارلس سے ملاقات کے لئے''۔
لارڈ ولسن نے کہا۔

''ہاں۔ میرے اس سے پرانے تعلقات ہیں اس لئے میں ان
سے ملنے گیا تھا اور یہ ملاقات ہیلو ہیلو تک ہی محدود رہی تھی''۔ ڈاکٹر
ہیرالڈ نے کہا۔

''آپ کو اس لیبارٹری میں لارڈ کارلس نے بھجوایا ہے اور لارڈ
کارلس ٹرانڈا جزیرے پر ہی موجود ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
وہاں پہنچنا چاہتی ہے۔ گو مورگو کا سپیشل سیکشن ان لوگوں کو روکنے
کے لئے کام کر رہا ہے لیکن یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اتنا نہیں
جانتے جتنا میں جانتا ہوں۔ اگر مجھے ذرا بھی شک ہوتا کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس کارمن حکومت کے کہنے پر اس مشن پر کام کرسکتی ہے
تو میں اس مشن کی اجازت ہی نہ دیتا بلکہ کوئی اور طریقہ استعمال کیا
جاتا لیکن اب ایسا ہو چکا ہے۔ اب معاملات کو ہم نے آگے بڑھانا
ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو خاموشی سے اس لیبارٹری
سے کسی ایسی لیبارٹری میں شفٹ کر دیا جائے جس کے بارے میں
کسی کو بھی معلوم نہ ہو کیونکہ آپ کی نگرانی اور ریورس سرکل فارمولا

ایکریمیا اور اسرائیل کے لئے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اس ریورس
سرکل فارمولے پر تو ایکریمیا کے صدر اور اسرائیل کے صدر دونوں
نے تحسین آمیز ریمارکس دیئے ہیں اور اسے مستقبل کا فارمولا کہا گیا
ہے''...... لارڈ ولسن نے کہا۔

''لیکن سر یہاں اس لیبارٹری میں ماحول انتہائی اچھا اور خوشگوار
ہے اور ڈاکٹر رونالڈ اور دوسرے ساتھی بھی بے حد اچھے ہیں اور
یہاں میں بڑے اطمینان بھرے انداز میں کام کر رہا ہوں''۔ ڈاکٹر
ہیرالڈ نے باقاعدہ احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''سب کچھ اچھا ہے لیکن ڈاکٹر ہیرالڈ۔ آپ کی زندگی یہاں
محفوظ نہیں ہے اور نہ ہی فارمولا یہاں محفوظ ہے۔ اگر فارمولا پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا تو پھر الٹا ایکریمیا اور اسرائیل
دونوں شدید خطرے کی زد میں آ جائیں گے کیونکہ پاکیشیا، اسرائیل
اور یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے اس لئے ایسا ہونا ضروری ہے''۔
لارڈ ولسن نے کہا۔

''لیکن ڈاکٹر رونالڈ کو تو معلوم ہوگا۔ پھر''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے
کہا۔

''دو صورتیں تھیں پہلی یہ کہ ڈاکٹر رونالڈ سمیت اس لیبارٹری کے
تمام سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا جائے اور دوسرا راستہ یہ ہے کہ
وہاں کسی کو بتائے بغیر ہیلی کاپٹر سے آپ کو نکالا جائے اور وہاں
پہنچا دیا جائے جہاں کے بارے میں کوئی نہ جانتا ہو۔ ہم نے دوسرا

راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے“...... لارڈ ولسن نے کہا۔

”لیکن وہاں کا ماحول کیسا ہو گا۔ آپ نے مجھے ذہنی طور پر ڈسٹرب کر دیا ہے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ آپ کی زندگی بچانے کے لئے کیا جا رہا ہے ورنہ حکومت کارمن آپ کو موت کی سزا دے دے گی اور پاکیشیا وہ فارمولا ریورس سرکل اڑا لے جاتا اور پھر پوری دنیا کے یہودی اس ریورس سرکل میں پھنس کر موت کے گھاٹ اتر جاتے اور کوئی احتجاج بھی نہ کر سکتا“...... لارڈ ولسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے آخرکار تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

”آپ آدھے گھنٹے کے اندر اپنے فارمولے کی فائل اکٹھی کر لیں اور اپنے باقی تمام کاغذات بھی لے لیں۔ آدھے گھنٹے بعد ایک ہیلی کاپٹر لیبارٹری میں لینڈ کرے گا۔ آپ کو اس پر سوار ہونا ہے۔ آپ کو ڈاکٹر رونالڈ ساتھ لے جائیں گے“...... لارڈ ولسن نے کہا۔

”کیا ڈاکٹر رونالڈ کو اس بارے میں پہلے ہی بتا دیا گیا ہے“۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ لیکن اسے بھی یہ نہیں بتایا گیا کہ آپ کو کہاں شفٹ کیا جا رہا ہے اور آپ کو بھی نہیں بتایا جائے گا حتیٰ کہ ہیلی کاپٹر پائلٹ کو بھی اصل منزل کا علم نہ ہو گا۔ ہم اسے ٹرانسمیٹر کے ذریعے

ہدایات دیتے رہیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ کے لیبارٹری پہنچ جانے کے بعد یہ ہیلی کاپٹر مع پائلٹ تباہ کر دیا جائے گا تاکہ پائلٹ اور کسی کو نہ بتا سکے کہ اس نے آپ کو کہاں پہنچایا ہے“۔ لارڈ ولسن نے کہا۔

”پائلٹ بے چارہ تو بے گناہ ہو گا۔ آپ اسے کیوں ہلاک کریں گے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”مجبوری ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ۔ ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پائلٹ تک پہنچ گئی تو وہ آپ تک بھی پہنچ جائے گی اور ہمارا تمام منصوبہ فیل ہو جائے گا اور نہ صرف فیل ہو جائے گا بلکہ ریورس سرکل فارمولا بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا“...... لارڈ ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”تو آپ تیار ہو جائیں۔ ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”بہت خوفزدہ ہیں یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ حیرت ہے۔ ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس سے یہ انتہائی ترقی یافتہ ممالک اس قدر خوفزدہ ہیں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تاکہ یہاں سے جانے کی تیاری کر سکے۔

ٹیکسی ریڈ واٹر کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے ذرا پہلے دیوار سے لگ کر رک گئی۔

"اندر گاڑی لے جانا منع ہے اس لئے آپ کو یہیں ڈراپ ہونا پڑے گا"...... ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھولتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں"...... جولیا نے کہا اور ہاتھ میں موجود بیگ کھول کر اس میں سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صالحہ بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آئی تھی۔

"میرے پاس تو چینج نہیں ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ باقی تم رکھ لو۔ آؤ مارگریٹ"...... جولیا نے صالحہ سے کہا جو یورپی میک اپ میں تھی اور ڈرائیور اس طرح حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اتنی بڑی

ٹپ بھی کوئی دے سکتا ہے لیکن جولیا نے مڑ کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا اور مڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔ وسیع و عریض کمپاؤنڈ کی ایک سائیڈ پر پارکنگ بنی ہوئی تھی جہاں رنگ برنگی کاروں کا میلہ سا لگا دکھائی دے رہا تھا۔ سامنے ہی کلب کا مین گیٹ تھا جہاں سے آنے اور جانے والے مرد اور عورتیں سب کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہی نظر آ رہا تھا۔

جولیا اور صالحہ تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔ جولیا اپنے اصل چہرے میں تھی جبکہ صالحہ نے یورپی میک اپ کیا ہوا تھا۔ دونوں بے حد خوش نظر آ رہی تھیں۔ آنے جانے والے افراد اور خاص طور پر عورتیں بڑے غور سے انہیں دیکھ رہی تھیں لیکن کسی نے انہیں ٹوکا نہیں اور وہ مین گیٹ سے وسیع و عریض ہال میں داخل ہو گئیں۔

ہال بے حد وسیع ہونے کے باوجود تقریباً بھرا ہوا تھا۔ منشیات اور شراب کی تیز بو پورے ماحول پر چھائی ہوئی تھی۔ ہال کے چاروں کونوں میں مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ انہوں نے سروں پر سرخ رنگ کے کپڑے باندھ رکھے تھے اور وہ اپنے اس انداز سے مال بردار بحری جہازوں کے خلاصی دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا ہال میں داخل ہو کر چند لمحوں تک گردن گھما کر ارد گرد کا جائزہ لیتی رہی اور پھر وہ تیزی سے

ایک طرف بنے ہوئے وسیع کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ اس کے ساتھ تھی لیکن ابھی وہ کاؤنٹر تک نہ پہنچی تھیں کہ اچانک ایک کونے کی میز سے اٹھ کر ایک لحیم شحیم دیوہیکل آدمی جس نے سر پر تکونے انداز کی ٹوپی رکھی ہوئی تھی اور جسم پر ڈانگری نما لباس تھا، تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑے جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

''رک جاؤ'' ...... اس آدمی نے چیخ کر کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئیں۔ ہال میں موجود افراد بھی اس آدمی کے چیخ کر بولنے پر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''تم دونوں نئے پھول ہو اور نئے پھول ہمیشہ کیساڈو کی میز پر سجتے ہیں۔ آؤ عیش کرا دوں گا'' ...... اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کے قریب آ کر بڑے لوفرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کا بازو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ جولیا ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔

''نانسنس۔ تم کون ہو۔ جاؤ واپس ورنہ'' ...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ کیساڈو پر غراؤ۔ تم'' ...... اس آدمی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چیخنے کا انداز ایسا تھا جیسے جولیا نے اس پر غرا کر دنیا کا سب سے ہتک آمیز کام کیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر جولیا کا بازو ایک بار پھر پکڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ہال زوردار تھپڑ کی آواز

سے گونج اٹھا۔ جولیا اس بار بجائے پیچھے ہٹنے کے تیزی سے ایک قدم آگے بڑھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور تھپڑ کی گونج کے ساتھ ہی کیساڈو لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پورے ہال میں یکلخت خاموشی طاری ہو گئی تھی۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم کیساڈو کو تھپڑ مارو۔ جسے بڑے بڑے آج تک ہاتھ نہیں لگا سکے'' ...... کیساڈو نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت چیختا ہوا کسی بپھرے ہوئے ریچھ کی طرح جولیا اور اس کے ساتھ کھڑی صالحہ پر جھپٹا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان دونوں کو اٹھا کر نیچے پٹخ دے گا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک زور دار دھماکے سے اچھل کر پشت کے بل کرسیوں اور میزوں پر جا گرا اور کرسیاں ٹوٹنے کی آوازیں اور کیساڈو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ہال گونج اٹھا۔ یہ کام صالحہ کا تھا۔ اس نے یکلخت اچھل کر دونوں جڑے ہوئے پیروں سے کیساڈو کے سینے پر زوردار ضرب لگا دی تھی جبکہ جولیا ویسے ہی اطمینان سے اپنی جگہ کھڑی تھی۔

ضرب لگا کر صالحہ نے ہوا میں الٹی قلابازی کھائی اور جولیا کی سائیڈ میں اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے اس نے اپنی جگہ سے حرکت ہی نہ کی ہو۔ سانڈ کی طرح پلا ہوا کیساڈو نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اٹھا ہی تھا کہ جولیا اس سے بھی زیادہ تیزی سے

آگے بڑھی اور دوسرے لمحے اس نے اٹھتے ہوئے کیساڈو کی کلائی پکڑی اور پھر کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوم گئی اور کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی ہال کیساڈو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ گھوم کر پہلو کے بل نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ جولیا نے یکلخت اس کی دوسری کلائی پکڑی اور ایک بار پھر تیز رفتار لٹو کی طرح گھوم گئی اور ایک بار پھر کڑاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی پہلے سے بھی زیادہ کربناک چیخ کیساڈو کے منہ سے نکلی اور وہ دھم سے نیچے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی صالحہ نے یکلخت اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر اس کی دائیں ران پر جمپ لگا دیا اور کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی کیساڈو کا جسم پارے کی طرح تڑپا لیکن صالحہ میں تو جیسے بجلی بھر گئی تھی۔ وہ پلک جھپکنے میں اس کی بائیں ران پر دونوں پیر جوڑ کر کود گئی اور ایک بار پھر کڑاک کی آواز سنائی دی۔

''آؤ سینڈرا۔ اب چلیں''...... صالحہ نے اچھل کر جولیا کے قریب آتے ہوئے بڑے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ آؤ''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہااور پھر وہ دونوں اس طرح چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگیں جیسے ان کے ساتھ کوئی واقعہ ہی نہ ہوا ہو اور وہ مین گیٹ سے ویسے ہی سیدھی چلی آ رہی ہوں۔ کاؤنٹر پر تین لڑکیاں اور دو مرد موجود تھے۔ ان سب کے چہروں پر ایسی حیرت تھی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد یکلخت جیسے بم سا پھٹ پڑتا ہے

اس طرح ہال میں شور سا اٹھا جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں کاؤنٹر پر پہنچ چکی تھیں۔

''ہم ولنگٹن سے آئی ہیں اور ہم نے ہیری سے ملنا ہے''۔ جولیا نے کاؤنٹر پر موجود ایک مرد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ۔ آپ کون ہیں۔ آپ نے جس طرح کیساڈو کو بے کار کیا ہے اس پر تو ہمیں ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ ورنہ وہ ساؤپو کا سب سے بڑا لڑاکا تھا''...... اس مرد نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ سامنے کھڑی نرم و نازک دو لڑکیوں نے کیا ہے۔

''جو میں نے کہا ہے اس کا جواب دو مسٹر۔ فضول باتیں مت کرو''...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چیف باس کسی سے نہیں ملتے۔ آپ نارمن سے مل لیں۔ وہ اسسٹنٹ باس ہے''...... اس آدمی نے کہا لیکن اسی لمحے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سائیڈ راہداری سے سنائی دی۔

''یہ کس نے کیا ہے''...... کوئی دھاڑتے ہوئے انداز میں کہہ رہا تھا۔

''ان دونوں لڑکیوں نے''...... ایک اور آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ کراس آ گیا ہے۔ وری بیڈ۔ کیساڈو تو اس کا خاص آدمی تھا''...... کاؤنٹر پر کھڑے مرد نے قدرے خوفزدہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کی بڑبڑاہٹ سن کر جولیا اور صالحہ دونوں

بے اختیار مڑ گئیں تو ایک دیو نما آدمی جس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی کسی مرکھنے بیل کی طرح جھولتا ہوا کاؤنٹر کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا سرخ چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے جیسے شعلے نکل رہے تھے۔

''ان چھپکلیوں نے کیساڈو کو بے کار کیا ہے۔ ان دو چھپکلیوں نے۔ میں نہیں مانتا''...... اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کے سامنے رک کر دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں پر رکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''اس کیساڈو نے خواہ مخواہ مداخلت کی ہے۔ ہم تو یہاں ہیری سے ملنے آئی ہیں لیکن اس کو بھی تمہاری طرح اپنے آپ پر بڑا گھمنڈ تھا جس کے نتیجے میں وہ اب دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں تڑوائے حقیر کینچوے کی طرح پڑا ہوا ہے اور تم بولو۔ کیا چاہتے ہو تم''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیساڈو میرا آدمی ہے اور تم نے میرے آدمی پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ اب اس کی سزا تمہیں بھگتنا ہو گی اور وہ سزا ہے موت''۔ کراس نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے نکلا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

''اب تمہیں معلوم ہو گا کہ تم نے کراس کے آدمی پر ہاتھ اٹھا کر کیا غلطی کی ہے''...... کراس نے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے کی کیفیت تبدیل ہوتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر موجود وحشت اب پتھریلے پن میں تبدیل ہو رہی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم یہی چاہتے ہو تو یہی سہی''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور کراس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اڑتا ہوا دور فرش پر جا گرا جبکہ کراس بے اختیار اپنے ہاتھ کو جھٹکنے لگ گیا۔

''اب بولو۔ مار دوں گولی''...... جولیا نے ہاتھ جیب سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ پہلی گولی اس نے جیب کے اندر سے ہی چلائی تھی۔

''یہ۔ یہ تم نے جیب کے اندر سے اتنا سچا نشانہ لگایا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے''...... کراس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو تجربہ کر لیتے ہیں''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں سے ہال گونج اٹھا۔ پلک جھپکنے میں کراس کے سر پر موجود فیلٹ پہلی گولی سے ہوا میں اٹھی اور پھر باقی گولیاں اسے ہوا میں نچاتی رہیں۔ جب جولیا نے فائرنگ بند کی تو فیلٹ نیچے گرنے لگی تو کراس نے یکلخت اسے فضا میں ہی جھپٹ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ فیلٹ میں گولیوں کے سوراخ ایک قطار میں موجود تھے۔

''ویل ڈن۔ واقعی یہ نشانہ بازی کی انتہاء ہے۔ ویری گڈ''۔ اچانک ایک کونے سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو سب کے چہرے تیزی سے اس طرف کو مڑ گئے۔

"باس نارمن آپ"...... ہال میں سے آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"کراس اپنے آدمی کو اٹھاؤ اور کلب سے باہر چلے جاؤ اور شکر کرو کہ انہوں نے تمہیں گولی نہیں مار دی۔ جاؤ۔ اور تم دونوں میرے ساتھ آؤ"...... نارمن نے پہلے کراس سے اور پھر جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور کونے میں موجود ایک لفٹ کے کھلے دروازے میں داخل ہو گیا۔

"آؤ مارگریٹ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں لفٹ کے کھلے دروازے میں داخل ہو گئیں۔ وہاں نارمن پہلے سے موجود تھا۔ دروازے کے پاس ہی ایک لفٹ بوائے بھی کھڑا تھا جس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ جولیا اور صالحہ کے اندر داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"میرا نام نارمن ہے اور میں کلب کا جنرل مینجر ہوں۔ مجھے باس نارمن کہا جاتا ہے۔ تم کون ہو"...... نارمن نے اپنے آفس میں آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سینڈرا ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ۔ ہم ونگٹن سے آئی ہیں اور ہم نے ہیری سے ملنا ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف باس ہیری تو کسی سے نہیں ملتے۔ تم مجھے بتاؤ۔ میں

سب کچھ کر سکتا ہوں"...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا چیف ہیری تم سے بھی نہیں ملتا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے تو وہ ملتا ہے۔ میں تو باس ہوں۔ مجھے اس کے احکامات کی تعمیل کی رپورٹ اسے دینی ہوتی ہے"...... نارمن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے آفس سے ہیری کے آفس تک راستہ ہے یا تمہیں عام آدمی کی طرح چکر کاٹ کر جانا پڑتا ہے"...... جولیا نے کہا۔ وہ تینوں اس دوران نارمن کے آفس پہنچ گئے تھے۔

"بہت ہو گئی۔ اب مزید میرے اندر برداشت نہیں ہے اس لئے سیدھی طرح بتا دو کہ تم کون ہو اور یہاں کیوں آئی ہو اور جو کچھ تم بتاؤ اسے کنفرم بھی کرانا ورنہ"...... نارمن نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ورنہ کیا مسٹر نارمن"...... جولیا نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ورنہ تم دونوں زندہ بچ کر یہاں سے نہیں جاؤ گی اور یہ نہ سمجھ لینا کہ تم نے کیساڈو اور کراس پر غلبہ پا لیا ہے تو تم نارمن پر بھی حاوی ہو جاؤ گی۔ نارمن باس ہے باس۔ اور باس وہی بن سکتا ہے جو واقعی باس ہو"...... نارمن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس آفس کے عقب میں اور کوئی دوسرا کمرہ ہے"۔

اچانک جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہے۔ مگر کیا مطلب۔ یہ تم کیوں پوچھ رہی ہو''۔ نارمن، جولیا کے اس اچانک سوال پر گڑبڑا گیا تھا۔

''کیا وہ ساؤنڈ پروف ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ تم تو یہاں پہلی بار آئی ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم سب کیا کہہ رہی ہو''...... نارمن نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''عام طور پر ایسا ہوتا ہے اس لئے پوچھ رہی ہوں اور سنو۔ جو کچھ میں ہیری کو بتانا چاہتی تھی وہ تمہیں بتا دیتی ہوں۔ چیف باس نہ سہی۔ بہرحال باس تو ہو۔ لیکن یہاں نہیں۔ اس ساؤنڈ پروف کمرے میں''...... جولیا نے کہا تو نارمن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ آؤ ادھر''...... نارمن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک دوسرے کمرے میں موجود تھے۔ یہاں دیواروں پر لگی ہوئی دو الماریاں تھیں۔ کمرے کے درمیان ایک مستطیل شکل کی میز اور اس کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں جبکہ دوسری سائیڈ پر ایک بند دروازہ بھی نظر آ رہا تھا۔

''دروازہ بند کر دو مارگریٹ''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے مڑ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

''بیٹھو۔ بیٹھو۔ اور بتاؤ کہ کیا کہنا ہے۔ بیٹھو''...... نارمن نے میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ دوسری سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اس دروازے سے جو راستہ جاتا ہے وہ ہیری کے آفس میں جاتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ مگر نہیں۔ تم اپنی بات کرو اور سنو۔ اب تم یہ فضول باتیں بند کرو اور جو کہنا ہے وہ کہو''...... نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تو پھر سنو''...... جولیا نے بیٹھنے کی بجائے میز کی دوسری طرف بڑھتے ہوئے کہا جبکہ صالحہ گھوم کر مخالف سمت سے نارمن کی طرف بڑھنے لگی اور نارمن کو کسی گڑبڑ کا احساس اس وقت ہوا جب وہ دونوں اس کی کرسی کے قریب پہنچ چکی تھیں جس پر نارمن بیٹھا ہوا تھا۔

''یہ کیا مطلب''...... نارمن نے یکلخت جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن عین اسی لمحے جولیا کا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے اٹھتے ہوئے نارمن کی کنپٹی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا پہلو کے بل کرسی سے نیچے جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس طرف موجود صالحہ کی لات تیزی سے گھومی اور کمرہ نارمن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ صالحہ کے پیروں میں موجود بوٹ کی ٹو پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر عین اس جگہ پڑی تھی جہاں پہلے جولیا کی مڑی ہوئی انگلی کا

ٹک پڑا تھا اور اس دوسری زور دار ضرب نے نارمن جیسے گینڈے نما آدمی کی ساری طاقت جیسے سلب کر دی تھی۔ وہ پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح وہیں فرش پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگ گیا۔ اسی لمحے جولیا کی لات حرکت میں آئی اور پھر تیسری ضرب بھی عین اس جگہ پڑی جہاں پہلے دو ضربیں پڑ چکی تھیں اور اب تیسری ضرب کے بعد نارمن ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"آؤ۔ اب ہیری سے بھی دو باتیں ہو جائیں"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئی جس کے بارے میں وہ پہلے ہی نارمن سے معلوم کر چکی تھی کہ اس دروازے سے ہیری تک پہنچا جا سکتا تھا۔ دروازہ کھول کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ جولیا باہر آ گئی۔ اس کے پیچھے صالحہ تھی۔

"دروازہ ادھر سے لاک کر دو"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے لیکن محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگیں۔ راہداری کے مڑتے ہی وہ ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئیں۔ جولیا نے دروازے پر دباؤ ڈالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ خودبخود کھلا اور ایک ورزشی جسم کا مالک نوجوان جس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی تیزی سے باہر آیا لیکن سامنے جولیا اور صالحہ کو دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہیری اندر ہے"...... جولیا نے فوراً ہی پوچھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مم۔ مگر"...... اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن جولیا نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ اس نے دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا کر رہی ہو"...... اس آدمی نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے صالحہ کا بازو گھوما اور اس آدمی کی گردن پر کھڑی ہتھیلی کا وار اس بھرپور انداز میں پڑا کہ اس آدمی کے منہ سے چیخ بھی نہ نکل سکی اور وہ اچھل کر پہلے سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور پھر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی مانند نیچے فرش پر گرا جبکہ صالحہ تیزی سے آگے بڑھی اور پھر دروازہ کھول کر وہ اچھل کر اندر داخل ہوئی تو اس نے میز کے پیچھے ایک اونچے قد اور بھاری جسم کے آدمی کو حیرت زدہ انداز میں بیٹھے دیکھا جبکہ جولیا اس کے سامنے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھ رہی تھی۔

"دروازہ اندر سے لاک کر دو مارگریٹ"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مڑ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

"تم دونوں وہی ہو جنہوں نے ہال میں کیساڈو اور کراس کو بے

کار کر دیا تھا اور نارمن تمہیں اپنے آفس میں لے گیا تھا“ ...... اس آدمی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میرا نام سینڈرا ہے اور یہ میری ساتھی ہے۔ اس کا نام مارگریٹ ہے۔ تم ہیری ہو یا“ ...... جولیا نے ادھوری بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں ہیری ہوں۔ چیف ہیری“ ...... ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسے شاید اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی تھی۔

”ہم تو تم سے ملنے ولنگٹن سے آئی تھیں۔ ہال میں داخل ہوتے ہی کیساڈو آڑے آ گیا اور پھر کیساڈو کو بے کار کیا تو اس کا باس کراس آگے آ گیا۔ دونوں کی جانیں ہم نے اس لئے بخش دیں کہ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہ تھا لیکن پھر نارمن ہمیں اپنے آفس لے آیا۔ ہم نے اس سے بھی کہا کہ وہ ہمیں تم سے ملا دے لیکن جب اس نے انکار کیا تو ہم نے اسے بھی بے کار کر دیا اور پھر ہم یہاں آ رہی تھیں کہ تمہارا ایک اور آدمی سامنے آ گیا۔ اسے بھی ہم نے صرف بے کار کیا ہے اور نتیجہ یہ کہ ہم اب یہاں موجود ہیں۔ ہم اس سے بھی زیادہ آسانی سے یہاں پہنچ سکتی تھیں لیکن ہم نہیں چاہتی تھیں کہ تم سے ملنے سے پہلے تمہارے کسی آدمی کو ہلاک کیا جائے“۔ جولیا نے مسلسل اور تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

”مجھ سے ملنے سے پہلے۔ کیا مطلب ہوا اس کا“ ...... ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو پھر تمہارے آدمیوں کا تم سمیت قتل عام بھی ہو سکتا ہے“ ...... جولیا نے جواب دیا۔

”قتل عام اور وہ بھی ہیری کے آدمیوں کا۔ اور تم دھمکی بھی مجھے دے رہی ہو۔ تم حقیر عورتیں۔ تمہاری یہ جرأت“ ...... ہیری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”چیخنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چیختے وہ ہیں جو اندر سے کمزور ہوتے ہیں۔ تم سے جو ہو سکے تم کر لینا ہماری بات تمہیں سننا ہی پڑے گی“ ...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”بولو۔ کیا بات ہے“ ...... اس بار ہیری نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

”ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم نے مورگو کی سپیشل ایجنٹ جینٹ سے ملاقات کی ہے اور پھر تم نے چیک پوسٹوں پر خصوصی کیمرے لگوائے ہیں اور یہاں ساؤپو میں بھی تمہارے آدمی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرتے پھر رہے ہیں“ ...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ تو کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو“۔ ہیری نے ایک بار پھر اچھلتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ہمارا تعلق ایکریمیائی سپرز گروپ سے ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارا گروپ ساؤپو کے ذریعے اشیاء کی اسمگلنگ کے لئے کام کرتا ہے لیکن تمہارے آدمیوں نے مشکوک سمجھتے ہوئے ہمارے دس افراد کو ہلاک کر دیا ہے اور خصوصی کیمروں سے ہمارے

آدمی چیک کئے جا سکتے ہیں کیونکہ ہمارے آدمیوں کا زیادہ تر تعلق جاپان، کاریا اور ایسے ہی ملکوں سے ہے اور ہم ان کے چہروں پر یورپی میک اپ کر کے اور یورپی کاغذات کے ذریعے انہیں یہاں سے یورپ اسمگل کرتے رہتے ہیں اس لئے ہمیں تم سے ملنے بھیجا گیا ہے کہ تم فوری طور پر خصوصی کیمرے بھی اتار لو اور اپنے آدمیوں کو بھی ٹریننگ سے ہٹا لو تو ہم تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں ورنہ دوسری صورت میں تم اپنے اس کلب سمیت فنش کر دیئے جاؤ گے اور تمہارے آدمیوں کا قتل عام بھی ہو سکتا ہے۔ بولو۔ کیا کہتے ہو“...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”کیا میں تمہیں شکل سے احمق نظر آتا ہوں جو تم یہ احمقانہ باتیں کر رہی ہو۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے تم دونوں کی موت تو ضروری ہو گئی ہے۔ باقیوں سے پھر نمٹ لیں گے“...... ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی کھلی دراز میں رکھا ہوا ہاتھ اوپر اٹھایا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا میز کی سائیڈ پر بیٹھی ہوئی جولیا کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جو اس نے میز پر رکھے ہوئے پیپر کٹر پر رکھا ہوا تھا اور پلک جھپکنے میں پیپر کٹر ہوا میں تیرتا ہوا ہیری کے اس ہاتھ پر جا لگا جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑ رکھا تھا اور ہیری کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر نیچے میز پر گرا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی میز پر گرنے والا

مشین پسٹل گولیاں کھا کر اڑتا ہوا کمرے کے کونے میں جا گرا۔

”تم۔تم۔تم نے یہ کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے“...... ہیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اسے سمجھ ہی نہ آئی تھی کہ پلک جھپکنے میں یہ کیا ہو گیا ہے۔

”آخری بار پوچھ رہی ہوں۔ تعاون کرتے ہو یا نہیں“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ میں تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں کر سکتا کیونکہ میں خود یہودی ہوں“...... ہیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت جولیا اور صالحہ دونوں کی چیخیں سنائی دیں کیونکہ ہیری جس کے دونوں ہاتھ میز کے کنارے پر رکھے ہوئے تھے، نے پوری قوت سے میز کو ان کی طرف دھکیل دیا تھا اور اچانک اور بھرپور ٹکر لگنے سے جولیا اور صالحہ دونوں کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گری تھیں۔ اسی لمحے ہیری نے اٹھتے ہوئے میز کو ایک جھٹکے سے ان دونوں پر الٹ دیا اور اٹھتی ہوئی جولیا اور صالحہ اچانک سروں پر میز لگنے سے اس کے نیچے دب گئیں۔ ان دونوں نے میز کو واپس اٹھانے کی کوشش کی لیکن میز خاصی بڑی اور چوڑی تھی اس لئے وہ صرف آدھے تک ہی اسے اونچا اٹھا سکیں۔

”اسے یہیں سنبھالے رکھو“...... جولیا نے آہستہ سے کہا اور پھر اٹھی ہوئی میز کے نیچے سے کسی خرگوش جیسی تیزی سے کرالنگ کرتی ہوئی اس طرف کو بڑھتی چلی گئی جس طرف ہیری بیٹھا رہا تھا جبکہ

ہیری تیزی سے گھومتا ہوا اس طرف کو آ گیا جہاں اس کے خیال کے مطابق جولیا اور صالحہ میز کے نیچے دب کر پڑی ہوئی تھیں۔ جولیا تیزی سے سائیڈ سے باہر نکلی تو اس نے ہیری کو اس طرف جاتے دیکھ لیا جس طرف صالحہ موجود تھی۔ جولیا کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا لیکن وہ ہیری کو ہلاک نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ہیری کی ہلاکت کی صورت میں انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا تھا جبکہ اس کی خواہش تھی کہ ہیری کو اس ڈھب پر لے آیا جائے کہ ہیری خود ہی اپنے آدمیوں کو احکامات دے کر اس ٹریننگ اور چیکنگ سے روک دے۔

''مسٹر ہیری''...... جولیا نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو ہیری اپنے عقب میں جولیا کی آواز سن کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ جولیا کسی بھاری پرندے کی طرح جو اڑنے سے پہلے اڑان بھرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے آگے بڑھی اور پھر اس سے پہلے کہ ہیری سنبھلتا جولیا نے مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس کی پیشانی پر مار دیا اور ہیری چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے بوٹ اس کی گردن پر رکھ کر اسے تیزی سے گھما دیا اور ہیری کے جسم نے یکے بعد دیگرے دو جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے گلے سے خرخراہٹ کی ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے مرنے والے کے منہ سے آخری آوازیں نکلتی ہیں۔ جولیا نے ایک جھٹکے سے پیر

ہٹا لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور اس نے جھک کر میز کا کنارہ جہاں سے وہ تھوڑا سا فرش سے اٹھا ہوا تھا پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے اونچا کر دیا۔

''باہر آ جاؤ''...... جولیا نے کہا تو صالحہ تیزی سے گھسٹتی ہوئی وہیں سے باہر آ گئی۔

''اگر تم چند منٹ اور میز نہ اٹھاتی تو میرے جسم کی آدھی سے زیادہ ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں''...... صالحہ نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جلدی کرو۔ اٹھو۔ اسے میرے ساتھ مل کر اٹھاؤ اور کرسی پر ڈال دیں اور پھر باہر جا کر جو آدمی پڑا ہے اسے بھی اٹھا لائیں''۔ جولیا نے کہا۔

''اُسے تو گولی مار دو تو بہتر رہے گا''...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ اسے تو اٹھاؤ''...... جولیا نے کہا اور پھر ان دونوں نے مل کر بے ہوش پڑے ہیری کو گھسیٹ کر ایک جھٹکے سے کرسی پر ڈالا اور وہ دونوں ہی ہانپنے لگیں کیونکہ ہیری خاصا بھاری بھرکم آدمی تھا اور پھر بے ہوش ہو جانے کی وجہ سے اس کا وزن مزید بڑھ گیا تھا۔

''آؤ۔ اس باہر پڑے ہوئے گارڈ کو اندر لے آئیں اور پھر اس کا خاتمہ کر دیں''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کو گھسیٹ کر اندر لے آئیں۔

"تم کرنا کیا چاہتی ہو جولیا۔ یہ ہیری آسانی سے تمہاری کوئی بات نہیں مانے گا۔ میرا تو خیال ہے کہ اسے ہلاک کر دو۔ اس کی ہلاکت سے اس کا پورا گروپ تتر بتر ہو جائے گا اور ان کی توجہ ہم سے ہٹ جائے گی"...... صالحہ نے کہا۔

"مجھے بھی لگتا ہے کہ ایسا ہی کرنا پڑے گا لیکن میں پہلے اس سے چند مفید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے ہیری کی بیلٹ کھول کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے انہیں اس بیلٹ سے اس طرح باندھ دیا کہ وہ آسانی سے ہاتھ نہ کھول سکے۔ اس کے بعد اس نے اس کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر ہیری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے دونوں ہاتھ کرسی کی پشت کے گرد اس طرح بندھے ہوئے تھے کہ وہ اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔

"تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا ہیری کہ تمہاری کوئی خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو سامنے تمہارا آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اب دیکھو یہ کس طرح مرتا ہے۔ اچھی طرح غور سے دیکھو"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتی ہو۔ تم آخر یہ سب کچھ کس طرح کر لیتی ہو"۔

ہیری نے بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارگریٹ۔ اس کے آدمی کی کھوپڑی اڑا دو"...... جولیا نے ہیری کی بات کا جواب دینے کی بجائے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور جھک کر اس نے مشین پسٹل کی نال اس آدمی کی کنپٹی پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ پلک جھپکنے میں اس آدمی کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر فرش پر بکھر گئی اور اس کا جسم زور دار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"دیکھا تم نے کہ انسان کیسے مرتا ہے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم دونوں عورتیں ہو کر اس قدر بے رحم اور سفاک ہو سکتی ہو۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ بہرحال تم جو کچھ چاہتی ہو اس پر تم کیسے عمل چاہتی ہو"...... ہیری نے کہا۔

"اس معاملے میں تمہارا نمبر ٹو کون ہے"...... جولیا نے کہا۔

"فریڈ۔ فریڈ میرا نمبر ٹو ہے"...... ہیری نے کہا۔

"کہاں ہوتا ہے وہ۔ کیا یہاں کلب میں یا کہیں اور"...... جولیا نے پوچھا۔

"ساؤپو بندرگاہ کے مغربی کونے میں ایک چھوٹا سا کلب ہے۔ فریڈ کلب۔ وہ وہاں ہوتا ہے"...... ہیری نے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری اس سے بات کرا دیتی ہوں۔ تم اسے ساری کارروائیاں کرنے سے روک دو اور اسے حکم دو

کہ جہاں جہاں بھی کیمرے نصب ہیں وہ اتار دے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گی''...... ہیری نے کہا۔

''مجھے تمہیں مار کر کیا ملے گا۔ تم چھوٹی مچھلی ہو اور ہماری اسمگلنگ کے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہو اس لئے ہمیں بھیجا گیا ہے کہ یہ رکاوٹ دور کی جائے چاہے جو بھی کرنا پڑے ورنہ پہلے ہمارا کام بغیر کسی رکاوٹ کے چل رہا تھا۔ اب بھی چلنا چاہئے اور بس''...... جولیا نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے''...... ہیری کے انداز میں حیرت کی جھلک نمایاں تھی۔

''میں سوئس نژاد ہوں اور اپنے اصل چہرے میں ہوں۔ یہ مارگریٹ یورپی ہے اور یہ بھی اصل چہرے میں ہے۔ کیا تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو احمقوں کی ٹولہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ غیر ملکیوں کو اپنی سیکرٹ سروس میں شامل کریں گے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر میں ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہوں''۔ ہیری کے لہجے میں اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

''ملاؤ نمبر۔ میں بات کرتا ہوں۔ تمہارا کام فوری ہو جائے گا''...... ہیری نے کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا تو جولیا نے نیچے

گرے ہوئے فون سیٹ کو اٹھا کر ساتھ والی کرسی پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی۔ میز کے الٹنے کی وجہ سے فون سیٹ بھی فرش پر اس طرح گرا تھا کہ رسیور علیحدہ جا پڑا تھا اس لئے شاید فون کال آ ہی نہ سکی تھی ورنہ اتنی دیر میں لازماً کوئی نہ کوئی کال آ جاتی اور وہی ہوا۔ جیسے ہی جولیا نے چیک کرنے کے لئے کریڈل کو کچھ دیر کے لئے دبایا تو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے رسیور ہیری کے کان سے لگا کر کریڈل سے ہاتھ ہٹایا اور لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... ہیری نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''راجر بول رہا ہوں چیف۔ آپ کی کال نہیں مل رہی تھی۔ باس نارمن اپنے آفس کے عقبی کمرے کے فرش پر مردہ پڑے پائے گئے ہیں اور وہ دو لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے آفس میں گئے تھے۔ اب وہ دونوں لڑکیاں بھی غائب ہیں اور باس نارمن کی لاش ملی ہے۔ ان کی کنپٹی پر ضربیں لگا کر انہیں ہلاک کیا گیا ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے معلوم ہے۔ نارمن نے حماقت کی تھی جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑا۔ دونوں لڑکیاں میرے آفس میں ہیں اور ان سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کرنا اور نارمن کی لاش غائب کر دو اور اس کی جگہ تم لے لو''...... ہیری نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایسا اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو کہ کال آف

کر دو اور جولیا نے کریڈل دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا تو ٹون موجود تھی۔ اس نے ہیری کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا اور پھر آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

”یس۔ فریڈ بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہیری بول رہا ہوں“...... ہیری نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس چیف باس۔ حکم چیف باس“...... فریڈ نے یکلخت بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

”کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں“...... ہیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”چیف باس۔ انہوں نے ابھی تک ساؤپو بندرگاہ کا رخ نہیں کیا کیونکہ یہاں کوئی بھی مرد یا عورت میک اپ میں سامنے نہیں آئے۔ ہم نے ہر چوک پر اور ہر راستے پر ایسے کیمرے خفیہ طور پر نصب کر دیئے ہیں جو فوراً میک اپ کے بارے میں کاشن دے دیتے ہیں اس لئے جیسے ہی کاشن ملے گا انہیں فوراً گولیوں سے چھلنی کر دیں گے“...... دوسری طرف سے فریڈ نے کہا تو ہیری کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ دونوں عورتیں میک اپ میں نہیں ہیں ورنہ یہاں آنے تک وہ لازماً چیک ہو چکی ہوتیں کیونکہ ریڈ واٹر کلب

کے مین گیٹ کے اوپر بھی میک اپ چیک کرنے کا خفیہ کیمرہ موجود تھا جس کو باقاعدہ تہہ خانے میں موجود عملہ مسلسل مانیٹر کرتا رہتا تھا۔ اگر یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بھی میک اپ میں ہوتی تو اس بارے میں اطلاع ان کے کاؤنٹر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس تک پہنچ چکی ہوتی اور پھر میک اپ میں موجود فرد کو بلاکسی جھجک کے ہلاک کر دیا جاتا۔

”سنو فریڈ۔ اب یہ چیکنگ بند کرا دو۔ اب مورگو خود کام کرے گی۔ ہم نہیں کریں گے اور ٹرانڈا جاتے ہوئے سپیشل چیک پوسٹ پر جو میک اپ چیک کرنے والا کیمرہ خفیہ طور پر نصب کیا گیا ہے اسے بھی ہٹا دو۔ اب ہم اس معاملے سے ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔ سب کو میرے احکامات دے دو اور آپریشن کو فوری طور پر ختم کرا دو“...... ہیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس چیف باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہیری نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس نے بات ختم کر دی ہو تو جولیا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

”اب مجھے چھوڑ دو۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہارا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اور یہ بھی یقین آ گیا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ اب تم بے فکر ہو کر اپنا کام جاری رکھو۔ اب ہمارا کوئی آدمی تمہارے کاروبار کے آڑے نہیں آئے گا“...... ہیری نے کہا۔

"ویری سوری مسٹر ہیری۔ ہم دونوں کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ہمیں تم نے خود ہی بتا دیا ہے کہ تم یہودی ہو اس لئے لازمی بات ہے کہ تم ہمارے جاتے ہی نہ صرف فریڈ کو دوبارہ فون کر دو گے بلکہ تم مورگو کو بھی ہمارے بارے میں اطلاع دے دو گے اس لئے تمہاری موت ہمارے مفاد میں جائے گی"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہیری اس کی بات کا کوئی جواب دیتا جولیا نے مشین پسٹل اس کے سینے پر عین دل کے اوپر رکھ کر ٹریگر دبا دیا اور ہیری کے جسم نے مسلسل جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور پھر وہ الٹ کر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ جولیا نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا، رسیور اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مڑ کر بند دروازہ کھول کر واپس اس راہداری میں آ گئیں جہاں سے وہ ہیری کے آفس تک پہنچی تھیں۔ راہداری کے اختتام پر نارمن کے آفس کے عقبی کمرے کا دروازہ چونکہ انہوں نے ادھر سے بند کر دیا تھا اس لئے انہیں ویسے ہی بند ملا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر لاک ہٹایا اور پھر دروازہ کھول کر وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو وہاں سے نارمن کی لاش ہٹا لی گئی تھی۔

"جلدی نکل چلو جولیا۔ ہمیں ہیری کی لاش دریافت ہونے سے پہلے یہاں سے نکلنا ہے اور میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ میرا میک اپ کیوں چیک نہیں ہو سکا"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ عمران کا کام ہے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں مورگو

جدید ترین کیمرے استعمال کر رہی ہے اس لئے اس نے میک اپ میں ایسے خصوصی کیمیکلز شامل کر دیئے تھے جس کی وجہ سے کیمرے اسے چیک نہ کر سکیں اور وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے اور تمہاری بات درست ہے کہ ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر آفس میں پہنچ گئیں۔ آفس کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ باہر آئیں تو وہاں کوئی پہریدار بھی موجود نہ تھا۔

"لفٹ کا کیا کریں گی۔ ہم اکیلی کیسے لفٹ میں نیچے جائیں گی"۔ صالحہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ایک منزل سیڑھیاں اتر کر نچلی منزل سے لفٹ میں داخل ہوں گی تو کسی کو ہم پر توجہ دینے کی کوئی ضرورت نہ پڑے گی"...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو صالحہ کے چہرے پر جولیا کے لئے بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

سپیشل سیکشن کا انچارج ماسٹر آندرے ٹرانڈا میں اپنے سیکشن آفس میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور لاسی اندر داخل ہوئی۔

"تمہیں تو آفس کی کرسی نے جکڑ لیا ہے۔ کیا اس طرح تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مات دے دو گے"...... لاسی نے اندر داخل ہوتے ہی طنزیہ لہجے میں کہا تو آندرے بے اختیار ہنس پڑا۔

"جتنا بڑا شکار ہوتا ہے لاسی۔ اتنا ہی شکاری کو انتظار اور صبر کرنا پڑتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کا سب سے بڑا شکار ہے اس لئے اس کے لئے انتظار کیا جا سکتا ہے"...... آندرے نے مسکراتے ہوئے کہا تو لاسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے تو زیادہ ہمت جینٹ دکھا رہی ہے۔ اس نے نہ صرف سپیشل چیک پوسٹ پر خفیہ کیمرہ نصب کرا دیا ہے بلکہ اس نے ہیری کو بھی ایسا شیشے میں اتارا ہے کہ ساؤپو بندرگاہ پر ہیری کے آدمی

پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرتے پھر رہے ہیں اور تم دیکھنا کہ ان کو جینٹ ہی ساؤپو میں ہلاک کر دے گی جبکہ تم یہاں بیٹھے انتظار کرتے رہ جاؤ گے"...... لاسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جینٹ نے واقعی کام کیا ہے۔ مجھے اس کی کارکردگی پر فخر ہے لیکن جینٹ نے صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن رکھا ہے۔ ان سے ٹکراؤ پہلی بار ہو رہا ہے۔ اسے جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کس کا نام ہے"...... اندرے نے کہا۔

"تم تو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی مرعوب نظر آ رہے ہو آندرے"۔ لاسی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ آندرے کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے رسیور اٹھا لیا۔

"لیس"...... آندرے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جینٹ کا فون ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... آندرے نے کہا۔

"باس۔ میں جینٹ بول رہی ہوں۔ ساؤپو سے"...... جینٹ کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ اس قدر متوحش تھا کہ آندرے کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اس نے بے اختیار لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"کیا بات ہے۔ تم اس قدر متوحش کیوں ہو"...... آندرے نے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی لاسی بھی چونک اٹھی۔

"باس۔ یہاں ساؤپو میں خوفناک وارداتیں ہوئی ہیں۔ ہیری کو

اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے منیجر نارمن کی
لاش اس کے آفس کے عقبی کمرے میں پڑی ملی ہے اور ہیری کے
سیکنڈ فرینڈ نے اپنے تمام آدمیوں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس
کرنے سے روک دیا ہے اور سپیشل چیک پوسٹ سے ہمارا وہ کیمرہ
بھی ہٹا دیا گیا ہے جو میک اپ چیک کرنے کے لئے نصب کیا گیا
تھا''...... جینٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''یہ سب کیسے ہو گیا۔ کس نے کیا ہے''...... آندرے نے حقیقی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بتایا جاتا ہے کہ دو لڑکیاں جن میں ایک یورپی نژاد تھی جبکہ
دوسری سوئس نژاد، کلب میں داخل ہوئیں۔ وہاں ایک لڑاکے نے
انہیں چھیڑا تو سوئس نژاد لڑکی نے اس لڑاکے کے دونوں بازوؤں کی
ہڈیاں توڑ دیں اور یورپی نژاد لڑکی نے اس کی دونوں ٹانگوں کی
ہڈیاں توڑ کر اسے لنج منج کر کے زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا۔ پھر
اچانک اس گروپ کا لیڈر کراس آ گیا۔ اس نے جب اپنے آدمی
کا یہ حشر دیکھا تو وہ ان لڑکیوں سے الجھ پڑا لیکن ان دونوں لڑکیوں
نے اس کا بھی حشر کر دیا اور ایسی نشانہ بازی کا مظاہرہ کیا کہ لوگوں
کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ اس دوران کلب کا باس اور
منیجر نارمن وہاں آ گیا اور ان دونوں لڑکیوں کو اپنے ساتھ اپنے
آفس لے گیا۔ اس کے کافی دیر بعد جب نارمن سے رابطہ کیا گیا
تو نارمن کی طرف سے جواب نہ ملنے پر چیکنگ کی گئی تو نارمن کی

لاش اس کے آفس کے عقبی کمرے سے ملی جبکہ دونوں لڑکیاں
غائب تھیں جس پر ہیری سے رابطہ کیا گیا تو ہیری نے انہیں تسلی دی
کہ نارمن اپنی حماقت سے ہلاک ہوا ہے۔ دونوں لڑکیاں اس کے
آفس میں ہیں جس پر سب کی تسلی ہو گئی۔ نارمن کی لاش اٹھا لی
گئی۔ پھر وہ دونوں لڑکیاں واپس جاتی بھی دکھائی دیں لیکن اس بار
کسی نے ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کی۔ پھر ان کے جانے کے
کچھ دیر بعد جب دوبارہ ہیری سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی تو
رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر اسسٹنٹ منیجر ان کے آفس میں آ گیا تو وہاں
میز الٹی پڑی تھی۔ البتہ ہیری ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بیلٹ
سے ہی اس کے دونوں ہاتھ کرسی کی پشت کے عقب میں کر کے
باندھ دیئے گئے تھے۔ سائیڈ کرسی پر فون سیٹ موجود تھا جس کا
رسیور علیحدہ رکھا گیا تھا اور ہیری کے سینے میں مشین پسٹل سے
درجنوں گولیاں اتار دی گئی تھیں''...... جینٹ نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔ آندرے اور لاسی حیرت سے بت بنے بیٹھے اس طرح
یہ سب کچھ سن رہے تھے جیسے بچے الف لیلیٰ کی کوئی دلچسپ کہانی
حیرت بھرے انداز میں سنتے ہیں۔

''یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ ہیری کے آفس تک تو کوئی پہنچ ہی
نہیں سکتا۔ پھر''...... آندرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا
کیونکہ وہ ہیری کا خاصا گہرا دوست تھا اور اسے ہیری کے بارے
میں کافی تفصیل سے علم تھا اور ہیری نے بھی اس کی دوستی کی وجہ

سے نہ صرف جینٹ کو ملاقات کا وقت دیا تھا بلکہ اپنے آدمی بھی ساؤپو بندرگاہ پر تعینات کر دیئے تھے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کیا جا سکے۔

"باس۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اور بھی خبریں ہیں"...... جینٹ نے کہا۔

"وہ کیا"...... آندرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے ہیری کے نائب فریڈ سے بات کی تو فریڈ نے انتہائی حیرت انگیز بات بتائی کہ اسے چیف باس ہیری نے فون کر کے خود حکم دیا تھا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ٹریننگ کی کارروائیاں مکمل طور پر بند کر دوں اور سپیشل چیک پوسٹ سے میک اپ چیک کرنے والا کیمرہ بھی ہٹا دوں اور آئندہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کروں۔ چنانچہ اس کا حکم ملتے ہی اس نے اس کی تعمیل کر دی اور اب ساؤپو میں کوئی ٹریننگ یا چیکنگ نہیں ہو رہی اور نہ ہی سپیشل چیک پوسٹ پر کوئی کیمرہ موجود ہے"...... جینٹ نے جواب دیا۔

"فریڈ کو ہیری کی ہلاکت کی خبر تو مل چکی ہو گی۔ کیا وہ پھر بھی نہیں سمجھا کہ یہ بات ہیری سے جبراً کہلوائی گئی ہو گی"۔ آندرے نے کہا۔

"اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہیری اور نارمن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کہا بھی کہ چیف باس ہیری سے یہ احکامات

اسے جبراً دلوائے گئے ہوں گے لیکن وہ اسے تسلیم نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ چیف باس ہیری اگر ان کے احکامات جبراً بھی تسلیم کر لیتا تو پھر وہ ہلاک نہ کیا جاتا۔ ویسے بھی وہ سب اس وقت ہیری کی جگہ لینے کے لئے لابنگ کر رہے ہیں اور شاید ان کے درمیان اب قتل و غارت کا طویل سلسلہ شروع ہو جائے۔ بہرحال اب وہ ہمارا کام نہیں کر سکتے"...... جینٹ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ لیکن تم کلب سے ان دونوں لڑکیوں کے حلیئے اور قدوقامت کے بارے میں تو معلوم کر سکتی ہو۔ تم خود بھی وہاں رکو اور اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی وہاں تعینات کر دو۔ پھر جیسے ہی یہ دونوں لڑکیاں یا ان میں سے کوئی ایک لڑکی نظر آئے تو اس کے ساتھیوں کو چیک کرو اور ان کی نگرانی زیرو سکس کیمرے سے کرتی رہو تاکہ وہ چیک نہ کر سکیں اور مجھے اطلاع دو تاکہ میں ان کی یہاں موت کا بندوبست کر سکوں"...... آندرے نے کہا۔

"باس۔ وہ دونوں لڑکیاں پاکیشیائی نہیں تھیں جبکہ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور سیکرٹ سروس والے کسی غیر ملکی کو تو سروس میں شامل نہیں کر سکتے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ دونوں میک اپ میں تھیں اور یہ میک اپ کسی بھی وقت تبدیل ہو سکتا ہے اور قدوقامت تو ہزاروں لڑکیوں کا ایک جیسا ہوتا ہے"...... جینٹ نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ پھر تم کیا چاہتی ہو"...... آندرے

نے کہا۔

”میں اپنے دونوں ساتھیوں سمیت ٹرانڈا گھاٹ پر چیکنگ کرنا چاہتی ہوں“...... جینٹ نے کہا۔

”لیکن یہاں تو نارمن پہلے ہی خفیہ کیمرے نصب کرا چکا ہے جو چیکنگ کر رہے ہیں“...... آندرے نے کہا۔

”وہ بھی کرتا رہے۔ آپ مجھے بھی اجازت دے دیں۔ مقصد تو انہیں ٹریس کرنا ہے“...... جینٹ نے جواب دیا۔

”او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم بھی ٹرانڈا آ جاؤ“...... آندرے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”حیرت ہے کہ دو لڑکیوں نے ہیری اور نارمن کو چت کر دیا۔ بڑی دلیری سے یہ سارا کام کیا گیا ہو گا۔ وہاں تو ہر وقت بڑے بڑے لڑاکا موجود ہوتے ہیں“...... لاسی نے کہا۔

”تم کہہ رہی تھی کہ یہ سروس کیسی ہے۔ اب جینٹ کی رپورٹ کے بعد تمہارا کیا کہنا ہے“...... آندرے نے کہا۔

”ہاں واقعی۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ ساری کارروائی جو یہاں ہوئی ہے بظاہر اچھے خاصے گروپ کے لئے بھی ناممکن تھی لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ اس سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری دنیا میں مشہور ہے کہ یہ لوگ اپنے ٹارگٹ پر کام کرتے ہیں اور کسی صورت میں بھی کسی دوسرے معاملے میں نہیں الجھتے اور انہیں بھی یقیناً علم ہو گا کہ ٹرانڈا میں کوئی لیبارٹری نہیں ہے

تو پھر وہ یہاں کیا کرنے آ رہے ہیں۔ انہیں تو وہاں جانا چاہئے جہاں وہ سائنس دان موجود ہے اور اس بارے میں مجھے یقین ہے کہ تم مجھ سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہو گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس طرح احمقوں کی طرح ادھر ادھر نہیں گھومتی پھرتی۔ پھر وہ لوگ یہاں ٹرانڈا کیوں آ رہے ہیں“...... لاسی نے کہا۔

”اب کیا کہیں۔ لارڈ کارلس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔ سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ ضد کر کے بارکیل سے ٹرانڈا آیا اور پھر ٹرانڈا وہ لارڈ کارلس سے ملا۔ اس نے لارڈ کارلس کو بتایا کہ لارڈ صاحب کا بھتیجا لیری وہ پہلا مورگن تھا جو اسے ملا تھا اور اس نے لارڈ کارلس کی تصویر بھی ڈاکٹر ہیرالڈ کو دکھائی تھی۔ یقیناً اس ملاقات کی خبر پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی ہو گئی یا اسے یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ ڈاکٹر ہیرالڈ ٹرانڈا گیا ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ ٹرانڈا کو ہی اپنا ٹارگٹ سمجھ رہے ہوں“...... آندرے نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب تو معاملات سمٹ کر ٹرانڈا پر ہی رکتے ہیں۔ اب تمہارا پلان کیا ہے“...... لاسی نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس کرنا اور پھر انہیں ہلاک کرنا۔ اور کیا کرنا ہے ہم نے“...... آندرے نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں بھی اپنا ٹارگٹ فکس کر لینا چاہئے“۔ لاسی نے کہا تو آندرے بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... آندرے نے چونک کر پوچھا۔

"جو کچھ تم نے کہا ہے وہ درست ہے تو یہ بات طے ہے کہ ان کا نشانہ لارڈ کارلس یا ان کا ہیڈکوارٹر ہو گا اس لئے ہمیں اس کے گرد حصار قائم رکھنا چاہئے"...... لاسی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ٹرانڈا کو اوپن چھوڑ دیں اور سیکشن ہیڈکوارٹر کو گھیرے میں لے لیا جائے"...... آندرے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں۔ تم میری بات کو غلط سمجھ رہے ہو۔ میرا مطلب ہے کہ اب جینٹ بھی اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آ رہی ہے۔ اب یہاں ہمارے پاس کافی افراد موجود ہیں۔ ہمیں ایک حصار سیکشن ہیڈکوارٹر کے گرد بھی بنانا چاہئے تا کہ اگر وہ لوگ یا ان کا کوئی ساتھی بچ بچا کر وہاں تک پہنچ جانے میں کامیاب بھی ہو جائے تب بھی اسے کور کیا جا سکے"...... لاسی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے تو پھر یہ کام تم خود کرو۔ میں نے تو یہاں رہنا ہے تا کہ میں حالات کے مطابق احکامات دے کر معاملات کو سنبھال سکوں لیکن تم اپنے چار ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاؤ لیکن تم نے نہ اندر جانا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی مداخلت کرنی ہے اور کسی مشکوک آدمی کو بھی چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو بھی مشکوک آدمی دکھائی دے اسے گولی سے اڑا دو۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... آندرے نے کہا تو لاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک خصوصی ساخت کی بڑے سائز کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ساؤپو بندرگاہ کے شمال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس جیپ کی سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی موجود تھا۔ ساؤپو بندرگاہ کی رونق اب خاصی کم ہو چکی تھی لیکن اِکا دُکا جیپیں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سمندر کے کنارے پر لانچیں بھی کافی تعداد میں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔

"شابر۔ ابھی اور کتنی دور ہے لانچ گھاٹ"...... عمران نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر۔ ابھی ایک گھنٹہ مزید سفر کرنا ہو گا"...... ادھیڑ عمر ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا یہ دور دراز کے گھاٹ حکومت یا نیوی کو معلوم نہیں
ہیں“...... عمران نے کہا۔
”معلوم ہیں سر۔ لیکن تمام معاملات اعلیٰ سطح پر ہی طے ہو جاتے
ہیں یا کر لئے جاتے ہیں“...... سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تم ٹرانڈا گئے ہو کبھی“...... عمران نے پوچھا۔
”یس سر۔ ہزاروں بار گیا ہوں“...... سٹابر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
”ٹرانڈا کا جنگلاتی علاقہ دیکھا ہے تم نے۔ سنا ہے کہ وہاں بڑی
بڑی مجرم تنظیموں کے ہیڈکوارٹرز ہیں“...... عمران نے کہا۔
”ہوں گے سر۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جنگل شروع ہوتے
ہی چند بڑی بڑی قلعہ نما عمارتیں جنگل میں بنائی گئی ہیں جو انتہائی
گھنے جنگل کی وجہ سے باہر سے نظر نہیں آتیں البتہ وہاں ایک راستہ
ہے جو جنگل کے اندر جاتا ہے۔ وہاں ایک سپیشل چیک پوسٹ ہے۔
اس چیک پوسٹ سے صرف وہاں کی حکومت کا ایسا آدمی جا سکتا
ہے جسے خصوصی کارڈ جاری کیا گیا ہو“...... سٹابر نے جواب دیا۔
”وہاں کی حکومت کون ہے۔ وہاں تو صرف پولیس ہے بس“۔
عمران نے کہا۔
”نہیں جناب۔ باقاعدہ حکومت ہے جس کا سربراہ گورنر کہلاتا
ہے۔ گورنر کے تحت بورڈ ہے اور اس بورڈ کے تحت پولیس اور
دوسرے ادارے ہیں۔ کارڈ صرف گورنر صاحب ہی جاری کرتے

ہیں“...... سٹابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا تمہیں لارڈ کارلس کے بارے میں علم ہے جو ٹرانڈا میں
رہتا ہے“...... عمران نے پوچھا۔
”نہیں جناب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں“...... سٹابر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ٹرانڈا میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ایسے لوگوں کے بارے میں
جانتا ہو اور ان کے خلاف مدد بھی کر سکے“...... عمران نے کہا۔
”کیسی مدد“...... سٹابر نے چونک کر کہا۔
”ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ ایکریمیا کو
اطلاعات مل رہی ہیں کہ ٹرانڈا کا کوئی لارڈ کارلس ایکریمیا میں
ڈھیروں منشیات اسمگل کرا رہا ہے۔ ہم یہ کام روکنا چاہتے ہیں اس
لئے ہم ٹرانڈا عام راستوں سے جانے کی بجائے جیمز کی لانچ کے
ذریعے جانا چاہتے ہیں لیکن مسئلہ صرف یہی نہیں ہے کہ ہم ٹرانڈا
پہنچ جائیں۔ ہم نے اس لارڈ کارلس کو روکنا ہے اور ہمیں وہاں کسی
کارروائی کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ اگر تم کوئی ایسا آدمی بتا سکو تو
تمہیں بھی انعام مل سکتا ہے“...... عمران نے وضاحت سے بات
کرتے ہوئے کہا۔
”جناب۔ میں تو بے حد چھوٹا آدمی ہوں لیکن میں آپ کی اتنی
رہنمائی تو کر سکتا ہوں کہ آپ کو بتا سکوں کہ ٹرانڈا میں ایک کلب
ہے جس کا نام بلیک راک کلب ہے جس کا مالک بھی بلیک راک

نامی آدمی ہے۔ بلیک راک کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹرانڈا کا مالک ہے اور ٹرانڈا میں آنے والے اور رہنے والے تمام افراد اسے اپنا لیڈر مانتے ہیں۔ اس کی وہاں بڑی دہشت ہے۔ وہ اگر چاہے تو آپ کی بھرپور مدد کر سکتا ہے لیکن کیا وہ آپ کی مدد کرتا ہے یا نہیں اس کی ضمانت میں نہیں دے سکتا"...... شابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ یہودی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہ اور چاہے جو کچھ بھی ہو لیکن بہرحال یہودی نہیں ہے"...... شابر نے جواب دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خود یہودیوں سے نفرت کرتا ہے۔

"تم کبھی اس سے ملے ہو یا صرف سنی سنائی باتیں کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میرا بھائی اس کے کلب میں آٹھ سال کام کرتا رہا ہے۔ پھر اچانک وہ شدید بیمار ہو گیا تو بلیک راک نے اسے علاج کے لئے ایکریمیا تک بھجوایا۔ میرے بھائی پر اس نے بے دریغ دولت خرچ کی حالانکہ میرا بھائی اس کے کلب میں ویٹر تھا لیکن میرا بھائی فوت ہو گیا۔ میرے بھائی نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا۔ میں بھی ایک بار اس سے ملنے کلب گیا اور میں نے اپنے بھائی کے بارے میں بتایا لیکن اس نے مجھ سے ملاقات نہیں کی بلکہ تھوڑی سی رقم دے کر مجھے واپس بھجوا دیا"...... شابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ اچھا آدمی ہوا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں جناب۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ناراض ہو جائے تو اس سے بڑا ظالم اور سفاک آدمی دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ مہربان ہو جائے تو اس سے زیادہ کوئی اپنے آپ کو مہربان ثابت نہیں کر سکتا"...... شابر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ سب کچھ سن رہے تھے۔ جولیا اور صالحہ نے ریڈ واٹر کلب کے نارمن اور ہیری کو ختم کرنے کے بعد واپس جا کر ہوٹل میں عمران اور ساتھیوں کو رپورٹ دی تو عمران نے صالحہ اور جولیا کو دوبارہ میک اپ کرنے کو کہا اور خود اس نے اس دوران ایک اسلحہ اسمگل کرنے والی پارٹی کے ذریعے ساؤپو کی ایک خفیہ گھاٹ سے خصوصی لانچ حاصل کرنے اور اسے ٹرانڈا لے جانے کا سارا پلان سیٹ کر لیا تھا۔ اس لانچ پر اس پارٹی کا خصوصی جھنڈا لہراتا تھا اور اس جھنڈے کی وجہ سے نیوی کی خصوصی چیکنگ پولس اور کوسٹ گارڈز سمیت کوئی بھی اسے چیک نہ کرتا تھا۔

چنانچہ اس وقت اس پارٹی کی خصوصی جیپ میں سوار وہ سب اس خفیہ گھاٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر تقریباً مزید آدھے گھنٹے بعد وہ سمندر کے کنارے ایک گھاٹ پر پہنچ گئے۔ یہ باقاعدہ گھاٹ نہ تھا بلکہ یوں لگتا تھا جیسے عارضی طور پر یا ہنگامی طور پر یہاں کسی مقصد کے لئے گھاٹ بنایا گیا ہے۔ وہاں آٹھ دس لانچیں موجود تھیں لیکن ان میں سے ایک بوٹ بڑی اور انتہائی

مضبوط اور باقی سب سے نمایاں تھی۔ اس کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ سمندر کے اندر کافی دور تک سفر کے لئے خصوصی طور پر بنائی گئی ہے۔ جیپ وہاں جا کر رک گئی تو عمران اور اس کے ساتھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔ ڈرائیور سٹابر بھی نیچے اترا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ اس بڑی بوٹ میں جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی وہیں رکے رہے۔ تھوڑی دیر بعد سٹابر باہر آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی جو جسمانی طور پر خاصا مضبوط نظر آ رہا تھا اور اس کا قد بھی سٹابر سے نکلتا ہوا تھا، آتا دکھائی دینے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ کر رک گئے۔

”جناب۔ یہ پاور بوٹ کا کیپٹن ہاورڈ ہے۔ اسے چیف کی طرف سے آپ کے بارے میں احکامات مل چکے ہیں اور یہ آپ کو ٹرانڈا لے جانے کے لئے تیار ہے“...... سٹابر نے قریب آ کر کہا۔

”یس سر۔ میں حکم کی تعمیل کے لئے تیار ہوں۔ آیئے“۔ ہاورڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تمہیں ہمارے بارے میں کیا خصوصی ہدایات دی گئی ہیں“۔ عمران نے پوچھا۔

”یہی کہ آپ کو بغیر چیکنگ کے ٹرانڈا کے شمالی مغربی ساحل پر ڈراپ کرنا ہے اور ایسا ہی ہو گا جناب“...... ہاورڈ نے کہا تو عمران

نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے سٹابر کو چند بڑے نوٹ دے کر واپس جانے کے لئے کہا اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت پاور بوٹ میں آ گیا اور تھوڑی دیر بعد بوٹ خاصی تیز رفتاری سے گہرے سمندر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ عمران جیب سے نقشہ نکال کر اسے میز پر بچھائے اس پر جھکا ہوا تھا۔

”کیپٹن ہاورڈ“...... عمران نے نقشے سے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت کیپٹن کیبن میں ہی تھا جبکہ باقی ساتھی عرشے پر پڑی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے اور گپ شپ لگانے میں مصروف تھے۔

”یس مسٹر مائیکل“...... کیپٹن ہاورڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ سٹابر کے جانے کے بعد عمران نے پاور بوٹ میں پہنچ کر سب سے پہلے کیپٹن ہاورڈ کو خاصی بڑی رقم دے کر اسے تسلی دے دی تھی کہ یہ اس کے لئے خصوصی انعام ہے اور اس کا ذکر کسی سے نہیں کیا جائے گا۔ تب سے کیپٹن ہاورڈ کا رویہ یکلخت بے حد بدل گیا تھا۔ وہ اب عمران کا اس طرح احترام کر رہا تھا جیسے عمران اس کا باس ہو۔ عمران نے چونکہ اس سے اپنا تعارف بطور مائیکل کرایا تھا اس لئے کیپٹن ہاورڈ اسے مسٹر مائیکل کہہ رہا تھا۔

”یہ نقشہ تم بھی دیکھ رہے ہو اور یقیناً تمہارے پاس بھی ہو گا۔ ذرا مجھے سمجھاؤ کہ تم کس راستے سے ٹرانڈا جاؤ گے اور ٹرانڈا میں کہاں ہمیں ڈراپ کرو گے“...... عمران نے کہا تو ہاورڈ نقشے پر جھک

گیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر باقاعدہ لکیر ڈالتے ہوئے راستے کی نشاندہی کر دی۔

''اس راستے پر چیکنگ کی کیا صورت حال ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ بین الاقوامی سمندر کا راستہ ہے جناب اس لئے یہاں اول تو چیکنگ ہوتی ہی نہیں اور اگر کوسٹ گارڈ کی کوئی لانچ یا نیوی کا کوئی ہیلی کاپٹر ادھر آ بھی نکلا تو پاور بوٹ پر لہراتا ہوا جھنڈا اسے دور سے ہی واپس مڑنے پر مجبور کر دے گا اور اس کے باوجود اگر کوئی آ بھی گیا تو ہمارے پاس مکمل کاغذات موجود ہیں''...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس راستے میں طوفانوں کی کیا صورت حال ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ پورا راستہ ہی طوفانی ہے جناب۔ اس لئے تو اس راستے سے صرف بڑے جہاز یا یہ پاور بوٹ ہی سفر کر سکتی ہے۔ عام لانچوں کے تو پرخچے اڑ جاتے ہیں''...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

''تم کتنی بار اس راستے سے ٹرانڈا گئے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ہزاروں بار جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرا وعدہ کہ آپ کو بغیر کسی چیکنگ کے صحیح سلامت ٹرانڈا پہنچا دوں گا''...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور نقشہ تہہ کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے کیپٹن ہاورڈ۔ لیکن اگر کوئی مسئلہ ہوا تو تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کیبن سے باہر نکلا اور پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ عرشے پر آ کر بیٹھ گیا۔ دور دور تک پھیلا ہوا سمندر اور اس میں اٹھنے والی بڑی بڑی لہریں بڑا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھیں۔

''ہم گہرے سمندر میں جا رہے ہیں شاید''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ہم ایک لمبا چکر کاٹ کر غیر معروف راستے سے ٹرانڈا پہنچیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ ہم ٹرانڈا کیوں جا رہے ہیں''...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا تو عمران اور باقی سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''کیوں سے تمہاری کیا مراد ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہمارا مشن کارمن کے ایک سائنس دان کو واپس لا کر کارمن حکومت کے حوالے کرنا ہے اور ہم یہ مشن کارمن حکومت سے دوستی کی غرض سے مکمل کر رہے ہیں لیکن کیا وہ سائنس دان ٹرانڈا میں ہے''...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہے۔ البتہ ٹرانڈا میں مورگو کے سپیشل سیکشن کا ہیڈکوارٹر موجود ہے جس کا انچارج لارڈ کارلس ہے اور یہ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو ٹرانڈا لے جایا گیا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ کیا وہ وہاں سے کہیں اور چلا گیا یا ابھی تک ٹرانڈا میں ہی ہے اس بارے میں مزید کوئی اطلاع نہیں ہے اور ہمارے پاس بھی کوئی مصدقہ اطلاع نہیں ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ اس وقت کہاں ہے اس لئے ہم ٹرانڈا جا رہے ہیں تاکہ اس لارڈ کارلس سے اصل حقیقت معلوم کی جا سکے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ اس بار چیف نے کیسے مشن کی اجازت دے دی ورنہ چیف اس وقت سروس کو حرکت میں لاتا ہے جب پاکیشیا کے مفادات مشن سے وابستہ ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اس کے پیچھے ایک ایسی اطلاع ہے جس کا علم ابھی تک کارمن حکومت کو بھی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔

"کیسی اطلاع عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیرالڈ دراصل یہودی تھا۔ وہ پالینڈ میں پیدا ہوا اور اس کے والدین اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تو ایک عیسائی نے اسے اپنا بیٹا بنا لیا اور پھر وہ کارمن منتقل ہو گئے اس لئے سب اسے عیسائی سمجھتے تھے لیکن دراصل وہ یہودی ہی تھا۔ کارمن میں وہ جس

فارمولے پر کام کر رہا تھا وہ بے حد اہم تھا۔ اس فارمولے کے تحت جوہری تابکاری کو زیرو کرنا مقصود تھا لیکن ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کرنے والے اس فارمولے کو ساتھ نہیں لے گئے بلکہ انہوں نے اسے وہیں چھوڑ دیا۔ جس کی انکوائری سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ فارمولا ناقابل عمل تھا۔ اس سے تابکاری کے اثرات کم تو ہو سکتے تھے لیکن اسے زیرو نہیں کر سکتے۔ لیکن پھر سوچا گیا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کیوں اغوا کیا گیا ہے تو یہ بات سامنے آئی کہ اصل میں ڈاکٹر ہیرالڈ ایک اور فارمولے پر کام کر رہے تھے جسے انہوں نے کارمن حکومت سے بھی خفیہ رکھا ہوا تھا۔ اس فارمولے کا کوڈ نام ریورس سرکل تھا۔ اس کے تحت ایک وسیع لیکن مخصوص رینج میں ایسی ریز پھیلا دی جاتی ہیں جن کا اثر اس رینج میں موجود درختوں پر ہو گا اور درخت دن کے وقت آکسیجن پیدا کرنے کی بجائے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرنا اور آکسیجن جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح ریورس سرکل چل پڑتا ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہو سکتا اور پھر یہ سرکل وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تیز ہوتا چلا جاتا ہے اور چند گھنٹوں میں اس وسیع لیکن مخصوص رینج میں آکسیجن غائب ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس پورے علاقے میں موجود انسان اور دوسرے چھوٹے بڑے جاندار ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور یہ سب کچھ قدرتی سمجھا جاتا ہے کیونکہ وقت گزرنے کے بعد ریز کے اثرات فضا میں ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ

ہی سرکل دوبارہ ریورس ہو جاتا ہے اور ایک بار پھر درخت دن کے وقت آکسیجن پیدا کرنا اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنا شروع کر دیتے ہیں اس لئے کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ لاکھوں کی تعداد میں جاندار آخر کیوں اور کیسے مر گئے۔ اس فارمولے پر ڈاکٹر ہیراللہ کام کر رہا تھا اور جب وہ کامیابی کے قریب پہنچا تو اسے کارمن سے اغوا کر لیا گیا لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اغوا کا صرف ڈرامہ کھیلا گیا ہے تاکہ ڈاکٹر ہیراللہ کو معصوم ثابت کیا جا سکے“...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”تو پاکیشیا کیوں اس کے پیچھے بھاگ رہا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”اس لئے کہ اگر یہ ریورس سرکل فارمولا یہودیوں کے ہاتھ لگ گیا تو سب سے پہلے پاکیشیا ہی ٹارگٹ بنے گا“...... عمران نے کہا تو سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس معاملے پر عمران سے مکمل طور پر اتفاق رکھتے ہوں۔

”لیکن وہ سائنس دان تو کارمن نژاد ہے اور اسے واپس کارمن کے حوالے کرنا ہوگا اور وہاں وہ اس فارمولے پر کام کرتا رہے گا اور اس کے مکمل ہونے پر وہ اسے یہودیوں کو فروخت کر سکتا ہے“۔ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن چیف نے حکم دیا ہے کہ اس سائنس دان کو تلاش کر کے ہلاک کر دیا جائے اور انسانیت کی موت بننے والے اس

کے فارمولے کو بھی ضائع کر دیا جائے۔ چنانچہ ہمارا مشن اس سائنس دان کو زندہ واپس لے جا کر کارمن پہنچانا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے فارمولے کو درست حالت میں چھوڑنا ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا کارمن حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے ان کی درخواست پر کیا فیصلہ کیا ہے“...... اس بار صالحہ نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ چیف نے کارمن حکومت اور خصوصاً کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر سے کھل کر بات کی ہے اور اسے ریورس سرکل فارمولے کو خلاف انسانیت بتا کر یہ کہہ دیا ہے کہ ایسا فارمولا کسی کو بھی قابل قبول نہیں ہے جس میں وسیع ایریئے میں موجود لاکھوں کروڑوں انسان اور دیگر جاندار ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں اور حکومت کارمن اور چیف جونیئر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بات کی تائید کی ہے اور انہیں اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ ریورس سرکل فارمولے کو تو ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے لیکن اگر ان کا سائنس دان زندہ واپس آ سکے تو اسے زندہ واپس لایا جائے۔ اسے مجبور کر دیا جائے گا کہ وہ اس انسانیت کش فارمولے پر کام نہ کرے بلکہ انسانیت کی بھلائی پر مبنی کسی فارمولے پر کام کرے۔ چنانچہ چیف نے بھی یہی احکامات دیئے ہیں لیکن میرا اندازہ ہے کہ ڈاکٹر ہیراللہ اپنی مرضی سے گیا ہے اس لئے اب وہ

اپنی مرضی سے واپس نہیں آ سکتا اور اگر آ بھی جائے تو وہ پھر فرار ہو جائے گا اس لئے میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس بارے میں وہ خود اپنا فیصلہ کرے گا۔ اگر اس کی نیت درست ہوئی اور حالات نے اجازت دی تو اسے زندہ واپس لے جایا جائے گا ورنہ ڈاکٹر ہیرالڈ کا سرکل بھی ریورس کر دیا جائے گا“...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک بوٹ کو جھٹکا لگا اور اس کی رفتار یکلخت کم ہونے لگی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران اٹھ کر دوڑتا ہوا کیپٹن کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا ہوا کیپٹن“...... عمران نے پائلٹ کیبن میں داخل ہو کر کہا۔

”کوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن کی طرف سے ٹرانسمیٹر پیغام آیا ہے کہ کوسٹ گارڈ کی خصوصی ٹیم بوٹ کو چیک کرنے آ رہی ہے اس کے ساتھ تعاون کیا جائے“...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں کسی تشویش کی جھلک موجود نہیں تھی۔

”کوئی گڑبڑ تو نہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں سر۔ یہ روٹین کی کال اور روٹین کی چیکنگ ہے“۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

”لیکن تم نے تو کہا تھا کہ بوٹ پر جھنڈا دیکھ کر کوئی اسے چیک نہیں کرے گا۔ پھر“...... عمران نے کہا لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو کیپٹن ہاورڈ نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر نیلسن کالنگ۔ اوور“...... ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”یس کیپٹن ہاورڈ۔ اوور“...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بوٹ کہاں جا رہی ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”کالاش جزیرے پر تفریح کے لئے ایک ٹیم کو لے جا رہا ہوں۔ اوور“...... ہاورڈ نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔ وہ نقشے میں دیکھ چکا تھا کہ کالاش جزیرہ ٹرانڈا سے بالکل مخالف سمت میں اور کافی فاصلے پر موجود ہے۔

”کیا سیاح ہیں۔ کتنے ہیں اور ان میں مرد کتنے اور عورتیں کتنی ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”چار مرد اور دو عورتیں۔ یہ سب یورپی سیاح ہیں۔ اوور“۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

”امیر ہیں یا متوسط۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن ہاورڈ نے سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے مسکراتے ہوئے انگلی اونچی کر دی۔

”امیر لگتے ہیں۔ اوور“...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

”اوکے۔ چھ افراد۔ چھ لاکھ ڈالرز۔ کب ملیں گے۔ اوور“۔ کمانڈر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اب یہ تو میں ان سے پوچھ کر ہی بتا سکوں گا سر۔ اوور"۔ کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو۔ لیکن انہیں یہ بھی بتا دینا کہ کالاش جزیرے سے وہ سیدھے جیل بھی پہنچ سکتے ہیں۔ میں آدھے گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو کیپٹن ہاورڈ نے بھی بٹن آف کر دیا۔

"آپ نے دیکھا کہ کس طرح یہاں رشوت لی اور دی جاتی ہے۔ بہرحال اگر آپ کہیں تو میں سودے بازی کر کے ایک لاکھ ڈالر کم کرا سکتا ہوں"...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"تم نے کالاش کا نام کیوں لیا۔ ٹرانڈا کا نام کیوں نہیں لیا"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھا۔

"ٹرانڈا جانے کا اب گزشتہ ایک ماہ سے باقاعدہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے جس کے پاس وہ لائسنس ہو گا وہی ٹرانڈا جا سکے گا ورنہ نہیں اور دوسری بات یہ کہ ٹرانڈا اتنی تعداد میں لانچیں، فیریاں اور چھوٹے جہاز جاتے ہیں کہ وہاں کے لئے خصوصی طور پر پاور بوٹ ہائر کرنا دوسروں کو مشکوک بنا سکتا ہے اس لئے میں نے کالاش کا کہہ کر معاملات مشکوک نہیں ہونے دیئے"...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"یہ رقم کہاں اور کیسے دی جائے گی اور اگر نہ دی جائے تو کیا

ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ نے دھمکی سن لی تھی۔ یہ لوگ ممنوعہ اسلحہ یا ڈرگ آپ پر ڈال کر آپ کو طویل عرصے کے لئے جیلوں میں ڈال سکتے ہیں۔ جہاں تک رقم دینے اور لینے کی بات ہے تو آپ رقم مجھے دے دیں۔ واپسی گھاٹ پر وہ مجھ سے وصول کر لیں گے۔ میں انہیں ٹرانسمیٹر پر کہہ دوں گا"...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی بڑی رقم نقد تو نہیں دی جا سکتی۔ چیک دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیک ہی دے دیں لیکن گارینٹڈ چیک ہو تب"...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"اور اگر چیک نہ دیں پھر"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میں اس کی کال آنے پر اسے بتا دوں گا کہ مسافر کوئی رقم دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس کے بعد کمانڈر کا کام ہے کہ وہ ردعمل میں کیا کرتا ہے اور کیا نہیں"...... کیپٹن ہاورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم اس سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن ہاورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کے چہرے پر قدرے ناراضگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی آواز دوبارہ سنائی دینے لگی تو کیپٹن ہاورڈ نے ہاتھ بڑھا

کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پاور بوٹ تھری ون ٹو ون سے کیپٹن ہاورڈ بول رہا ہوں۔ اوور"...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"کیا رزلٹ رہا معاملے کا۔ اوور"...... کمانڈر نیلسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"گروپ انچارج مسٹر مائیکل میرے کیبن میں موجود ہیں۔ وہ آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"کراؤ بات۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مائیکل سپیکنگ کمانڈر۔ اوور"...... عمران نے یورپی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مسٹر مائیکل۔ آپ کو بوٹ کیپٹن نے تفصیل بتا دی ہو گی۔ آپ کا کیا فیصلہ ہے لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لیں کہ آپ کے ساتھ سمندر میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اوور"...... کمانڈر نیلسن نے باقاعدہ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ رقم ادا کر دوں لیکن براہ راست آپ کو۔ کسی اور کو نہیں کیونکہ ہمارے لئے یہ بڑی رقم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے اس رقم کے عوض یہ وعدہ بھی

لے لیں کہ آپ مزید ہماری سیاحت میں رخنہ اندازی نہیں کریں گے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیپٹن ہاورڈ ہمارا خاص آدمی ہے۔ یہ رقم آپ اسے دے دیں۔ یہ ہم تک پہنچ جائے گی اور آپ کے معاملات میں آئندہ کوئی رخنہ اندازی بھی نہیں ہو گی۔ یہ میرا وعدہ رہا۔ اوور"۔ کمانڈر نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری کمانڈر۔ میں آپ کے سوا کسی اور کو رقم دینے کو تیار نہیں ہوں چاہے ہمیں ابھی واپس جانا پڑے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کافی دور اور گہرے سمندر میں پہنچ چکے ہیں اس لئے مجھے کوسٹ گارڈ لانچ میں آنے میں خاصا وقت لگ جائے گا۔ ٹھیک ہے۔ میں نیوی ہیلی کاپٹر میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہیلی کاپٹر تمہاری بوٹ پر اتر سکتا ہے"...... عمران نے ہاورڈ کے ٹرانسمیٹر آف کرنے کے بعد اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں سر۔ یہ نیوی کا خصوصی ہیلی کاپٹر ہو گا جو پانی پر اتر سکتا ہے لیکن آپ نے مجھ پر اعتبار کیوں نہیں کیا"...... کیپٹن ہاورڈ نے کہا۔

"مجھے تو اعتماد تھا لیکن میرے ساتھیوں کو نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن ہاورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں رقم لے لوں دوستوں سے''...... عمران نے کہا اور کیبن سے نکل کر وہ عرشے کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ہوا تھا عمران صاحب۔ آپ نے بہت دیر لگا دی''۔ صفدر نے کہا تو عمران نے آہستہ سے ساری صورت حال بتا دی۔

''اتنی بڑی رقم۔ آپ نے کیوں حامی بھر لی''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کوئی ضرورت نہیں۔ اسے رقم دینے کی۔ نانسنس۔ اس نے کیا ہمیں مجرم سمجھ رکھا ہے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے اسے یہاں آنے کے لئے اس لئے مجبور نہیں کیا کہ میں نے اسے رقم دینی ہے اور اسے اتنی بڑی رقم دینے کا مطلب ہے کہ ہم کوئی بڑی گیم کھیلنے جا رہے ہیں اور اس کی ڈیمانڈ مزید بڑھ جائے گی اور وہ ہمارے لئے مصیبت بن جائے گا اور دوسری بات یہ کہ بوٹ کیپٹن ہاورڈ اور یہ کمانڈر نیلسن دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ ہمارے بارے میں کیپٹن ہاورڈ نے کمانڈر نیلسن کو اطلاع دی ہو گی کہ ہم پراسرار انداز میں ٹرانڈا جا رہے ہیں تو کمانڈر نیلسن نے سوچا کہ ہم کو بلیک میل کر کے ہم سے بھاری رقم کمائی جائے۔ اب ہم نے کیا کرنا ہے یہ سن لو''...... عمران نے کہا تو سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔

''ہم نے نیوی کے اصل ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے اور بوٹ چھوڑ دینی ہے۔ کیپٹن ہاورڈ اور کمانڈر نیلسن دونوں کو ہلاک کر کے

اس بوٹ میں چھوڑ دیں گے اور ہیلی کاپٹر بھی ہم نے ٹرانڈا کے اندر کسی بھی کھلی جگہ پر چھوڑ دینا ہے۔ اس طرح ہم گھاٹ پر ہونے والی ہر قسم کی چیکنگ سے بچ جائیں گے اور پھر آسانی سے لارڈ کارلس پر بھی ہاتھ ڈال سکیں گے''...... عمران نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو سب نے اس کی اس نئی پلاننگ کی تعریف کی اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ چاہے وہ سمندر کے راستے کسی بھی طرح ٹرانڈا پہنچیں چاہے جزیرے کے کسی بھی حصے میں داخل ہوں چیکنگ بہرحال کی جائے گی اس لئے نیوی ہیلی کاپٹر سے جزیرے میں داخل ہونے سے وہ ہر قسم کی چیکنگ سے بچ جائیں گے۔

آندرے اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور لاسی اندر داخل ہوئی۔

''تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو جبکہ پاکیشائی ایجنٹ ٹرانڈا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... لاسی نے تیزی سے کہا تو آندرے بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یا تم نشے میں ہو۔ کیا کہہ رہی ہو''...... آندرے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نشے میں نہیں ہوں آندرے۔ تم اپنے ایجنٹ ساحلوں اور گھاٹوں پر تعینات کر کے خود یہاں مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہو لیکن وہ نیوی کے ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ گئے ہیں''...... لاسی نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نیوی کے ہیلی کاپٹر سے۔ کیا کہہ رہی ہو۔ پلیز کھل کر بات

کرو''...... آندرے نے لاسی کے غصیلے جواب کے بدلے اپنا لہجہ نرم کرتے ہوئے کہا۔

''ہمارے ایجنٹوں کو سرگھام ایریا میں ایک نیوی ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ وہ اس کے قریب گئے تو وہ خالی تھا۔ اسے چیک کیا گیا تو وہ واقعی خالی تھا لیکن اندر ایسے کاغذات موجود تھے جس سے پتہ چلا کہ یہ ہیلی کاپٹر کوسٹ گارڈ کے کمانڈر نیلسن کے زیر استعمال ہے۔ چنانچہ کوسٹ گارڈ کے ہیڈکوارٹر کو اطلاع دی گئی تو وہاں سے پتہ چلا کہ کمانڈر نیلسن ایک پاور بوٹ کو چیک کرنے کے لئے سمندر میں گئے تھے۔ اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چلا جس پر گورنر نے انہیں مزید معلومات حاصل کرنے کا کہا تو پھر یہ اطلاع ملی کہ ایک پاور بوٹ کھلے اور بین الاقوامی سمندر میں آوارہ پھر رہی ہے۔ اس کو چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ اس میں پوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن بھی بے ہوش پڑا ہوا ہے اور بوٹ کیپٹن بھی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ ان دونوں کو سروں پر چوٹیں لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے''...... لاسی نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ ہیلی کاپٹر پر پاکیشائی ایجنٹ ٹرانڈا آئے ہیں''...... آندرے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس بوٹ کے کیپٹن نے بتایا ہے کہ چھ افراد جن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں خفیہ طور پر ساؤپو سے ٹرانڈا جا رہے تھے۔ پھر جب کوسٹ گارڈ کے کمانڈر نیلسن بوٹ کی چیکنگ کے لئے آئے تو

ان لوگوں نے اچانک ان پر حملہ کر دیا اور انہیں بے ہوش کر کے وہ ہیلی کاپٹر لے اڑے اور ٹرانڈا میں جہاں یہ ہیلی کاپٹر موجود ہے وہاں سے بھی ایسی شہادتیں ملی ہیں کہ چھ افراد جن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں اس ہیلی کاپٹر سے اتر کر غائب ہو گئے ہیں۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ یہی کہ ہم وہ خفیہ کیمرے نصب کر کے ساحلوں اور گھاٹوں پر ان کی چیکنگ کا انتظار کرتے رہے اور وہ اس انداز میں خاموشی سے یہاں پہنچ بھی گئے“...... لاسی نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ طریقہ تو ہمارے ذہنوں میں بھی نہ تھا۔ بہرحال اب وہ آ گئے ہیں تو اب وہ زندہ واپس نہ جا سکیں گے“...... آندرے نے کہا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ آندرے کالنگ۔ اوور“...... آندرے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ گریگ اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”گریگ۔ لاسی نے رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک نیوی ہیلی کاپٹر پر ٹرانڈا پہنچ چکے ہیں۔ کیا تمہیں اس کا علم ہو گیا ہے یا نہیں۔ اوور“...... آندرے نے کہا۔

”یس سر۔ میں نے میڈم لاسی کو ساری تفصیل بتائی ہے۔ ہم

انہیں ٹرانڈا میں تلاش کر رہے ہیں اور ہم جلد ہی انہیں شکار کر لیں گے۔ اوور“...... گریگ نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے یہاں لازماً کسی نہ کسی سے کوئی رہائش گاہ حاصل کی ہو گی۔ وہ یہاں ہوٹل میں رہنے کا رسک نہیں لے سکتے اس لئے ایسے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور انہیں ٹریس کرو۔ اور سنو۔ وہ لوگ عام مجرم نہیں ہیں۔ انہو ں نے لازماً میک اپ تبدیل کر لئے ہوں گے اس لئے تم صرف ان کے حلیئے معلوم کر کے ٹرانڈا میں چیکنگ نہ کراتے رہو۔ اوور“...... آندرے نے کہا۔

”یس باس۔ میرے آدمی ان خطوط پر کام کر رہے ہیں۔ میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا۔ اوور“...... گریگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ اوور اینڈ آل“...... آندرے نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... آندرے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”چیف باس لارڈ کارلس سے بات کریں“...... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس۔ میں آندرے بول رہا ہوں"...... آندرے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی ٹرانڈا میں آمد کی اطلاع ملی ہے"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"یس چیف باس۔ میرے آدمی انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ جلد ہی ہم ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... آندرے نے جواب دیا۔

"تم نے تو انہیں روکنے کا انتہائی سخت انتظام کر رکھا تھا اور تمہارا دعویٰ تھا کہ وہ کسی صورت زندہ ٹرانڈا میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ پھر کیا ہوا"...... لارڈ کارلس کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"چیف باس۔ انہوں نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ واقعی عجیب ہے جس کا ہمیں تصور تک نہ تھا۔ آپ خود سوچیں یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ نیوی کے ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ جائیں۔ اگر وہ یہ ہیلی کاپٹر ساؤپو بندرگاہ سے اڑاتے تو نیوی کے گن شپ ہیلی کاپٹر اور ایئر فورس کے طیارے اس ہیلی کاپٹر کو کسی صورت بھی صحیح سلامت ٹرانڈا تک نہ پہنچنے دیتے لیکن انہوں نے بوٹ کو چیک کرنے والے ہیلی کاپٹر پر اس وقت قبضہ کر لیا جب وہ ٹرانڈا کے قریب تھے۔ چنانچہ اس سے پہلے کہ کسی کو اس بارے میں معلوم ہوتا وہ ٹرانڈا پہنچ گئے لیکن آپ بے فکر رہیں۔ ہم انہیں کسی صورت بھی

زندہ یہاں سے واپس نہ جانے دیں گے"...... آندرے نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کا ٹرانڈا آنا یہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ یہاں صرف میرے لئے آ رہے ہیں۔ انہیں یقینی اطلاع مل گئی ہو گی کہ ڈاکٹر ہیرالڈ نے یہاں مجھ سے ملاقات کی ہے اور اس کے بعد اسے لیبارٹری لے جایا گیا ہے اس لئے ان کے خیال کے مطابق میں اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہوں گا جس میں ڈاکٹر ہیرالڈ موجود ہے"...... لارڈ کارلس نے کہا تو آندرے بے اختیار اچھل پڑا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی چیف تو آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کا ہیڈکوارٹر جنگل میں ہے اور وہاں کوئی بغیر گورنر کے پاس کے داخل نہیں ہو سکتا اور آپ نے گورنر کو کہہ کر اب مزید پاس جاری کرنے سے بھی انہیں روک دیا ہے ورنہ چیک پوسٹ پر میری ساتھی جینٹ اپنے دو ساتھیوں سمیت موجود ہے اور آپ تک پہنچنے کے لئے انہیں ہر صورت اس چیک پوسٹ سے گزرنا ہو گا اور چیک پوسٹ پر وہ لازماً چیک ہو جائیں گے"...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر میں مطمئن ہوں ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ میں خاموشی سے ولنگٹن یا ناراک چلا جاؤں"...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے چیف۔ ہمارے یہاں ہوتے ہوئے کوئی آپ کو ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ آپ ہر طرح سے

مطمئن رہیں۔ میں جلد ہی آپ کے سامنے ان لوگوں کی لاشیں پیش کر دوں گا“...... آندرے نے کہا۔

”میں اس لمحے کا شدت سے انتظار کروں گا۔ گڈ بائی“...... لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آندرے نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”لارڈ کارلس تو ضرورت سے زیادہ خوفزدہ ہو گئے ہیں“۔ لاسی نے کہا جو لاؤڈر کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہی تھی۔

”ویسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے واقعی حیرت انگیز کام کیا ہے۔ میں خود سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس انداز میں وہ ہر قسم کی چیکنگ سے بچ کر ٹرانڈا میں داخل ہو سکتے ہیں اور وہ ہو گئے“...... آندرے نے کہا۔

”لارڈ صاحب کا یہ خیال درست ہے کہ یہ لوگ صرف لارڈ صاحب سے اصل ٹارگٹ معلوم کرنے آئے ہیں اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے پوری تیز رفتاری سے اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھتی ہے اس لئے یہ لازمی بات ہے کہ وہ سیدھے سیکشن ہیڈکوارٹر پہنچ کر لارڈ کارلس سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم جینٹ کو الرٹ کر دو۔ ہو سکتا ہے جینٹ کو اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ وہ لوگ ٹرانڈا میں پہنچ چکے ہیں“۔

لاسی نے کہا۔

”ہاں۔ تم درست کہہ رہی ہو“...... آندرے نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”یہاں میڈم جینٹ ہوں گی۔ ان سے بات کراؤ۔ میں آندرے بول رہا ہوں“...... آندرے نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

”ہیلو۔ جینٹ بول رہی ہوں“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جینٹ کی آواز سنائی دی۔

”آندرے بول رہا ہوں“...... آندرے نے کہا۔

”یس باس۔ حکم“...... جینٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹرانڈا میں بغیر کسی چیکنگ کے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے“۔ آندرے نے کہا۔

”اچھا۔ کیا واقعی۔ مگر کیسے باس۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے“۔ جینٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آندرے نے اسے ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

"اوہ۔ حیرت انگیز۔ اس بارے میں تو کسی نے سوچا ہی نہیں تھا لیکن وہ ابھی تک چیک کیوں نہیں ہو سکے"...... جینٹ نے کہا۔

"وہ تو چیک ہو جائیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے لیکن تم نے چیک پوسٹ پر ریڈ الرٹ رہنا ہے۔ وہ لوگ کوشش کریں گے کہ چیف باس تک پہنچ سکیں اور اس کے لئے انہیں بہرحال فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ سے ہی گزرنا پڑے گا"...... آندرے نے کہا۔

"لیس باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ میں پہلے ہی الرٹ ہوں لیکن اب مزید الرٹ ہو جاؤں گی"...... جینٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... آندرے نے کہا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"لیس"...... آندرے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کالوج کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کالوج کی۔ اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کالوج بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیس۔ آندرے بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات"...... آندرے نے کہا۔

"باس۔ میں بلیک راک کلب کے قریب موجود ہوں۔ ایک مرد اور ایک عورت بلیک راک کلب میں گئے ہیں۔ مجھے ان پر شک پڑا تو میں بھی کلب کے اندر چلا گیا تو مجھے پتہ چلا کہ ان دونوں کا تعلق ناراک کی مشہور تنظیم کپون سے ہے اور بلیک راک نے انہیں فوری طور پر اپنے آفس میں طلب کر لیا ہے اور یہ دونوں اس وقت بھی وہیں موجود ہیں"...... کالوج نے کہا۔

"تمہیں کس بات پر شک ہوا ہے۔ تفصیل سے بات کرو"۔ آندرے نے کہا۔

"باس۔ میں بھی کپون میں کافی عرصہ کام کرتا رہا ہوں۔ اس تنظیم میں کبھی کسی عورت کو شامل نہیں کیا گیا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ میرے قریب سے گزرتے ہوئے انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کسی نامعلوم زبان میں بات کی ہے جو میرے خیال کے مطابق یقیناً ایشیائی یا پاکیشیائی زبان ہی ہو سکتی ہے"...... کالوج نے کہا۔

"تمہارے ساتھ اور کتنے افراد ہیں"...... آندرے نے پوچھا۔

"دو اور ہیں باس"...... کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ واقعی مشکوک ہیں۔ میرے وہاں پہنچنے تک ہو سکتا ہے کہ یہ نکل جائیں اس لئے تم اپنے دونوں ساتھیوں کو بلا کر انتہائی مہارت سے ان کی نگرانی کرو۔ باقی چار افراد یقیناً وہیں کہیں ہوں گے پھر جیسے ہی یہ گروپ اکٹھا نظر آئے تو فوراً ہی ان پر فائر کھول

دیا جائے اور ان چھ کے چھ افراد کو پہلے ہی حملے میں ہلاک ہونا چاہئے۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دو۔ میں سب کچھ سنبھال لوں گا''...... آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہر طرح سے محتاط رہنا۔ یہ لوگ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں''...... آندرے نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی سو فیصد تعمیل ہو گی''...... کالوج نے کہا۔

''فوری مجھے اطلاع دینا۔ فوری''...... آندرے نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کالوج نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''کالوج یہ کام کر لے گا''...... لاسی نے پوچھا۔

''ہاں۔ بڑی آسانی سے''...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بلیک راک سے بات کرو۔ وہ تمہارا دوست ہے''...... لاسی نے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے پیشگی چونکانا نہیں چاہتا۔ اگر اس نے ان لوگوں کو اشارہ بھی کر دیا تو یہ لوگ پھر آسانی سے ہاتھ نہیں آئیں گے''...... آندرے نے جواب دیا تو لاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹرانڈا کے معروف پارک میں جسے الفا پارک کہا جاتا تھا، موجود تھا۔ پورا پارک چونکہ سیاحوں سے بھرا ہوا تھا اور ان سیاحوں میں ایکریمین، یورپی، جاپانی اور دیگر ممالک کے سیاح بھی شامل تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی اس لئے عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں پارک میں گھوم پھر رہے تھے۔ الفا پارک ٹرانڈا کا سب سے بڑا اور سب سے معروف پارک تھا۔ یہ اس قدر خوبصورت تھا کہ جو سیاح ایک بار یہاں آ جاتا اس کا دل یہاں سے واپس جانے کے لئے نہ مانتا تھا اس لئے یہاں ہر وقت سیاحوں کا بے پناہ رش رہتا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی ساؤپو بندرگاہ کے کوسٹ گارڈ کمانڈر نیلسن کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ٹرانڈا پہنچ گئے تھے اور عمران نے ہیلی کاپٹر کو ٹرانڈا کے شمالی علاقے میں ایک ایسی جگہ اتارا تھا جہاں

زیادہ آمد و رفت نہ تھی اور پھر وہ سب وہاں سے پیدل ہی آگے بڑھ گئے تھے۔ عمران چونکہ ٹرانڈا کا نقشہ بغور چیک کر چکا تھا اس لئے اس علاقے سے باہر نکلتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ ٹرانڈا کے ایسے علاقے کے قریب ہیں جہاں الفا پارک موجود ہے جو سیاحوں کی سب سے پسندیدہ جگہ ہے اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل چلتا ہوا یہاں پہنچ گیا تھا۔

''تم یہاں گھومو پھرو۔ میں ایک فون کر لوں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے ساتھی اس بارے میں کوئی بات کرتے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پارک کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں پبلک فون بوتھوں کی ایک پوری قطار موجود تھی۔ چونکہ یہاں سیاحوں کا رش رہتا تھا اور سیاح جو پوری دنیا سے آتے تھے اور انہیں اپنے اپنے ملکوں میں موجود اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے رابطے میں رہنا ہوتا تھا اس لئے یہاں سے بے انداز کالز پوری دنیا میں کی جاتی تھیں۔ عمران نے ایک قریبی شاپ سے فون کارڈ خریدا اور پھر وہ ایک خالی ہونے والے فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے کارڈ فون سیٹ کے مخصوص خانے میں ڈالے بغیر رسیور اٹھایا اور انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔ انکوائری کے لئے فون سیٹ میں کارڈ ڈالنے کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہی انکوائری کو فون کرنے کا کوئی چارج لیا جاتا تھا۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

''ٹرانڈا سے ناراک کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور پھر جیب سے کارڈ نکال کر اس نے فون سیٹ کے مخصوص خانے میں کارڈ ڈال کر اسے پریس کیا تو فون سیٹ پر سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''بلیک سٹار کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر پہلے رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''بلیک سٹار کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ٹرانڈا سے بول رہا ہوں۔ رچرڈ فریڈرس سے بات کرائیں۔ میرا نام پرنس ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس۔ فریڈرس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ مجھے تو بتایا گیا ہے کہ ٹرانڈا سے کال ہے“۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

”تو کیا پرنس ٹرانڈا نہیں جا سکتا۔ بولو۔ کیوں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ بالکل جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ چلا گیا۔ اب بولو کیوں فون کیا ہے“...... اس بار دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”یہاں ٹرانڈا میں ایک کلب ہے جس کا نام بلیک راک کلب ہے۔ اس کے مالک کا نام بھی بلیک راک ہے۔ یہ لوگ اسلحہ اور ڈرگ بزنس میں ملوث ہیں اور تمہارے کلب کا نام بھی بلیک سٹار ہے۔ راک اور سٹار علیحدہ علیحدہ سہی لیکن بلیک تو مشترک ہے“۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”تمہیں اس سے کیا لینا ہے۔ بولو“...... اس بار فریڈرس نے ہنستے ہوئے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ یہ بلیک راک صاحب یہودی تو نہیں ہیں“۔ عمران نے پوچھا۔

”ارے نہیں۔ بالکل نہیں۔ وہ یہودی تو کیا سرے سے مذہب وغیرہ کو مانتا ہی نہیں“...... فریڈرس نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم ہے مورگو۔ اس کا سیکشن ہیڈکوارٹر

ٹرانڈا میں ہے جس کا سربراہ کوئی لارڈ کارلس ہے۔ اس لارڈ کارلس کے تحت سٹار سیکشن ہے جس میں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ رکھے گئے ہیں اور یہ اس وقت پرنس کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بلیک راک کا ٹرانڈا پر مکمل ہولڈ ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں لارڈ کارلس کے خلاف اس کی مدد حاصل کی جا سکے۔ مجھے تمہارا خیال آ گیا کہ تمہارا ایسے آدمیوں سے ہمیشہ بے حد قریبی تعلق رہتا ہے“...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کس قسم کی مدد آپ چاہتے ہیں اس سے“...... فریڈرس نے پوچھا۔

”رہائش گاہ۔ اسلحہ، کاریں اور بس“...... عمران نے کہا۔

”یہ تو بڑی معمولی بات ہے پرنس۔ وہ تو اس سے بھی زیادہ کرے گا۔ آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں“...... فریڈرس نے کہا۔

”میں پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”آپ آدھے گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کریں“...... فریڈرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور فون سیٹ کے مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو پارک کے ایک کونے میں بنچوں پر

بیٹھے ہوئے تھے۔

''کہاں فون کرنے گئے تھے اور کیا ہوا''...... جولیا نے پوچھا تو عمران نے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

''یہ کام تو یہاں کے کسی رئیل اسٹیٹ ڈیلر کی مدد سے بھی کیا جا سکتا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''یہ چھوٹا سا علاقہ ہے اور یہاں مورگو کا مکمل ہولڈ ہے اس لئے ہمیں یہاں بہت سوچ سمجھ کر سب کچھ کرنا پڑے گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لارڈ کارلس کہاں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔ ہمیں وہیں پہنچ جانا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''وہ جنگل میں رہتا ہے اور سوائے ایک خصوصی چیک پوسٹ کے اور کوئی راستہ وہاں جانے کا نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ سیکشن ہیڈکوارٹر کے تحت ایک اور گروپ ہے جس میں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ شامل ہیں۔ ان کا انچارج ماسٹر آندرے ہے اور ماسٹر آندرے اور اس کے ساتھی پورے ٹرانڈا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا کام ہمیں ٹریس کرنا ہے اور یہ لوگ جسے مشکوک سمجھتے ہیں اسے فوری گولیوں سے اڑا دیتے ہیں۔ اب تک کئی گروپ ہماری جگہ ان کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اس لئے ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے گھڑی دیکھی اور اٹھ کر ایک بار پھر فون بوتھ کی طرف چل پڑا۔ ایک خالی

بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اسے فون سیٹ کے مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے اسے دبایا تو فون سیٹ پر سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیک سٹار کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رچرڈ فریڈرس سے بات کراؤ۔ میں ٹرانڈا سے پرنس بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو پرنس۔ میں فریڈرس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد فریڈرس کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا جواب دیا ہے بلیک راک نے''...... عمران نے پوچھا۔

''پرنس۔ میری بلیک راک سے فون پر بات ہو گئی ہے۔ میں نے اسے گارنٹی دے دی ہے اور یہ بھی میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپ مورگو اور لارڈ کارلس کے خلاف کام کرنے آئے ہیں تاکہ اگر وہ انکار کرنا چاہے تو کر دے لیکن اس نے کہا ہے کہ اس کا مورگو یا لارڈ کارلس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن کوئی عملی امداد وہ اس لئے نہیں کر سکے گا کہ اس کے مطابق اس نے بھی اور مورگو نے بھی یہاں مستقل رہنا ہے''...... فریڈرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے اسلحہ، رہائش گاہ اور کاریں ہی کافی ہیں۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے''...... عمران نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"یہ سب آسانی سے ہو جائے گا۔ آپ بلیک راک کلب میں جا کر کاؤنٹر پر کیمون تنظیم کا نام لیں گے اور اپنا نام پرنس بتائیں گے تو آپ کو فوراً بلیک راک کے آفس میں پہنچا دیا جائے گا۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں نے اسے اپنی ذاتی گارنٹی دے دی ہے اس لئے آپ بے فکر ہو کر اس سے بات کریں۔ وہ مکمل طور پر بااعتماد آدمی ہے"...... فریڈرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیمون کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ناراک میں حساس اسلحہ کی ڈیل کرنے والی ایک معروف تنظیم ہے۔ میرا بھی اس سے تعلق ہے اور بلیک راک کا بھی"...... فریڈرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے فون سیٹ سے کارڈ نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر فون بوتھ سے باہر آ گیا اور اس طرف چل پڑا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ یہ بات یاد رکھو۔ ہمارے ارد گرد بھی دشمنوں کے لوگ ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل"...... صفدر نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے مختصر طور پر فریڈرس سے ہونے والی گفتگو کے

بارے میں بتا دیا۔

"عمران صاحب۔ اوہ سوری مسٹر مائیکل۔ بلیک راک کے بارے میں جیپ ڈرائیور سٹابر نے آپ کو بتایا تھا۔ پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس بلیک راک کا تعلق فریڈرس سے ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ بلیک سٹار نامی مرکزی تنظیم کے نیچے حساس اسلحے کی تمام تنظیمیں اپنے نام کے ساتھ بلیک ضرور لگاتی ہیں اور سٹابر نے بتایا تھا کہ بلیک راک بھی حساس اسلحہ ڈیل کرتا ہے اس لئے میں نے کوشش کی کیونکہ کوشش کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہوتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ کیا ہم سب کو وہاں جانا ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں اور جولیا وہاں جائیں گے۔ تم لوگ یہیں رہو گے کیونکہ یہ محفوظ جگہ ہے۔ سیل فون تم سب کے پاس موجود ہیں اس لئے آپس میں بات ہو سکتی ہے۔ جو جگہ ہمیں دی جائے گی اس کی تفصیل میں بتا دوں گا۔ پھر وہاں اکٹھے ہو کر آئندہ کی پلاننگ بنا لیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بلیک راک کلب کا مین گیٹ سڑک کے اوپر تھا جبکہ پارکنگ ہٹ کر سائیڈ گلی میں واقع ایک چھوٹے سے ایریا میں بنائی گئی تھا۔ یہ پارکنگ کلب کی تھی جبکہ سڑک کی دوسری طرف ایک خاصے بڑے علاقے میں وسیع و عریض پبلک پارکنگ تھی جہاں باقاعدہ ٹوکن دے کر گاڑی کھڑی کی جا سکتی تھی اور ٹوکن کے لئے باقاعدہ رقم دینا پڑتی تھی۔ اس پبلک پارکنگ کے بیرونی گیٹ کے تقریباً سامنے سیاہ رنگ کی ایک کار موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک درمیانے قد لیکن قدرے بھاری جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سرخ شیشوں والی گاگل تھی اور لباس اور انداز سے وہ کسی ایکشن فلم کا ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ یہ کالوج تھا۔ آندرے سیکشن کا فعال ایجنٹ۔ اس وقت اس کی نظریں سامنے بلیک راک کلب کے مین گیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ کار کی سائیڈ سیٹ

پر ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ فریڈ تھا۔ اس کا ساتھی جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کا نام جیمز تھا۔

فریڈ اور جیمز دونوں آندرے سیکشن کے ایجنٹ تھے اور کالوج نے انہیں باقاعدہ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اس جگہ بلایا تھا تاکہ وہ تینوں پاکیشائی ایجنٹوں کی نگرانی کرتے ہوئے ان کے باقی ساتھیوں تک پہنچ سکیں اور پھر ان سب کا بیک وقت خاتمہ کر سکیں۔ ان تینوں کی جیبوں میں مشین پسٹلز موجود تھے جبکہ اس کار میں چار پانچ مشین گنیں پارٹس کی صورت میں چھپائی گئی تھیں جنہیں بہت کم وقت میں جوڑ کر کام میں لایا جاتا تھا۔

''تمہیں ان پر شک کیسے ہوا''...... فریڈ نے کالوج سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ میرے قریب سے گزرے تو کسی نامانوس سی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہ ایشیائی زبان میں بات کر رہے تھے''...... کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کہا تو یہی جا رہا ہے کہ یہ لوگ بے حد ذہین اور تیز واقع ہوئے ہیں لیکن مجھے تو لگتا ہے کہ یہ انتہائی احمق لوگ ہیں کہ یورپی ہونے کے باوجود اس طرح کھلے عام ایشیائی زبان بول رہے تھے''۔ فریڈ نے کہا۔

''لوگ روانی میں صرف اپنی مادری زبان بولتے ہیں سوائے اس وقت جب وہ ضرورت سے زیادہ محتاط ہوں اور پھر انہیں یہ

خیال نہ رہا ہو گا کہ ان کی یہ بات کوئی مارک بھی کر سکتا ہے“۔ کالوج نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیٹھے باتیں کر ہی رہے تھے کہ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود کالوج بے اختیار چونک پڑا۔

”وہ باہر نکل رہے ہیں۔ وہ دیکھو۔ وہ مرد جس نے سوٹ پہن رکھا ہے اور ساتھ ایک عورت ہے جس نے جینز کی پینٹ اور لیدر کی جیکٹ پہن رکھی ہے“...... کالوج نے کہا تو فریڈ اور جیمز دونوں نے غور سے انہیں دیکھنا شروع کر دیا۔

”تو یہ ہیں وہ لوگ۔ لیکن کیا یہ پیدل جائیں گے“...... فریڈ نے کہا۔

”وہ ٹیکسی روک رہے ہیں“...... کالوج نے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ٹیکسی میں سوار ہو گئے تو کالوج نے کار سٹارٹ کی۔ اسے پارکنگ سے باہر نکالا جبکہ اس دوران ٹیکسی بائیں طرف کو آگے بڑھتی چلی گئی۔ کالوج کافی فاصلہ دے کر اس کا تعاقب کرتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی سن شائن کالونی میں داخل ہو گئی تو کالوج نے کار کی رفتار کم کر دی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کالونی میں کاروں کی آمد و رفت خاصی کم ہوتی ہے اور وہ مارک بھی ہو سکتے ہیں لیکن تھوڑا آگے جانے کے بعد اسے کار ایک پارکنگ میں موڑنا پڑی کیونکہ ٹیکسی ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے کھڑی تھی اور اس میں سوار مرد نیچے اتر کر گیٹ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر رہا تھا۔ وہ پارکنگ میں کار

روکے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ پارکنگ میں ان کی کار اکیلی تھی اور کوئی کار وہاں موجود نہ تھی۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آ گیا اور وہ اس مرد سے چند لمحوں تک بات کرتا رہا۔ پھر وہ اس طرح جھکا جیسے ان کا احترام کر رہا ہو۔ مرد نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا جبکہ اس کی ساتھی عورت ٹیکسی سے نیچے اتری اور پھر وہ دونوں کوٹھی کے گیٹ سے برآمد ہونے والے آدمی کے پیچھے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے اور پھر چھوٹا پھاٹک بھی بند کر دیا گیا۔

”یہ دو تو ہیں۔ اب باقی چار کا کب تک انتظار کرنا ہو گا“۔ فریڈ نے کہا۔

”باس نے کہا ہے کہ جب تک یہ گروپ پورا نہ ہو تب تک انہیں ہلاک نہ کیا جائے“...... کالوج نے کہا۔

”ٹھیک کہا ہے۔ ان پر اگر پہلے حملہ ہو گیا تو باقی لوگ غائب ہو جائیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم کب تک یہاں رکے رہیں گے“...... عقبی سیٹ پر بیٹھے جیمز نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا“۔ کالوج نے کہا۔ ٹیکسی اس دوران واپس جا چکی تھی اور سڑک تقریباً خالی پڑی ہوئی تھی۔ اکا دکا کاریں آ جا رہی تھیں کہ اچانک ایک اور ٹیکسی موڑ کاٹ کر ادھر آتی دکھائی دی۔

”میرا خیال ہے کہ ہمارا شکار آ رہا ہے“...... کالوج نے اس

ٹیکسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر واقعی جب وہ ٹیکسی اس کوٹھی
کے پھاٹک کے سامنے آ کر رکی تو ان تینوں کے ستے ہوئے
چہرے بحال ہو گئے۔ ٹیکسی میں سے ایک آدمی نے اتر کر کال بیل
کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی آدمی
جو پہلے باہر آیا تھا ایک بار پھر پھاٹک سے باہر آ گیا۔ وہ کچھ دیر
باتیں کرتا رہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس دوران ٹیکسی میں سے مزید
دو مرد اور ایک عورت اتری اور پھر وہ چاروں اس باہر آنے والے
آدمی کے ساتھ کوٹھی کے اندر چلے گئے جبکہ ٹیکسی آگے بڑھ گئی تھی۔
”اب یہ تعداد پوری ہو گئی ہے۔ اب ان کا خاتمہ کرنا ہے اور
ہمارے پاس صرف مشین گنیں ہیں۔ میزائل گنیں نہیں ہیں ورنہ میں
س پوری کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتا“...... کالوج نے کہا۔
”میرا خیال ہے کہ ہمیں عقبی طرف سے اندر داخل ہونا چاہئے
ور پھر جو نظر آئے اسے اڑا دیا جائے۔ جس قدر تیز آپریشن ہو گا
س قدر کامیابی یقینی ہو گی“...... جیمز نے کہا۔
”میرا خیال ہے کہ ہمیں رسک نہیں لینا چاہئے۔ یہ لوگ اندر
ہیں کہیں بھاگے نہیں جا رہے اس لئے ہم میں سے دو آدمی یہاں
ہیں اور ان کی نگرانی کریں جبکہ ایک آدمی جا کر بے ہوش کر دینے
الی گیس کا پسٹل ہیڈکوارٹر سے لے آئے۔ اس طرح ان کا خاتمہ
یقینی ہو جائے گا“...... فریڈ نے کہا۔
”یہ لمبا کام ہے۔ اس میں کافی وقت صرف ہو گا اور اگر یہ

لوگ یا ان میں سے چند باہر چلے گئے تو ہمیں ایک بار پھر انتظار
کرنا پڑے گا اور ہمارا زیادہ دیر یہاں رکنا ہمیں مشکوک کر سکتا ہے
اس لئے ہم نے جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا ہے“...... کالوج نے کہا۔
”کالوج ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے فوری کرنا
ہے۔ تب ہی یہ لوگ ختم ہوں گے ورنہ اگر انہیں معمولی سا شک بھی
پڑ گیا تو الٹی آنتیں گلے پڑ سکتی ہیں“...... فریڈ نے کہا۔
”اوکے۔ آؤ چلو۔ عقبی طرف چلتے ہیں“...... جیمز نے کہا اور
پھر ان تینوں نے کار میں سے مشین گنیں نکال کر انہیں جوڑا اور پھر
اپنے کوٹوں کے اندر انہیں اس طرح ایڈجسٹ کر لیا کہ وہ بظاہر
دیکھنے میں نظر نہ آئیں اور پھر کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم
اٹھاتے سڑک پار کر کے کوٹھی کی سائیڈ میں جانے والی سڑک پر آ
گئے اور پھر آگے بڑھتے چلے گئے۔ سب سے آگے کالوج تھا۔ اس
کے پیچھے کچھ فاصلے پر فریڈ اور سب سے آخر میں جیمز تھا۔ وہ اس
انداز میں چل رہے تھے جیسے وہ وہیں کے رہنے والے ہوں اور
چہل قدمی کے لئے باہر نکلے ہوں۔ کوٹھی کے عقب میں ایک اور گلی
تھی جو کافی اندر تک چلی گئی تھی اور جس میں کوڑے کرکٹ کے کئی
ڈرمز پڑے ہوئے تھے۔
”پہلے میں اندر جاؤں گا اور پھر عقبی دروازہ کھول دوں گا اور
پھر تم دونوں اندر آ جانا“...... کالوج نے ان دونوں کے اس گلی میں
آ جانے کے بعد ان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے

ہوئے کوڑے کے بڑے بڑے ڈرموں کی اوٹ میں ہو گئے تا کہ
سڑک پر سے گزرنے والے انہیں چیک نہ کر سکیں جبکہ کالوج پہلے
سڑک کی طرف گیا اور اس نے سر باہر نکال کر دائیں بائیں دیکھا
تا کہ کوئی اسے دیوار پار کرتے ہوئے چیک نہ کر سکے اور جب اس
نے دونوں طرف کسی کو نہ پایا تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر جمپ لگا
کر وہ ایک بند ڈرم کے اوپر چڑھ کر پلک جھپکنے میں دیوار پر بیٹھا
اور دوسرے لمحے اس نے اندر چھلانگ لگا دی۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا
اور کالوج دیوار کے ساتھ ہی دبک گیا لیکن جب کچھ دیر تک ہلکے
سے دھماکے کا کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو وہ آہستہ سے اٹھا اور اس
نے سائیڈ میں موجود دروازے کو اندر سے کھول دیا۔ دروازہ کھلتے
ہی فریڈ اور جیمز بھی اندر داخل ہو گئے تو کالوج نے دروازہ دوبارہ
لاک کر دیا اور پھر وہ تینوں ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے بڑے
محتاط انداز میں چلتے ہوئے سائیڈ راہداری سے آگے بڑھتے چلے
گئے۔ پھر وہ تینوں فرنٹ کے قریب جا کر رک گئے۔ کالوج نے
رک کر سر باہر نکالا لیکن فرنٹ خالی پڑا ہوا تھا اور وہاں سے کوئی
آواز بھی نہ آ رہی تھی۔ سامنے موجود پھاٹک بھی اندر سے بند تھا۔
کالوج نے اپنے پیچھے موجود فریڈ اور جیمز کو آگے آنے کا اشارہ کیا
اور خود بھی تیزی سے آگے بڑھ کر برآمدے کی سائیڈ دیوار سے لگ
کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں پھاٹک کے ساتھ بنے ہوئے چوکیدار
کے کمرے پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ ان چاروں مردوں

اور دو عورتوں کے علاوہ بھی ایک اور آدمی یہاں موجود ہے اور ہو
سکتا ہے کہ مزید ملازمین بھی موجود ہوں اس لئے وہ بے حد محتاط
تھا۔ لیکن جب پھاٹک کے قریب موجود کمرے سے نہ کوئی آہٹ
سنائی دی اور نہ ہی برآمدے میں سے کوئی آواز آئی تو کالوج
ہاتھوں میں مشین گن پکڑے محتاط انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔
اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور پھر جب سیڑھیاں چڑھ کر
برآمدے میں پہنچے تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر تیزی سے دیوار سے جا
لگے۔ انہیں اس راہداری کے ایک کمرے سے انسانی آوازیں سنائی
دے رہی تھیں۔ دروازہ بند ہونے کی وجہ سے آوازیں ہلکی تھیں
لیکن مردوں اور عورتوں کی آوازیں بہرحال آسانی سے شناخت کی
جا سکتی تھیں۔ کالوج اور اس کے ساتھیوں نے ایک دوسرے کی
طرف دیکھا اور پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں ایکشن لینے کا فیصلہ کر
کے کالوج آگے بڑھا۔ اس نے پہلے بند دروازے کو دبایا۔ دروازہ
معمولی سا کھل گیا تو کالوج نے زور سے دروازے پر پیر مارا اور
ایک دھماکے سے دروازہ کھلتے ہی کالوج اچھل کر اندر داخل ہوا اور
اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے گھوم گیا۔
”خبردار۔ اگر حرکت کی۔ تمہارا چھوٹا ساتھی کہاں ہے“...... کالوج
نے چیخ کر کہا۔ اس کے دونوں ساتھی بھی کمرے میں داخل ہو کر
الرٹ پوزیشنیں لے چکے تھے۔ کمرے میں سات آٹھ کے قریب
کرسیاں موجود تھیں جن پر دو عورتیں اور تین مرد بیٹھے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"...... وہاں موجود ایک آدمی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"فائر"...... کالوج نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اپنے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں اور بے تحاشہ ہونے والی فائرنگ سے گونج اٹھا۔

ڈاکٹر ہیرالڈ کے چہرے پر خاصی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں کرسی پر اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے موجود میز پر ایک انٹرکام بھی موجود تھا۔

"میں یہاں مزید کام نہیں کر سکوں گا۔ میں کیا کروں"۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے پریشان سے لہجے میں خودکلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں"...... رابطہ ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں ڈاکٹر ولیم"...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ ڈاکٹر ولیم یہودیوں کی اس اہم

ترین خفیہ لیبارٹری کا انچارج بھی تھا اور ڈاکٹر ہیرالڈ کے خیال کے مطابق وہ بے حد ذہین اور قابل سائنس دان تھا۔

''کوئی خاص بات ڈاکٹر ہیرالڈ جو آپ نے مجھے فون کیا ہے''۔ ڈاکٹر ولیم کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

''ڈاکٹر ولیم۔ مجھے یہاں کام کرنے کا اچھا اور خوشگوار ماحول مہیا نہیں کیا جا رہا۔ آپ سمیت باقی ساتھی سائنس دان مجھ سے بات کرنے سے بھی کتراتے ہیں۔ مجھے ایسا سمجھا جا رہا ہے کہ جیسے میں کسی خوفناک اور متعدی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ایسی حالت میں یہاں میں کام نہیں کر سکتا۔ آپ میری سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن سے بات کرائیں تو مہربانی ہو گی''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ہیرالڈ۔ آپ کو اب اس وقت تک یہاں رہنا ہے جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ جہاں تک یہاں کے ماحول کا تعلق ہے تو آپ کی وجہ سے اس لیبارٹری کو بھی سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب نہ کوئی باہر جا سکتا ہے اور نہ ہی باہر سے کوئی اندر آ سکتا ہے۔ ایسی صورت حال کا سامنا ہم میں سے کسی نے پہلے نہیں کیا تھا اس لئے ہم سب بے حد پریشان ہیں۔ بے شمار کام رکے ہوئے ہیں اور بہت سے لوگ یہاں آنے سے روک دیئے گئے ہیں اس لئے یہ بھی مجبوری ہے۔ آپ بے شک یہاں کام نہ کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جہاں تک لارڈ ولسن سے بات

کرانے کی آپ کی درخواست ہے تو وہ میں کرا دیتا ہوں۔ ہماری تو اپنی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ آپ کو یہاں سے کسی اور لیبارٹری میں شفٹ کرا دیں تاکہ ہماری لیبارٹری کا ماحول نارمل ہو سکے۔ آپ میرے آفس آ جائیں۔ میں ابھی آپ کی بات کرا دیتا ہوں''۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ اب بات ان کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ یہاں سائنس دان اور ان کے اسسٹنٹ عیش کرتے تھے۔ وہ شرابیں پیتے تھے۔ عورتیں یہاں آ کر رہتی تھیں اور یہ لوگ باہر جا کر بھی عیش کرتے تھے جو سب کچھ ڈاکٹر ہیرالڈ کے آنے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔

ایک سائنس دان نے اسے بتایا کہ یہ لیبارٹری چالی کے مشہور شہر گاشا میں بنی ہوئی ہے۔ گو اس نے نہ کبھی چالی دیکھا تھا اور نہ ہی گاشا۔ لیکن اب اندازہ ہوتا تھا کہ یہ خاصا ترقی یافتہ علاقہ ہو گا کیونکہ جس سائنس دان نے اسے اس بارے میں بتایا تھا اس نے یہاں کے لوگوں اور یہاں کے رہن سہن کے بارے میں چند ایسے اشارے کئے تھے جن سے یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ وہاں کے لوگوں کا رہن سہن ترقی یافتہ ہے لیکن ڈاکٹر ہیرالڈ رسیور رکھنے کے بعد ایک بار پھر گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اگر سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن سے بات کرے تو وہ اس کا کوئی حل نکال سکیں گے لیکن سیکرٹری سائنس سے رابطہ

سوائے ڈاکٹر ولیم کے مین فون کے اور کسی طرح نہ ہو سکتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ڈاکٹر ولیم کے سامنے وہ ان کے خلاف سیکرٹری سائنس سے کھل کر بات بھی نہ کر سکے گا اس لئے وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیسے اس معاملے پر مزید کام کرے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ہیرالڈ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ یہ ڈاکٹر ہیرالڈ کا خدمت گار تھا۔ اس کا کام ڈاکٹر ہیرالڈ کے آرام کا خیال رکھنا تھا۔ اس نوجوان کا نام گارٹی تھا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ آپ ابھی تک سوئے نہیں۔ کمرے کی بتی جلتی دیکھ کر میں سمجھا کہ آپ بتی بند کرنا بھول گئے ہیں اس لئے میں حاضر ہوا تھا''...... گارٹی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم کب سے یہاں کام کر رہے ہو''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

''مجھے یہاں آٹھ سال ہو گئے ہیں جناب۔ میں یہاں ڈاکٹر ولیم کا خدمت گار تھا۔ اب آپ کی تشریف آوری پر مجھے آپ کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے''...... گارٹی نے اسی طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ولیم تو لیبارٹری کے انچارج ہیں اس لئے ان کے خدمت گار کو تو یہاں بے حد اہمیت دی جاتی ہو گی''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''یس سر۔ آپ کا کوئی مسئلہ ہو تو آپ مجھے بتائیں سر۔ کوئی چیز باہر سے لانی ہے۔ کوئی بھی پرابلم ہو۔ مجھے بتائیں۔ میں آپ کی ہر خدمت کروں گا''...... گارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن کو فون کرنا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ڈاکٹر ولیم یا اور کسی کو اس کا علم نہ ہو۔ کوئی ایسا طریقہ ہو سکتا ہے''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا تو گارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے سر۔ ڈاکٹر ولیم صاحب کے پاس ایک سپیشل کارڈلیس فون ہے جو سیٹلائٹ کے ذریعے پوری دنیا میں کام کرتا ہے۔ وہ ان کی الماری میں پڑا رہتا ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ آپ فون کر لیں گے تو میں خاموشی سے اسے واپس الماری میں رکھ دوں گا۔ کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا''...... گارٹی نے جواب دیا۔

''یہ تمہاری مہربانی ہو گی گارٹی''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''اس میں مہربانی والی کوئی بات نہیں سر۔ آپ یہودی کاز کے لئے کارمن چھوڑ کر یہاں آئے ہیں اور آپ یہودی کاز کے لئے کام کر رہے ہیں اور پوری دنیا کے یہودی آپ کے قدردان ہیں اس لئے جناب آپ کی خدمت تو ہمارا فرض ہے''...... گارٹی نے کہا تو ڈاکٹر ہیرالڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تمہیں کس نے یہ سب بتایا ہے''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر ولیم نے جناب۔ وہ اپنے کسی ساتھی سائنس دان سے آپ کے بارے میں بات کر رہے تھے“...... گارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہرحال یہ کام کب ہو سکتا ہے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”ابھی ہو سکتا ہے۔ اس وقت ڈاکٹر ولیم سپیشل لیبارٹری میں ہوں گے اور وہاں انہوں نے ابھی چار پانچ گھنٹوں تک کام کرنا ہے لیکن جناب۔ جب آپ سیکرٹری صاحب کو فون کریں گے تو وہ ڈاکٹر ولیم کو فون نہ کر دیں۔ اس طرح میں سامنے آ گیا تو مجھے تو نوکری سے بھی نکال دیا جائے گا“...... گارٹی نے اس انداز میں کہا جیسے اسے پہلی بار خیال آیا ہو۔

”میں نے کسی کے خلاف کوئی بات نہیں کرنی۔ صرف اپنی بات کرنی ہے۔ تم بے فکر رہو۔ کوئی تمہیں نوکری سے نہیں نکال سکتا۔ یہ میرا وعدہ ہے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ اگر ڈاکٹر ولیم صاحب موجود نہیں ہیں تو میں لے آتا ہوں سپیشل فون“...... گارٹی نے کہا اور واپس مڑ کر وہ دروازے سے باہر چلا گیا۔

”اگر سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے میری بات نہ مانی تو پھر“۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس کے اس سوال کا جواب دینے والا وہاں کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور گارٹی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک

کارڈلیس فون موجود تھا۔

”یہ لیجئے جناب“...... گارٹی نے کارڈلیس فون ڈاکٹر ہیرالڈ کے سامنے میز پر رکھا اور پھر پلٹ کر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔

”تم بھی باہر جاؤ گارٹی“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے اسے اندر سے دروازہ بند کرتے دیکھ کر کہا۔

”یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ لیکن آپ کب فون فارغ کریں گے“۔ گارٹی نے چونک کر کہا۔

”ایک گھنٹے بعد آ کر لے جانا۔ فکر مت کرو۔ تمہیں خصوصی انعام دیا جائے گا“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”تھینک یو سر“...... گارٹی نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے ایک کونے میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تو فون میں ٹون آ گئی۔ ڈاکٹر ہیرالڈ چونکہ کارمن میں ایسے سپیشل سیٹلائٹ فونز استعمال کرتا رہتا تھا اس لئے اسے اس کی ساری تکنیک کا پوری طرح علم تھا۔ ٹون آنے پر اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

”ولنگٹن کا رابطہ نمبر دیں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ولنگٹن کا رابطہ نمبر پریس کیا اور ایک بار پھر انکوائری کا

نمبر پریس کر دیا۔

''انکوائری پلیز''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن کا خصوصی نمبر دیں۔ میں سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''ان کے سیکرٹری کے تھرو نمبر ہے جناب۔ براہ راست نمبر نہیں ہے۔ سیکرٹری کے ذریعے کال کر لیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر پہلے رابطہ نمبر اور پھر سیکرٹری سائنس کا نمبر پریس کر دیا۔

''پی اے ٹو سیکرٹری سائنس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں۔ بے حد اہم بات کرنی ہے''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''کہاں سے بول رہے ہیں آپ''...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''میں ایک سپیشل لیبارٹری سے بول رہا ہوں جو چالی کے شہر گاسٹا میں ہے''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

'چالی۔ اتنی دور سے۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ لارڈ ولسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔ ڈاکٹر ہیرالڈ آف کارمن''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ آپ۔ اوہ۔ آپ نے براہ راست فون کیا ہے۔ کیوں۔ ڈاکٹر ولیم کہاں ہے۔ کیا ہوا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو لیبارٹری یا آپ تک نہیں پہنچ گئے''...... سیکرٹری سائنس نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتا تھا اس لئے ڈاکٹر ولیم کے سپیشل فون سے ان کے علم میں لائے بغیر کال کر رہا ہوں''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا ہوا۔ کیوں آپ نے سپیشل فون سے کال کی ہے اور وہ بھی ڈاکٹر ولیم کے علم میں لائے بغیر۔ کھل کر بات کریں''۔ اس بار لارڈ ولسن نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے اسے تفصیل سے اس لیبارٹری کے ماحول اور سائنس دانوں اور ٹیکنیشنز کے ان سے سلوک پر تفصیلی بات کر دی۔

''آپ کو ڈاکٹر ولیم سے بات کرنا چاہئے تھی۔ وہ کچھ نہ کچھ کرتے''...... لارڈ ولسن نے کہا۔

''میں نے ان سے بات کی ہے۔ وہ خود بھی پابندیوں کی وجہ سے مجھ سے ناراض رہتے ہیں۔ آپ مجھے کسی ایسی لیبارٹری میں

بجھوا دیں جہاں مجھ سے ایسا سلوک نہ رکھا جائے ورنہ میں ذہنی سکون نہ ہونے کی وجہ سے کام ہی نہیں کر سکوں گا“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”آپ کی پریشانی بجا ہے۔ میں آپ کا مسئلہ بھی سمجھ گیا ہوں اور لیبارٹری میں کام کرنے والے باقی افراد کا بھی۔ یہ لیبارٹری ہماری خصوصی لیبارٹری ہے اور میرے علاوہ اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ آپ کہاں ہیں اس لئے آپ کا یہاں رہنا ضروری ہے۔ میں یہ پابندیاں ابھی کھول دیتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب آپ کو وہاں بے حد اچھا اور خوشگوار ماحول ملے گا“...... لارڈ ولسن نے کہا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو میری پریشانی دور ہو جائے گی“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں۔ آپ سپیشل میٹنگ ہال میں آ جائیں۔ لیبارٹری کے تمام افراد وہاں آپ کے استقبال کے لئے

جمع ہیں اور ہاں۔ میرا سپیشل فون بھی ساتھ لیتے آئیں“...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ کیا ہو گیا۔ ڈاکٹر ولیم کو اپنے سپیشل فون کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود ان کے لہجے میں غصہ نہیں ہے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے خودکلامی کے انداز میں کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور گارٹی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”سر کمال ہو گیا۔ آپ کے فون کرنے پر لارڈ ولسن نے لیبارٹری پر لگائی گئی تمام پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ ڈاکٹر ولیم کو انہوں نے بتا دیا ہے کہ آپ نے انہیں ڈاکٹر ولیم کے سپیشل فون پر کال کی ہے تو وہ سمجھ گئے کہ اس فون کے بارے میں صرف میں ہی جانتا ہوں اس لئے انہوں نے مجھے بلا کر پہلے ڈانٹا لیکن پھر انہوں نے مجھے اس لئے شاباش دی کہ میری وجہ سے سب لوگ جو ان پابندیوں کی وجہ سے بے حد تنگ تھے وہ اب آزاد ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر ولیم نے لیبارٹری کے تمام سائنس دانوں اور ٹیکنیشنز کو سپیشل میٹنگ ہال میں کال کیا ہے تاکہ سب مل کر آپ کا شکریہ ادا کر سکیں۔ آیئے سر۔ آیئے۔ سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں“۔ گارٹی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ہیرالڈ کے چہرے پر

بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر جب تھوڑی دیر بعد وہ سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچے تو وہاں واقعی سب افراد اکٹھے تھے۔ سب نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

''ڈاکٹر ولیم۔ کیا مجھ پر تو کوئی پابندی نہیں لگا دی گئی''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ آپ بھی آزادی سے گھوم پھر سکتے ہیں۔ البتہ گارٹی مستقل طور پر آپ کے ساتھ رہے گا۔ یہ اچھا گارڈ بھی ہے اور اچھا خدمت گار بھی۔ یہ آپ کا ہر طرح سے خیال رکھے گا لیکن آپ لیبارٹری سے باہر نہیں جا سکیں گے''...... ڈاکٹر ولیم نے کہا تو ڈاکٹر ہیرالڈ نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بلیک راک کی دی ہوئی رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں بیٹھا آئندہ کے پروگرام کے بارے میں بات چیت کر رہا تھا۔ وہ جولیا کے ساتھ بلیک راک سے مل چکا تھا اور بلیک راک سے اس نے یہ پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ لارڈ کارلس کے ساتھ اس کا رابطہ ہے یا نہیں لیکن بلیک راک نے رابطے سے صاف انکار کر دیا تھا مگر یہ بات بہرحال سامنے آ گئی تھی کہ آندرے کے ایجنٹ فاریسٹ چیک پوسٹ پر موجود ہیں۔ اب تمام ساتھیوں میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ انہیں پہلے آندرے اور اس کے سیٹ اپ کا خاتمہ کرنا چاہئے یا براہ راست لارڈ کارلس تک پہنچا جائے۔

''آندرے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے میں خاصا وقت ضائع ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ لارڈ کارلس خاموشی سے

یہاں سے غائب ہو جائے اور پھر اسے تلاش کرنا مشکل ہو جائے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم براہ راست لارڈ کارلس پر ہاتھ ڈال دیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’لیکن وہاں ایکریمی چیک پوسٹ پر جہاں سے گزرے بغیر ہم لارڈ کارلس تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہاں بھی یقیناً آندرے کے سیکشن کے ایجنٹ موجود ہوں گے اس لئے پہلے آندرے کو قابو کیا جائے۔ اس سے ان ایجنٹوں کے بارے میں معلومات کر کے پھر آگے بڑھا جائے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’میں آ رہا ہوں‘‘...... اچانک تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

’’کیا ہوا‘‘...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

’’کچھ نہیں۔ میں آ رہا ہوں‘‘...... تنویر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا اور اس کے عقب میں دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔

’’میرے خیال میں تنویر کو کوئی آہٹ سنائی دی ہے‘‘...... تنویر کے ساتھ بیٹھی صالحہ نے کہا۔

’’آہٹ۔ کیسی آہٹ۔ ملازم تو مارکیٹ گیا ہوا ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’تنویر چونکہ خاموش بیٹھا رہتا ہے اس لئے اس کے کان بھی ہم سے زیادہ حساس ہو گئے ہیں‘‘...... صالحہ نے کہا تو سب بے

اختیار ہنس پڑے اور ایک بار پھر ان کے درمیان بحث شروع ہو گئی۔

’’تم کیوں خاموش ہو عمران۔ تم نے کیا پلاننگ کی ہے‘‘۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’میں اس لئے خاموش ہوں کہ آندرے کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں نے کوشش کی تھی کہ بلیک راک سے اس بارے میں معلومات مل جائیں لیکن اس نے بتایا کہ اسے واقعی معلوم نہیں ہے اور مجھے یقین تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے‘‘۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’پھر تو ہمیں واقعی آندرے کو چھوڑ کر لارڈ کارلس کی طرف براہ راست توجہ دینی چاہئے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہم اپنے عقب میں جیتا جاگتا اور انتہائی تربیت یافتہ خطرہ نہیں چھوڑ سکتے‘‘...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے مشین گنوں سے مسلح تین آدمی انتہائی پھرتی سے نہ صرف اندر داخل ہوئے بلکہ انہوں نے بڑے تربیت یافتہ انداز میں گھوم کر مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔

’’خبردار۔ اگر حرکت کی۔ تمہارا چھٹا ساتھی کہاں ہے‘‘...... سب سے پہلے کمرے میں داخل ہونے والے نے چیخ کر کہا۔

’’تم کون ہو‘‘...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اور

اس کے ساتھی اس طرح اچانک ان افراد کی آمد پر حیرت سے بت بنے بیٹھے رہ گئے تھے۔ وہ ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل بھی نہ سکے تھے۔

''فائر''...... اچانک اس آدمی نے جو ان سے بات کر رہا تھا چیخ کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتے ان کے قریب موجود صفدر، جولیا اور صالحہ تینوں ان پر جھپٹ پڑے۔ صفدر اور جولیا نے ان کی مشین گنوں پر ضربیں لگائیں تو ایک مشین گن کا رخ نیچے کی طرف اور ایک کا رخ اوپر چھت کی طرف ہو گیا لیکن تیسرا آدمی جس پر صالحہ جھپٹی تھی اس نے تیزی سے مشین گن ایک طرف کی اور ایک پھر یکلخت خوفناک فائرنگ سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ان چیخوں میں صالحہ کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی شامل تھی جبکہ باقی چیخیں ان تینوں افراد کی تھیں جن میں سے ایک کی گن سے گولیاں چھت سے، دوسرے کی گن کی گولیاں فرش سے اور تیسرے کی گن کی گولیاں سائیڈ دیوار سے ٹکرائی تھیں۔ البتہ صالحہ کے دائیں بازو میں گولیاں لگی تھیں اور ان تینوں کے ساتھ ہی صالحہ بھی چیختی ہوئی نیچے گری تھی۔

عمران کی نظریں ایک لمحے کے لئے سائیڈ دیوار پر موجود روشن دان پر پڑیں جہاں ایک لمحے کے لئے اسے تنویر کی جھلک دکھائی دی تھی۔ دوسرے لمحے صفدر، کیپٹن شکیل اور عمران ان تینوں افراد پر

پر جھپٹ پڑے جن کی گردنوں میں گولیاں لگی تھیں اور وہ تیزی سے اٹھ کر دوبارہ اپنی گر جانے والی مشین گنوں پر جھپٹنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل نے چند لمحوں میں ہی انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ البتہ ان میں سے ایک آدمی جس کی گردن کے عین درمیان میں گولیاں لگی تھیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ باقی دو بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں کی گردنوں میں گولیاں لگی تھیں لیکن ان کی شہ رگ کٹنے سے بچ گئی تھی جبکہ جولیا، صالحہ کو سنبھالنے میں مصروف تھی جس کے کاندھے کی عقبی طرف گولی لگی تھی۔ یہ گولیاں جو ان تینوں افراد کو لگی تھیں اور صالحہ بھی جن کا نشانہ بنی تھی اوپر روشن دان سے تنویر نے چلائی تھیں۔ پھر چند لمحوں بعد تنویر دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا جدید انداز کا میڈیکل باکس موجود تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد نہ صرف صالحہ بلکہ زندہ بچ جانے والے دونوں حملہ آوروں کو بھی میڈیکل ایڈ دے دی گئی تا کہ وہ بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک نہ ہو جائیں۔

''تم نے انتہائی حیرت انگیز کام کیا ہے تنویر۔ ایسی حالت میں نہ صرف ہمت کرنا بلکہ ایسا بہترین نشانہ شو کرنا انتہائی حیرت انگیز ہے۔ ویل ڈن''...... عمران نے تنویر سے کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ شاید انہوں نے اب تک یہ خیال ہی نہ کیا تھا کہ حملہ آوروں اور صالحہ کو زخمی کرنے والی

گولیاں کس نے چلائی تھیں۔

"صالحہ اتفاقاً عین اس وقت گھوم گئی تھی جب میں اس آدمی پر گولی چلا چکا تھا اس لئے وہ زد میں آ گئی"...... تنویر نے کہا۔

"کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ یہ کس ٹاپک پر بات چیت ہو رہی ہے۔ تنویر نے کیا کیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں ابھی تک احساس نہیں ہوا کہ ہم سب کی زندگیاں تنویر کی حیرت انگیز کارکردگی کی بناء پر محفوظ رہی ہیں ورنہ شاید اب تک ہم سب ختم ہو چکے ہوتے"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ایک تو وہ روشن دان میں تنویر کی موجودگی کو محسوس نہ کر سکے تھے اور دوسرا انہیں ابھی تک یہ احساس نہیں ہو سکا تھا کہ حملہ آوروں پر گولیاں کس نے چلائی تھیں۔

"میں نے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنی تھی۔ مجھے احساس ہوا تھا کہ کوئی اوپر کی منزل پر موجود ہے لیکن یہ ایسا احساس تھا کہ میں اسے اوپن نہ کر سکتا تھا ورنہ غلط ہونے کی صورت میں میرا مذاق اڑایا جاتا۔ چنانچہ میں خود ہی چیکنگ کے لئے باہر چلا گیا۔ میرے پاس مشین پسٹل موجود تھا۔ وہ میں نے ہاتھ میں لے لیا اور سیڑھیاں چڑھ کر دوسری منزل کو چیک کیا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ دوسری منزل خالی پڑی ہوئی تھی۔ میں واپس آ رہا تھا

کہ اس راہداری سے گزرا جہاں اس کمرے کا روشن دان تھا۔ یہ روشن دان کھلا ہوا تھا۔ اسی وقت میرے کان میں کسی کی چیختی ہوئی آواز پڑی جو خبردار کر رہا تھا۔ میں نے روشن دان سے جھانکا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرے میں مشین گنوں سے مسلح تین افراد موجود تھے۔ میں نے ان پر فائر کھولنے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ مسلح تھے اور اپنے انداز سے انتہائی تربیت یافتہ بھی دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے مشین پسٹل سیدھا کیا تو اسی وقت اس آدمی نے فائر کا لفظ کہہ دیا اور اس کے ساتھ ہی تم سب اٹھ کر ان پر جھپٹ پڑے۔ اس طرح حملہ آور تمہارے پیچھے چھپ گئے۔ اب میرے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا کہ میں ان کی کھوپڑیاں اڑا دیتا یا گردنوں پر فائر کرتا لیکن تیز حرکت کی وجہ سے ان کے سر تیزی سے اوپر نیچے اور دائیں بائیں ہو رہے تھے جبکہ گردن ایک ہی جگہ پر موجود تھی اس لئے میں نے ان تینوں کی گردنوں پر فائر کر دیا۔ صالحہ نے عین اسی وقت جب میں نے اس کے مقابل آدمی پر فائر کھولا اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن اوپر اٹھانے کے لئے ہاتھ مارا اور جمپ لیا تھا جس کے نتیجے میں پہلی گولی تو اس آدمی کی گردن میں جا لگی لیکن دوسری گولی جمپ لینے کی وجہ سے صالحہ کے کاندھے کے عقب میں لگ گئی۔ یہ سب کچھ عین اس وقت ہوا جب ان حملہ آوروں کی مشین گنوں سے بھی گولیاں چلی تھیں۔ میں نیچے آنے کے لئے بھاگا کیونکہ میں نے ان تینوں کو نیچے گرتے دیکھ لیا تھا اور صالحہ کو

زخمی ہوتا بھی دیکھ چکا تھا اس لئے سیڑھیوں کے قریب کمرے کے کھلے دروازے سے ریک میں موجود میڈیکل باکس کو دیکھ کر میں نے نیچے آ کر پہلے وہ میڈیکل باکس اٹھا لیا تھا''...... تنویر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ہوا ہے۔ ہم تو سمجھ ہی نہیں سکے تھے۔ ویری گڈ تنویر۔ تم واقعی بہترین نشانے باز ہو۔ ویری گڈ''...... جولیا نے کہا اور پھر جب صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تعریف کی تو اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

''میں نے سب سے پہلے تمہاری تعریف کی ہے اس لئے اب مزید تعریف کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار تنویر ناراض ہونے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑا۔

''ان دونوں بے ہوش افراد کو اٹھا کر کرسیوں پر ڈالو اور پھر رسیاں تلاش کر کے لے آؤ تاکہ رسیوں سے انہیں باندھ کر ان سے معلوم کیا جائے کہ یہ ہم تک کیسے پہنچے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تنویر۔ تم کیپٹن شکیل کے ساتھ باہر چیکنگ کرو۔ ہو سکتا ہے ان کا اور گروپ بھی ہو۔ میں رسی لا کر ان کو باندھتا ہوں''۔ صفدر نے کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔ ان کے پیچھے صفدر بھی کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے صالحہ کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ اسے پہلے ہی جولیا نے اٹھا کر بازوؤں

والی کرسی پر اس طرح بٹھا دیا تھا کہ اس کے زخم پر دباؤ نہ پڑے۔ ویسے زخم کی بینڈیج پہلے ہی ہو چکی تھی اور طاقت کے دو انجکشن بھی صالحہ کو لگائے جا چکے تھے۔ چنانچہ جولیا اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد صفدر رسیوں کے دو بنڈل اٹھا لایا۔

''وہ ملازم واپس آنے والا ہو گا۔ اس کا کیا کرنا ہو گا''۔ صفدر نے کہا۔

''فی الحال اسے بے ہوش رکھنا۔ بعد میں دیکھا جائے گا''۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آندرے اور لاسی دونوں آفس میں موجود تھے۔ لاسی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی البتہ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے جبکہ آندرے کرسی سے اٹھ کر آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کیونکہ کالوج اور اس کے گروپ کے دو ساتھی فریڈ اور جیمز غائب تھے۔ کالوج نے ٹرانسمیٹر پر کال ہی نہ کی تھی جبکہ آندرے نے اسے کال کیا تو اس نے کال ہی اٹنڈ نہ کی تھی۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک اور ایجنٹ سمتھ کو بلیک راک کلب پہنچ کر کالوج اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور پھر اطلاع دینے کے لئے کہا اور اس وقت وہ سمتھ کی کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔

"آخر کالوج اور اس کے ساتھی کہاں گئے ہوں گے۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... کرسی پر بیٹھی ہوئی لاسی نے کہا۔

"یہی بات تو سمجھ نہیں آ رہی۔ میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشائی ایجنٹوں کا جوڑا بلیک راک سے ملاقات کر کے واپس جا چکا ہے۔ اس کے باوجود نہ ہی کالوج نے خود کال کی ہے اور نہ ہی وہ کال کا جواب دے رہا ہے"...... آندرے نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو آندرے اس طرح ٹرانسمیٹر پر جھپٹا جیسے بھوکی چیل گوشت پر جھپٹتی ہے۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سمتھ کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے سمتھ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے کالوج کے بارے میں۔ اوور"۔ آندرے نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ان کی کار ہم نے تلاش کر لی ہے باس۔ کارسن شائن کالونی کی ایک پبلک پارکنگ میں کھڑی ہے لیکن ان تینوں کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ اوور"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سن شائن کالونی میں کھڑی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشائی ایجنٹوں کا تعاقب کرتے ہوئے سن شائن کالونی میں گئے تھے۔ اوور"...... آندرے نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس سے آگے ان کے بارے میں پتہ نہیں چل رہا۔ اوور"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس میٹرکس کراس ریز آپریٹر نہیں ہے۔ اوور"۔ آندرے نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہ تو کسی خاص مشن کے لئے ویپن سٹاک ہاؤس سے جاری کیا جاتا ہے۔ اوور"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے کسی آدمی کو فوراً ویپن سٹاک ہاؤس بھیجو۔ میں وہاں کے انچارج گراہم کو فون کر دیتا ہوں۔ کسے بھیج رہے ہو تا کہ میں اس کا نام گراہم کو بتا دوں۔ اوور"...... آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ کو بھیج رہا ہوں باس۔ اوور"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی بھیجو۔ جب ڈیوڈ واپس تمہارے پاس پہنچ جائے تو اس میٹرکس کراس ریز آپریٹر کی مدد سے پارکنگ کے ارد گرد کی کوٹھیوں کو چیک کرو۔ اس سے تمہیں میک اپ کے باوجود ان کے اصل چہرے نظر آ جائیں گے اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر جہاں کالوج اور اس کے ساتھی موجود ہوں وہاں کے بارے میں مجھے فوری اطلاع دو۔ میں خود تمہارے پاس آ کر فل ریڈ کراؤں گا۔ اوور"...... آندرے نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آندرے نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز پر رکھا اور

پھر ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نچلے حصے میں موجود سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گراہم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آندرے بول رہا ہوں"...... آندرے نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سمتھ گروپ کا ڈیوڈ تمہارے پاس آ رہا ہے۔ اسے فوری طور پر میٹرکس کراس ریز آپریٹر جاری کر دینا۔ فوری طور پر"۔ آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے"...... آندرے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سن شائن تو کافی بڑی کالونی ہے۔ نجانے یہ لوگ کہاں ہوں گے۔ ایک ایک کوٹھی کو چیک کرنا تو بڑا مسئلہ بن جائے گا"۔ آندرے نے رسیور رکھ کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جو طریقہ تم نے سوچا ہے اس کا نتیجہ تو یہی نکلے گا۔ لازماً سن شائن کالونی میں کوئی کوٹھی انہیں بلیک راک نے دی ہو گی۔ تم اس سے معلوم کر سکتے ہو"...... لاسی نے کہا۔

"وہ انتہائی ضدی آدمی ہے اور اگر ہم نے زبردستی کی تو وہ

لامحالہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو فون کر کے اطلاع کر دے گا''۔ آندرے نے کہا۔

''تم اس بلیک راک سے ڈرتے ہو۔ چلو میرے ساتھ۔ میں اس سے ایک لمحے میں سب کچھ اگلوا لوں گی یا پھر اس کو وہاں سے یہاں اٹھوا لو اور سب کچھ معلوم کر لو''...... لاسی نے کہا۔

''تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں۔ ایک ہی صورت ہے کہ اس سے معلومات لے کر اسے ہلاک کر دیا جائے لیکن اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ سب کچھ ہم نے کیا ہے۔ اب اگر ہم اس کے کلب جائیں یا اسے یہاں اٹھوا لیں تو بہرحال اس کے آدمیوں کو معلوم ہو جائے گا''۔ آندرے نے کہا۔

''تو فون پر بات کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بتا دے۔ اسے بہرحال پاکیشیائی ایجنٹوں سے زیادہ تمہیں اہمیت دینی چاہئے''...... لاسی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے''...... آندرے نے کہا اور رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... اس کے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بلیک راک کلب کے مالک بلیک راک سے میری بات کراؤ۔ اسے میرا نام بتا دینا ورنہ وہ بات نہیں کرے گا''...... آندرے نے

کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو آندرے نے رسیور رکھ دیا۔

''تم اپنا لہجہ سخت رکھنا ورنہ یہ مجرم لوگ آسانی سے بات نہیں مانا کرتے''...... لاسی نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے''...... آندرے نے قدرے خشک لہجے میں کہا تو لاسی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ سمجھ گئی ہو کہ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے رسیور اٹھا لیا۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... لاسی نے کہا تو آندرے نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... آندرے نے کہا۔

''بلیک راک سے بات کریں باس''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ آندرے بول رہا ہوں۔ ماسٹر آندرے''...... آندرے نے کہا۔

''بلیک راک بول رہا ہوں۔ آج کیسے میری یاد آ گئی ہے تمہیں''۔ دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تم نے مورگو کے دشمنوں کی مدد کرنا شروع کر دی ہے بلیک راک جبکہ تم بہت اچھی طرح جانتے ہو کہ مورگو کے ہاتھ کتنے لمبے

ہیں''...... آندرے نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ تم کہہ رہے ہو مجھے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں ایسے لہجے کا عادی نہیں ہوں۔ اس کے باوجود تم مجھے دھمکی دے رہے ہو اور وہ بھی اس لہجے میں جسے کوئی بھی برداشت نہیں کر سکتا''...... دوسری طرف سے بلیک راک نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بے پناہ غصہ آ رہا ہو لیکن وہ جبراً اسے برداشت کر رہا ہو۔

''زیادہ اونچا اڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلیک راک۔ تم میرے ذاتی دوست نہ ہوتے تو اب تک تمہارا کلب بھی میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہوتا اور تمہیں بھی زمین کی نچلی تہہ میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔ تمہیں معلوم ہے کہ مورگو کس قدر باوسائل ہے۔ اس کے باوجود تم نے یہ حماقت کی کہ مورگو کے دشمنوں کی مورگو کے خلاف امداد کی''...... آندرے نے اس سے بھی زیادہ سخت اور تیز لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی لاسی نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے آندرے کا یہ انداز پسند آ رہا ہو۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ میں نے کیا کیا ہے''...... اس بار بلیک راک کا لہجہ نرم تھا اور اس کا لہجہ نرم پڑتے ہی آندرے کے چہرے پر یکلخت چمک سی آ گئی۔

''پاکیشیائی ایجنٹ یہاں مورگو کے خلاف کام کرنے آئے ہوئے ہیں اور ہم نے انہیں ہلاک کرنا ہے۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک

جوڑا میرا مطلب ہے ایک مرد اور ایک عورت جو یقیناً یورپی میک اپ میں ہوں گے تم سے تمہارے کلب میں ملا اور تم نے انہیں سن شائن کالونی میں رہائش مہیا کر دی''...... آندرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ سب غلط ہے کہ مجھے کوئی جوڑا ملا تھا۔ سن شائن کالونی میں میری کوئی رہائش گاہ نہیں ہے اس لئے جس نے بھی اطلاع دی ہے سراسر غلط دی ہے''...... بلیک راک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہماری اطلاع غلط نہیں ہے۔ تم ہمیں صرف اس کوٹھی کا نمبر بتا دو۔ باقی سب کچھ ہم بھول جائیں گے اور یہ بھی ہمارا وعدہ کہ تمہاری اس کوٹھی کو معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچے گا ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ ہم کس قدر جدید ترین سائنسی آلات استعمال کرتے ہیں۔ ہم اس کوٹھی کو ٹریس کر لیں گے اور پھر اس کوٹھی کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے''...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بے شک پوری سن شائن کالونی کو میزائلوں سے اڑا دو۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی میری اس کالونی میں کوئی رہائش گاہ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو آندرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اب اور تو کوئی صورت نہیں رہی سوائے آلات استعمال کر

کے چیکنگ کی''...... لاسی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اگر اس بلیک راک نے وہاں رہائش گاہ پر فون کر دیا تو وہ لوگ نکل جائیں گے اور ہم بلیک راک کو روک نہیں سکتے''۔ آندرے نے کہا۔

''وہ اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھ رہے ہو۔ اگر اس کی سن شائن کالونی میں کوٹھی ہوتی تو وہ کبھی اس طرح کی بات نہ کرتا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کالوج اور اس کے ساتھی سن شائن کالونی میں کسی اور وجہ سے کار پارک کر کے کہیں اور گئے ہوں''...... لاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ بہرحال دیکھو نتیجہ کیا نکلتا ہے''۔ آندرے نے کہا تو لاسی نے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیڑھ دو گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو آندرے نے رسیور اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''لیں''...... آندرے نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''سمتھ لائن پر ہے باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... آندرے نے بے چین سے لہجے میں کہا اور سمتھ کی کال سن کر لاسی بھی بے اختیار سیدھی ہوگئی۔

''باس۔ کالوج اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے سمتھ کی آواز سنائی دی تو آندرے اور

اس کے ساتھ ساتھ لاسی دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو تم''...... آندرے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ ان تینوں کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں''...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ نیوز۔ کیا ہوا ہے۔ کہاں ہو تم۔ کس نے ہلاک کیا ہے انہیں۔ جلدی بتاؤ''...... آندرے نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ڈیوڈ سٹور سے میٹرکس کراس ریز آپریٹر لے کر آیا تھا اور ہم نے میٹرکس آپریٹر کی مدد سے پارکنگ کے قریب کی کوٹھیاں چیک کرنی شروع کر دیں اور پھر ایک کوٹھی میں ہمیں کالوج، فریڈ اور جیمز کی لاشیں پڑی نظر آ گئیں۔ کوٹھی کا چھوٹا سا گیٹ باہر سے بند تھا۔ باقی کوٹھی چونکہ خالی تھی اس لئے ہم گیٹ سے اندر گئے تو ایک کمرے میں تینوں لاشیں پڑی تھیں۔ ان میں سے کالوج اور فریڈ شاید پہلے زخمی ہوئے تھے کیونکہ ان کی باقاعدہ بینڈیج کی گئی تھی۔ ایک میڈیکل باکس بھی یہاں موجود ہے۔ جیمز شاید پہلے ہی حملے میں ہلاک ہو گیا تھا کیونکہ اس کی بینڈیج نہ کی گئی تھی۔ پھر کالوج اور فریڈ دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے انہیں باندھا گیا تھا جو اب تک لاشوں کی صورت میں بندھے ہوئے ہیں۔ البتہ کالوج کے چہرے پر تشدد کے نشانات موجود ہیں۔ اس

کے دونوں نتھنے کسی تیز دھار خنجر سے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ نظر آ رہا ہے جبکہ فریڈ کا چہرہ نارمل ہے۔ ان دونوں کے سینوں میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے''۔ سمتھ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ کالوج اور اس کے ساتھی بے حد تربیت یافتہ تھے۔ وہ اتنی آسانی سے تو مار نہیں کھا سکتے تھے''...... آندرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ان تینوں کو جو گولیاں لگی ہیں وہ ان کی گردنوں میں لگی ہیں۔ جیمز کی شہ رگ میں گولی لگی ہے جبکہ کالوج اور فریڈ دونوں کی گردنوں کی سائیڈوں میں اور گردنوں پر ہی ان کی بینڈیج کی گئی ہے۔ میں نے جیمز کی گردن پر موجود گولی کے زخم کے زاویے کو چیک کیا ہے۔ وہ اوپر سے نیچے فائر کی گئی ہے۔ اسی پوائنٹ کو چیک کرنے کے بعد میں نے کالوج اور فریڈ کی گردنوں پر موجود زخموں کی بینڈیج کھول کر انہیں چیک کیا تو ان دونوں کی گردنوں میں بھی اوپر سے نیچے کے رخ گولیاں ماری گئی ہیں۔ میں نے اس ساری صورت حال کا جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق پاکیشیائی ایجنٹوں نے اپنے ایک ساتھی کو اوپر کی منزل پر بٹھایا ہوا تھا جہاں روشن دان ہے اور وہ خود نیچے موجود تھے۔ کالوج اور اس کے ساتھی جب اندر داخل ہوئے تو وہاں موجود پاکیشیائی ایجنٹ ان سے الجھ پڑے تو بلندی پر موجود روشن دان سے فائرنگ کر کے انہیں ہلاک

اور زخمی کیا گیا اور گردنوں پر گولیاں اس لئے ماری گئیں کہ اس کے اپنے ساتھی کالوج وغیرہ سے الجھے ہوئے تھے۔ اگر گردنوں سے نیچے گولی ماری جاتی تو اس کے اپنے ساتھی بھی ہلاک ہو سکتے تھے۔ لیکن باس۔ میں نے بھی نشانہ بازی کے چیلنجز میں حصہ لیا ہوا ہے لیکن اس صورت حال میں اپنے ساتھیوں کو بچا کر مخالفین کی گردنوں پر اس طرح فائرنگ کرنا کہ وہ زخمی اور ہلاک ہو جائیں اور ان کے ساتھیوں کو کچھ نہ ہو بظاہر تو ناممکن بات ہے اور ناقابل یقین دکھائی دیتی ہے لیکن ہوا یہی کچھ ہے۔ اس سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی نشانہ بازی میں بے پناہ مہارت کا پتہ چلتا ہے اور دوسری بات یہ کہ کالوج اور اس کے ساتھی باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہلاک کئے گئے ہیں''...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم کالوج اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لے کر ہیڈکوارٹر پہنچو۔ میں تیسرے گروپ ریمزے اور اس کے دو ساتھیوں کو یہاں بلوا رہا ہوں۔ اب ہمیں پلاننگ کے تحت ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرنا ہوگا ورنہ یہ ایک ایک کر کے ہمارے آدمی ہلاک کر دیں گے''...... آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... سمتھ نے جواب دیا تو آندرے نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ریمنڈ تھا۔ ہیڈکوارٹر

کا انچارج۔

''ریمنڈ۔ کالوج اور اس کے دو ساتھی فریڈ اور جیمز کو پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ سمتھ اپنے دو ساتھیوں سمیت ان کی لاشیں ہیڈکوارٹر لا رہا ہے۔ جب یہ لاشیں آ جائیں تو تم نے ان تینوں لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دینا ہے اور سمتھ اور اس کے ساتھیوں کو سپیشل میٹنگ روم میں بھیج دینا ہے۔ میں ریمزے اور اس کے دو ساتھیوں کو بھی ہیڈکوارٹر کال کر رہا ہوں۔ تم نے ان کو بھی سپیشل میٹنگ روم میں بھیج کر پھر مجھے کال کرنا ہے۔ پھر میں اور لاسی بھی میٹنگ روم میں جا کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کوئی پلاننگ طے کریں گے''...... آندرے نے تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیس باس''...... دوسری طرف سے مختصر طور پر کہا گیا تو آندرے نے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز پر ہی موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ آندرے کالنگ۔ اوور''...... آندرے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''لیس باس۔ ریمزے اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور''...... آندرے نے پوچھا۔

''میں اور میرے ساتھی کراؤن کالونی میں ہیں۔ ہم ایک مشکوک

گروپ کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں لیکن یہاں آ کر معلوم ہوا ہے کہ یہ گروپ جو چار مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل تھا گورنر کے رشتہ داروں کا تھا جو ایکریمیا سے یہاں پہنچا ہے اور گورنر صاحب کی رہائش گاہ پر باقاعدہ ان کا استقبال کیا گیا ہے۔ یہ دیکھ کر ہم واپس مڑ آئے لیکن ابھی تک کراؤن کالونی میں ہیں۔ اوور''۔ ریمزے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈکوارٹر پہنچو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے سن شائن کالونی میں کالوج اور اس کے دو ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے سمتھ اور اس کے گروپ کو بھی کال کر لیا ہے اور تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت فوراً پہنچ جاؤ تاکہ ہم پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کوئی فول پروف پلاننگ بنا سکیں گے۔ اوور''۔ آندرے نے تیز لہجے میں کہا۔

''لیس باس۔ ہم پہنچ رہے ہیں۔ اوور''...... ریمزے نے کہا۔

''اوور اینڈ آل''...... آندرے نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

''معاملات بگڑتے جا رہے ہیں آندرے۔ ہمیں اس معاملے کو گہرائی میں دیکھنا ہوگا''...... لاسی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو سپیشل میٹنگ کال کی ہے''...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کالوج پر جس طرح کا تشدد کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے

کہ انہوں نے لازماً اس سے ہمارے ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہو گی اور اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ لامحالہ ہیڈکوارٹر پر اٹیک کریں گے''...... لاسی نے کہا۔

''میں نے پہلے ہی یہاں ریڈ الرٹ کیا ہوا ہے اس لئے یہاں وہ کسی طرح بھی داخل نہیں ہو سکتے۔ یہاں کے بارے میں بے فکر رہو''...... آندرے نے کہا۔

''جینٹ اور اس کے گروپ کو تم نے کال نہیں کیا''...... لاسی نے کہا۔

''اسے کال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ سپیشل چیک پوسٹ پر کام کر رہی ہے۔ یہاں اس کا تو کوئی کام نہیں ہے''...... آندرے نے کہا تو لاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ڈان کالونی کی ایک کوٹھی کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب سن شائن کالونی کی کوٹھی میں موجود تھے اور وہیں سے آندرے کے ہیڈکوارٹر پر حملے کی تیاریوں میں مصروف تھے کہ بلیک راک کی فون کال آ گئی اور بلیک راک نے انہیں بتایا کہ آندرے کا گروپ انہیں چیک کر چکا ہے۔ انہیں صرف کوٹھی کا نمبر معلوم نہیں ہو سکا اس لئے وہ فوراً کوٹھی چھوڑ دیں۔ البتہ وہاں موجود دونوں کاریں اور اسلحہ لے کر ڈان کالونی میں چلے جائیں کیونکہ اس نے آندرے سے کہہ دیا ہے کہ سن شائن کالونی کی کوٹھی اس کی نہیں ہے اور بلیک راک نے بتایا کہ کوٹھی واقعی ایک فرضی نام پر خریدی گئی ہے۔ البتہ اس میں موجود دونوں کاریں اس کے کلب کے نام پر ہیں اس لئے وہ کاریں لے جائیں اور بلیک راک نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے آدمی کو

واپس بھیج دیں۔

چنانچہ عمران نے فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو ساتھ لیا۔ اسلحہ بھی کوٹھی سے اٹھا لیا گیا اور بلیک راک کا آدمی جو بے ہوش تھا اسے ہوش میں لا کر جب بلیک راک کا حکم سنایا تو وہ فوری واپس کلب جانے کے لئے تیار ہو گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی آندرے کے آدمیوں کی لاشیں وہیں کوٹھی میں چھوڑ کر خود دونوں کاروں میں بیٹھ کر ڈان کالونی کی اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہاں کوئی ملازم موجود نہ تھا۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود تھا جو کوٹھی کے نمبر پر بند ہوتا اور کھلتا تھا اور بلیک راک نے چونکہ انہیں یہ بات بتا دی تھی اس لئے انہوں نے آسانی سے یہ تالا کھول لیا تھا۔ یہاں بھی دو کاریں موجود تھیں اور یہاں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھی کمرے میں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے جو صالحہ اور جولیا نے کوٹھی کے کچن میں موجود سامان سے تیار کی تھی۔

''عمران صاحب۔ ہم کب تک اس طرح اندھیرے میں ٹکریں مارتے پھریں گے''...... صفدر نے اچانک کہا۔

''کیا ہوا۔ کیا تمہیں نظر آنا بند ہو گیا ہے۔ ویری سیڈ۔ پھر تو تمہیں صالحہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر چلنا پڑے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس طرح دوسروں کا مذاق مت اڑایا کرو۔ صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم خواہ مخواہ چکراتے پھر رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ کہ آندرے اور

اس کے سیکشن کا خاتمہ کر کے ہمیں کیا ملے گا۔ ہمیں پھر بھی لارڈ کارلس تک جانا تو پڑے گا اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ لارڈ کارلس کو بھی لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہے یا نہیں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ ہمیں بھی خواہ مخواہ ساتھ ساتھ دوڑاتا رہتا ہے''...... تنویر نے شاید موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''جس پتے پر تکیہ کیا وہی ہوا دینے لگا تو پھر بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ یہ بات تو طے ہے کہ ٹرانڈا میں تو کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ کیا آپ لارڈ کارلس کو فون کر کے اس سے معلوم نہیں کر سکتے۔ وہ لارڈ ہے کوئی تربیت یافتہ آدمی تو ظاہر ہے نہیں ہو سکتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اور تم آسانی سے اسے اُلو بنا سکتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''آج تک تمہیں کچھ نہیں بنا سکا تو کسی اور کو کیا بناؤں گا''۔

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جبکہ تم بنے بنائے ہو''...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

''اور تم ابھی بننے کے عمل سے گزر رہے ہو۔ مطلب ہے کہ ادھورے اُلو ہو''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ کیا ہم صرف یہاں بیٹھ کر ایک دوسرے سے

مذاق کرنے کے لئے آئے ہیں“...... اس بار صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چلو ایک دوسرے سے نہیں کرتے۔ اپنے ساتھ خود مذاق کر لیتے ہیں۔ ویسے تم بتاؤ کہ مذاق نہ کریں تو کیا کریں“...... عمران نے اس کے غصے کا برا منانے کی بجائے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کو یقیناً کسی کال کا انتظار ہے“۔ صفدر نے کہا۔

”یہاں کس نے کال کرنی ہے“...... عمران نے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اسی وقت سامنے میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس“...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”بلیک راک بول رہا ہوں مائیکل“...... دوسری طرف سے سخت اور سرد سی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کوئی خاص بات“...... عمران نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

”آپ پلیز میری یہ کوٹھی بھی چھوڑ دیں اور اپنا بندوبست خود کر لیں۔ آئی ایم سوری۔ میں مزید آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ نے اب تک جتنا معاوضہ دیا ہے وہ بھی میں واپس کرنے کے لئے تیار ہوں“...... بلیک راک نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

”یہ آپ کو بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا ہے۔ ہوا کیا ہے۔ آپ کھل

کر بات کریں۔ ہم کوٹھی بھی چھوڑ دیں گے اور معاوضہ بھی واپس نہیں لیں گے“...... عمران نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

”پہلی کوٹھی کے فون میں میموری تھی جس سے آندرے کو معلوم ہو گیا کہ میں نے آپ کو فون کر کے اس کوٹھی سے چلے جانے کا کہا ہے۔ میرے لمبے ہاتھوں کی وجہ سے اس نے فوری طور پر تو کچھ نہیں کیا لیکن مجھے اطلاع ملی ہے کہ آندرے اپنے سیکشن ہیڈکوارٹر میں سپیشل میٹنگ کر رہا ہے اور میٹنگ کے اختتام پر وہ بھوکے کتوں کی طرح آپ پر اور مجھ پر ٹوٹ پڑیں گے۔ میں نے تو اپنے تحفظ کے لئے کچھ نہ کچھ اقدامات کرا لئے ہیں لیکن آپ اگر اس کوٹھی میں رہے تو پھر میری زندگی کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی اس لئے آپ میری یہ کوٹھی بھی چھوڑ دیں اور اپنا بندوبست خود کریں۔ اس طرح میری جان بچ جائے گی“...... بلیک راک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم ابھی آپ کی یہ کوٹھی بھی چھوڑ دیتے ہیں اور آپ کو اپنی کاریں بھی شہر میں کسی نہ کسی جگہ کھڑی مل جائیں گی۔ معاوضہ بھی تم اپنے پاس رکھو۔ اوکے۔ گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”بڑا اچھا موقع مل گیا ہے۔ آندرے اور اس کا پورا سیکشن ہیڈکوارٹر میں موجود ہے۔ ہمارے پاس کاریں بھی ہیں اور اپنی مرضی کا اسلحہ بھی۔ ہم ان سب کو آسانی سے ٹھکانے لگا سکتے ہیں۔ اس

کے بعد ہم لارڈ کارلس کی طرف بڑھیں گے۔ اس طرح ہمارا
عقب محفوظ ہو جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن سیکشن ہیڈکوارٹر میں لازماً سخت حفاظتی انتظامات بھی کئے
گئے ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ان انتظامات کی تفصیل کالوج سے معلوم کر لی
تھی اور ان معلومات کے پیش نظر میں نے بلیک راک کے ذریعے
فائیو تھاؤزنڈ زیرو کراس منگوا لی تھی۔ اس کے آن ہوتے ہی وہاں
کے تمام سائنسی الیکٹرونکس حفاظتی انتظامات زیرو ہو جائیں گے اور
پھر ہم تنویر ایکشن کرتے ہوئے اندر داخل ہو جائیں گے''۔ عمران
نے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

لارڈ کارلس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں
مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس
نے پہلے ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

''یس''...... لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''روڈی سے ایلن کا فون ہے سر''...... دوسری طرف سے لارڈ
کارلس کے فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایلن کی کال۔ کراؤ بات''...... لارڈ کارلس نے چونک کر کہا۔

''ہیلو۔ ایلن بول رہی ہوں روڈی سے''...... چند لمحوں بعد ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس۔ لارڈ کارلس بول رہا ہوں ایلن۔ کیوں کال کی ہے''۔
لارڈ کارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ میں خواہ مخواہ یہاں بور ہو رہی ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں واپس ٹرانڈا آپ کے پاس آ جاؤں"۔ دوسری طرف سے قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جب تک ڈاکٹر ہیرالڈ اپنا فارمولا مکمل نہیں کر لیتا یا جب تک پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا تمہیں وہاں رہنا ہو گا تاکہ اگر کوئی پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی طرح روڈی پہنچ جائے تو تم مجھے کال کرو اور میں وہاں مخصوص گروپ تعینات کر دوں"...... لارڈ کارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے آپ کو کچھ نہیں بتایا حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ سب کچھ آپ کی رضامندی سے ہوا ہو گا"۔ ایلن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا کہنا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو"۔ لارڈ کارلس نے چونک کر اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہیرالڈ تو اب روڈی میں نہیں رہے"...... ایلن نے کہا تو لارڈ کارلس اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں اچانک کانٹے نکل آئے ہوں۔

"روڈی میں نہیں ہے۔ کیوں۔ کہاں گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو یا پاگل ہو گئی ہو"...... لارڈ کارلس نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ ایک روز میں ایک کلب میں موجود

تھی کہ میں نے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر رونالڈ کو وہاں دیکھا تو میں حیران رہ گئی کیونکہ لیبارٹری کو تو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا اور یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب تک پاکیشیائی ایجنٹ ختم نہیں ہو جاتے لیبارٹری مکمل طور پر سیل رہے گی اور نہ کوئی آدمی لیبارٹری سے باہر جائے گا اور نہ ہی کوئی آدمی لیبارٹری کے اندر جا سکے گا اس لئے میں ڈاکٹر رونالڈ کو دیکھ کر بے حد حیران ہوئی۔ میں ان سے ملی اور جب میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ لارڈ ولسن سیکرٹری سائنس نے ڈاکٹر رونالڈ کو فون کیا اور کہا کہ وہ ہیلی کاپٹر بھیج رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کو اس ہیلی کاپٹر پر کسی اور لیبارٹری لے جایا جائے گا۔ ڈاکٹر رونالڈ نے ان سے پوچھنے کی بھی کوشش کی کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کہاں بھیجا جا رہا ہے لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر وہاں پہنچا اور ڈاکٹر ہیرالڈ کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔ اب کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ بہرحال اب ڈاکٹر ہیرالڈ روڈی میں نہیں ہے اور میں یہاں بور ہو گئی ہوں"...... ایلن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ مجھے کسی نے بتایا تک نہیں۔ پھر تمہارا وہاں رہنے کا کیا جواز ہے۔ تم فوراً واپس آ جاؤ"...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"تھینک یو لارڈ"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو لارڈ کارلس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب ہو گیا اور مجھے کسی نے بتایا تک نہیں۔ ویری بیڈ۔ مجھے سیکرٹری سائنس سے بات کرنا ہو گی"...... رسیور رکھ کر لارڈ کارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسے خیال آ گیا کہ اسے صرف ایلن کی بات پر یقین کر کے سیکرٹری سائنس کو فون نہیں کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ایلن کی رپورٹ غلط ہو اور اس کے لئے پریشانی پیدا ہو جائے۔ چنانچہ اس نے ایلن کی رپورٹ کو ڈاکٹر رونالڈ سے کنفرم کرانے کا فیصلہ کیا اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس لارڈ"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"روڈی لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رونالڈ سے بات کراؤ"۔ لارڈ کارلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"ڈاکٹر رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ کارلس بول رہا ہوں ڈاکٹر رونالڈ"...... لارڈ کارلس نے کہا۔

"یس سر۔ کوئی حکم سر"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر رونالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ ڈاکٹر رونالڈ، لارڈ کارلس کا ممنون احسان تھا کہ روڈی جیسی بڑی لیبارٹری کا انچارج اسے لارڈ کارلس نے ہی سیکرٹری سائنس سے کہہ کر بنوایا تھا۔

"ڈاکٹر رونالڈ۔ کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو میں نے آپ کی لیبارٹری میں بھجوایا تھا اور اب مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ وہاں نہیں ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے"...... لارڈ کارلس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے غصہ اس بات پر تھا کہ اگر ایلن کی رپورٹ درست ہے تو پھر ڈاکٹر رونالڈ نے اسے کیوں اطلاع نہیں دی۔

"یس سر۔ یہ بات درست ہے۔ سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے اچانک ایک ہیلی کاپٹر بھیج کر حکم دیا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو وہاں سے کہیں اور شفٹ کیا جا رہا ہے اس لئے انہیں ہیلی کاپٹر پر سوار کر دیا جائے اور پھر ایسے ہی ہوا۔ ہیلی کاپٹر آیا اور ڈاکٹر ہیرالڈ کو لے گیا۔ میں نے سیکرٹری سائنس سے کہا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو جناب لارڈ کارلس نے بھجوایا ہے اس لئے ان کی رضامندی ضروری ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ خود آپ سے بات کر لیں گے جس پر میں خاموش ہو گیا"...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے تو کال کرتے"...... لارڈ کارلس نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری سائنس صاحب نے خود ہی کہا تھا کہ مجھے اس معاملے

میں آپ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود ہی بات کر لیں گے اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ میرا خیال تھا کہ انہوں نے آپ کو بتا دیا ہو گا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ہیرالڈ کو اب کہاں لے جایا گیا ہے''...... لارڈ کارلس نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں بتایا گیا جناب۔ میں نے سیکرٹری سائنس سے پوچھا بھی تھا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ ٹاپ سرکاری سیکرٹ ہے اس لئے میں خاموش ہو گیا''...... ڈاکٹر رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی''...... لارڈ کارلس نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس لارڈ''...... ان کے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سیکرٹری سائنس ایکریمیا لارڈ ولسن سے میری بات کراؤ''۔ لارڈ کارلس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''پرسنل سیکرٹری ٹو سیکرٹری سائنس ایکریمیا لائن پر ہیں جناب''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''ہیلو۔ پرسنل سیکرٹری ٹو سیکرٹری سائنس بول رہی ہوں''۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹرانڈا سے لارڈ کارلس بول رہا ہوں۔ لارڈ ولسن صاحب سے میری بات کراؤ''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارڈ صاحب میں ٹرانڈا سے لارڈ کارلس بول رہا ہوں''۔ لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ نے کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو روڈی لیبارٹری سے کسی اور جگہ شفٹ کرایا ہے اور نہ مورگو چیف کو اس بارے میں کچھ بتایا گیا ہے اور نہ ہی مجھے اطلاع دی گئی ہے۔ اب مورگو چیف کو اس بارے میں رپورٹ ملی ہے تو انہوں نے مجھے فون کیا ہے۔ ان کے حکم پر میں آپ کو فون کر رہا ہوں جناب۔ یہ اغوا مورگو نے کرایا ہے اور مورگو اس ریورس سرکل فارمولے کو یہودیوں کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتی ہے اس لئے ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ اب کہاں ہے اور اس کی کیا پراگرس ہے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''میں نے تو حفاظتی نقطہ نظر سے نہیں بتایا تھا۔ بہرحال آپ نے مورگو چیف کا حوالہ دیا ہے اور میں بھی چونکہ آپ کی طرح ایک

مورگن ہوں اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ سخت حفاظتی انتظام کے تحت ڈاکٹر ہیرالڈ چالی کے شہر گاسٹا میں واقع انتہائی محفوظ لیبارٹری میں شفٹ کرا دیا گیا ہے اور اب وہاں وہ اطمینان سے کام کر رہا ہے''...... لارڈ ولسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گاسٹا کی مورگو لیبارٹری کی بات کر رہے ہیں آپ''...... لارڈ کارلس نے چونک کر کہا۔

''ہاں وہی۔ آپ بتائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا۔ آپ نے کوئی رپورٹ نہیں دی''...... اس بار لارڈ ولسن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''یہ لوگ ابھی تک ٹرانڈا میں داخل نہیں ہوئے اور اگر ہوئے تو موت ان پر ایک لمحے میں جھپٹ پڑے گی کیونکہ سپیشل سیکشن کا ماسٹر آندرے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ یہاں موجود ہے''...... لارڈ کارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ کارلس نے رسیور رکھ دیا۔

''چالی کے شہر گاسٹا کی لیبارٹری بہرحال ٹھیک ہے۔ جتنے کم لوگوں کو اس کا علم ہو گا اتنا ہی ٹھیک ہے''...... لارڈ کارلس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لارڈ کارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''سپیشل چیک پوسٹ سے سٹار ایجنٹ میڈم جینٹ کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''جینٹ کی کال۔ کراؤ بات''...... لارڈ کارلس نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جینٹ کا اسے براہ راست کال کرنا اس لئے حیران کن تھا کہ وہ اگر کال کرتی تو آندرے کو کرتی۔

''ہیلو۔ جینٹ بول رہی ہوں لارڈ صاحب۔ سپیشل چیک پوسٹ سے''...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں مجھے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات''...... لارڈ کارلس نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''لارڈ صاحب۔ میں نے ماسٹر آندرے کو کال کیا لیکن ان کے ہیڈکوارٹر میں کال رسیور نہیں کی جا رہی اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ میں سپیشل چیک پوسٹ چھوڑنا نہیں چاہتی۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن مجھے ہیڈکوارٹر کال رسیو نہ کرنے کے بارے میں بے حد تشویش ہو رہی ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں''۔ جینٹ نے کہا۔

''ہیڈکوارٹر میں کال رسیو نہیں ہو رہی۔ یہ کیسے ممکن ہے''۔ لارڈ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں نے بے حد کوشش کی ہے۔ کال جا رہی ہے لیکن اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر بھی کال کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔ میں نے

ٹرانڈا میں موجود تمام گروپس لیڈر کو ٹرانسمیٹر کال کی ہے لیکن کہیں بھی کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی''...... جینٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ سپیشل چیک پوسٹ پر رہیں۔ میں خود معلوم کراتا ہوں''۔ لارڈ کارلس نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے مخصوص بٹن پریس کر دیا۔

''یس لارڈ''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ماسٹر آندرے کے سپیشل سیکشن ہیڈکوارٹر میں کال رسیو نہیں کی جا رہی۔ تمہارے پاس کسی ایسے آدمی کا نمبر ہے جو ہیڈکوارٹر جا کر معلومات حاصل کر سکے اور پھر ہمیں کال بیک کر سکے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس۔ ماسٹر آندرے نے خود ہی یہ نمبر مجھے دیا تھا۔ یہ روگر کا نمبر ہے جو ہیڈکوارٹر کے قریب ریڈ فلائی کلب کا سپروائزر ہے اور ماسٹر آندرے کا خاص آدمی ہے''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''پہلے خود ٹرائی کرو۔ اگر کال اٹنڈ نہ ہو تو روگر کو کال کر کے حکم دو کہ وہ جا کر خود چیک کرے اور پھر مجھے رپورٹ دے''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''یس لارڈ''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ کارلس نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

''آج تو تمام کام ہی حیرت انگیز ہو رہے ہیں۔ پہلے ایلن نے حیرت انگیز اطلاع دی اور اب جینٹ نے حیران کن اطلاع دی ہے۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... لارڈ کارلس نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ کارلس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لارڈ کارلس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''میں نے خود ہیڈکوارٹر کال کرنے کی کوشش کی تھی جناب لیکن وہاں کال اٹنڈ نہیں کی گئی تو میں نے روگر کو کال کر کے آپ کا حکم دے دیا ہے۔ اب روگر کی کال آئی ہے۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کراؤ بات''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''سر۔ میں روگر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ کیوں ہیڈکوارٹر میں کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی''...... لارڈ کارلس نے پوچھا۔

''سر۔ ہیڈکوارٹر میں قتل عام کیا گیا ہے۔ گیٹ کے قریب چار مسلح محافظوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ برآمدے میں بھی چار مسلح محافظوں کی لاشیں موجود ہیں اور ماسٹر آندرے کی لاش سپیشل میٹنگ روم کے دروازے کے پاس پڑی ہے اور وہاں ماسٹر آندرے کے

گروپس کی بھی لاشیں بکھری پڑی ہیں اور ہر طرف خون اور لاشیں موجود ہیں۔ ہیڈکوارٹر کا چھوٹا گیٹ باہر سے بند تھا۔ تمام حفاظتی انتظامات بلاکڈ نظر آ رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ کسی نے سائنسی طور پر پہلے ہیڈکوارٹر کے تمام حفاظتی انتظامات بلاک کر دیئے اور پھر گیٹ کے لاک کو کھولا گیا۔ اس کے بعد اندر جا کر قتل عام کر دیا گیا۔ چونکہ ہیڈکوارٹر کو انتہائی محفوظ سمجھا جاتا تھا اس لئے وہاں ماسٹر آندرے اور ان کے کسی ساتھی کے پاس بھی اسلحہ نہ تھا اس لئے سب مارے گئے۔ آفس میں ماسٹر آندرے کے پرسنل سیکرٹری اور آفس سپرنٹنڈنٹ سمیت چار افراد کی لاشیں پڑی ہیں''...... روگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ یہ۔ یہ کس نے کیا ہے۔ کیوں کیا ہے۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو''۔ لارڈ کارلس نے حلق کے بل ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں سر۔ سب لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔ میں ہیڈکوارٹر کے فون سے ہی کال کر رہا ہوں سر''...... روگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں پولیس نہیں آئی۔ کیوں۔ وہاں اس قدر فائرنگ ہوئی ہو گی۔ پھر''...... لارڈ کارلس نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سر۔ ماسٹر آندرے نے پولیس حکام اور گورنر کو کہا ہوا ہے کہ

یہ ان کا ہیڈکوارٹر ہے۔ یہاں فائرنگ اور انسانی چیخوں سے خوفزدہ نہ ہوا جائے اس لئے سر یہاں کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے یہاں پولیس نہیں آتی سر''...... روگر نے کہا۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے وہاں ریڈ کیا ہے اور مورگو کا سپر سیکشن اور اس کا چیف کچھ بھی نہ کر سکا۔ ویری سیڈ''...... لارڈ کارلس نے کہا۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے سر''...... روگر نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

''تم واپس چلے جاؤ۔ میں جینٹ کو حکم دیتا ہوں کہ وہ جا کر باقی کارروائی کرے گی''...... لارڈ کارلس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کو یڈل پر پٹخ دیا۔

''یہاں سب کچھ ہمارے خلاف جا رہا ہے۔ نجانے یہ پاکیشیائی ایجنٹ انسان بھی ہیں یا نہیں۔ سب ان کے مقابلے میں فیل ہوتے جا رہے ہیں''...... لارڈ کارلس نے رسیور رکھ کر ہذیانی انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے آفس کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو وہ بے اختیار اچھل پڑے اور پھر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دو مسلح اجنبیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

ایک بڑی جیپ خاصی تیز رفتاری سے جنگل ایریئے کی سپیشل چیک پوسٹ جسے فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ بھی کہا جاتا تھا، کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر تنویر، کیپٹن شکیل، صالحہ اور جولیا بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی طرف خالی جگہ میں سیاہ رنگ کے چھ بیگز رکھے ہوئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سپیشل سیکشن کے ہیڈکوارٹر جس کا انچارج آندرے تھا، پر فل ریڈ کیا تھا۔ وہ وہاں تک دو کاروں میں گئے تھے لیکن یہ کاریں انہوں نے جنرل پارکنگ میں پارک کر دی تھیں تاکہ بلیک راک انہیں وہاں سے حاصل کر لے اور پھر انہوں نے اسلحہ کے بیگ کاندھوں پر لادے اور اس کوٹھی پر ریڈ کیا جس میں آندرے کا ہیڈکوارٹر تھا۔

عمران نے تمام حفاظتی انتظامات کو انتہائی طاقتور خصوصی مشین

سے زیرو کر دیا جبکہ تنویر نے کال بیل دی اور پھر جیسے ہی چھوٹا پھاٹک کھلا تنویر نے کوٹ کے اندر سے مشین گن نکالی اور باہر آنے والے مسلح محافظ کو دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔ اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھی بھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ تنویر نے پھاٹک کے قریب موجود چار محافظوں پر فائر کھول دیا جبکہ عمران نے سامنے برآمدے میں موجود چار مسلح افراد پر فائر کھول دیا جبکہ اس کے باقی ساتھی بکھر کر دوڑتے ہوئے عمارت میں داخل ہو گئے۔ تنویر اور عمران بھی ان کے پیچھے تھے۔ وہاں اندر شاید کوئی میٹنگ ہو رہی تھی کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی جب اندرونی عمارت میں پہنچے تو سات کے قریب افراد ایک دروازے سے باہر نکل کر بیرونی طرف کو بڑھے چلے آ رہے تھے جن پر کیپٹن شکیل، جولیا اور صالحہ نے فائر کھول دیا۔ چونکہ ان میں سے کسی کے پاس اسلحہ نہیں تھا اس لئے وہ اپنا دفاع تک نہ کر سکے اور ہلاک ہو گئے۔

تنویر اور صفدر عمارت کی دونوں سائیڈوں کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو پوری عمارت میں موجود تمام زندہ افراد ہلاک ہو چکے تھے اور پھر عمران نے آندرے کے آفس کی تلاشی لی۔ اس تلاشی میں اسے وہ فائل مل گئی جس میں لارڈ کارلس کے ہیڈ آفس کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ فائل کے مطابق تفصیلات آندرے نے درج کی تھیں کیونکہ وہ چار سال تک ہیڈ آفس میں سیکورٹی انچارج کے طور پر کام کر چکا تھا اور فائل کے

مطابق جو فول پروف حفاظتی سائنسی انتظامات مین آفس میں کئے گئے تھے وہی آندرے نے یہاں اپنے ہیڈکوارٹر میں اختیار کئے تھے اور ان کے بارے میں تفصیلات فائل میں موجود تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ لارڈ کارلس سمیت ہیڈکوارٹر میں موجود تمام افراد کے بارے میں بھی تفصیلات موجود تھیں اور پھر اس ہیڈکوارٹر میں موجود یہ بڑی اور طاقتور انجن کی جیپ انہوں نے حاصل کی اور وہاں سے باہر آ گئے۔ البتہ بڑا پھاٹک انہوں نے بند کر کے چھوٹے پھاٹک کو باہر سے بند کر دیا تھا اور اب اس جیپ میں سوار وہ فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جنگل کے ایریئے میں لارڈ کارلس کے مین ہیڈکوارٹر کے ساتھ ساتھ چار اور ایکریمین عمارتیں بھی موجود تھیں لیکن وہاں بھی عام آدمی نہ جا سکتا تھا کیونکہ باقی عمارتوں کا تعلق بھی ایکریمین محکمہ دفاع سے تھا۔ فائل کے مطابق لارڈ کارلس کے مین ہیڈکوارٹر کو ایم ایچ کہا جاتا تھا۔

''عمران صاحب۔ اگر آندرے زندہ ہاتھ لگ جاتا تو اس سے زیادہ مفید معلومات مل جاتیں''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن کا نتیجہ تو یہی نکلتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا بس چلتا تو تم ہمیں گٹروں میں گھسیٹتے پھرتے۔ سوائے گٹروں کے تمہیں اور کوئی راستہ ہی نہیں ملتا''...... تنویر نے عقبی

طرف سے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن کی بناء پر ہی تو ہم نے اتنی آسانی سے اس ہیڈکوارٹر پر قبضہ کیا اور وہ لوگ اس طرح مرتے چلے گئے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے مکھیاں مرتی ہیں''...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ جولیا کی اتنی سی حمایت پر ہی کھل اٹھا۔

''وہ زہریلی دوا تنویر بن گیا اور تنویر کو سوائے مکھیاں مارنے کے اور آتا ہی کیا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تنویر کے ڈائریکٹ ایکشن کی وجہ سے ہی وہ مکھیاں بن گئے تھے ورنہ ان جیسے تربیت یافتہ افراد اس قدر آسانی سے نہ مارے جا سکتے تھے''...... جولیا نے اس بار کھل کر تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت کی شدت سے تمتما اٹھا۔

''عمران صاحب۔ فائل سے کیا معلوم ہوا ہے''...... صفدر نے کہا۔ وہ شاید عمران کو اس ٹاپک پر مزید بات کرنے سے روکنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے بات کرنے سے باز نہیں آنا اور معاملات کسی بھی وقت بگڑ سکتے ہیں۔

''فائل سے بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ آندرے اگر زندہ رہتا تو شاید اتنا بھی نہ بتا سکتا''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیا لارڈ کارلس کے اس مین ہیڈ آفس کے بارے میں

بیرونی اور اندرونی تفصیلات بھی دی گئی ہیں یا نہیں‘‘...... صفدر نے پوچھا۔

’’یہ ایک بند عمارت ہے جس کا گیٹ دائیں ہاتھ پر ہے اور اس عمارت میں بھی ویسے ہی سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں جیسے آندرے کے ہیڈکوارٹر میں تھے۔ اسی لئے تو میں وہ طاقتور مشین ساتھ لے جا رہا ہوں‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’عمران صاحب۔ اگر ڈاکٹر ہیرالڈ کے بارے میں لارڈ کارلس کو بھی معلوم نہ ہوا تو پھر‘‘...... صالحہ نے کہا۔

’’پھر کچھ اور سوچیں گے۔ بہرحال کوشش کرنا تو فرض ہے کیونکہ یہ بات تصدیق شدہ ہے کہ اغوا کے بعد ڈاکٹر ہیرالڈ کو یہاں ٹرانڈا میں دیکھا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسے آندرے سے ملانے کے لئے تو یہاں نہ لایا گیا ہو گا۔ وہ لازماً لارڈ کارلس سے ملا ہوگا اور پھر لارڈ کارلس نے ہی اسے کہیں بھجوایا ہو گا‘‘...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے فضا میں اونچا ایک سرخ رنگ کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آنے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جنگل جو دور دکھائی دے رہا تھا اب خاصا قریب نظر آ رہا تھا۔

’’ہوشیار۔ ہم نے اس چیک پوسٹ پر موجود تمام افراد کو بغیر کسی توقف کے ہلاک کرنا ہے۔ مشین گنیں لے لو اور جیسے ہی میں جیپ روکوں تم سب نے تیزی سے نیچے اتر کر فائر کھول دینا ہے‘‘۔ عمران

نے کہا تو سب چونک پڑے اور پھر ان سب نے اپنے اپنے کوٹوں کے اندر چھپائی ہوئی مشین گنیں باہر نکالیں اور ان کے میگزین چیک کر کے انہیں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد جنگل کے گرد خار دار تار کا جال دائیں طرف جاتا دکھائی دیا اور پھر ایک چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ یہ چیک پوسٹ دو بڑے کمروں پر مشتمل تھی۔ ان کمروں کی چھتوں پر بھی ہیوی مشین گنیں نظر آ رہی تھیں جبکہ ان دونوں کمروں کے باہر بھی چھ مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے جبکہ سڑک پر موجود رکاوٹ کے دونوں اطراف میں مشین گنوں سے مسلح تین تین افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

’’تنویر ایکشن ہو گا اور انتہائی تیز رفتاری سے ہو گا۔ انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے ورنہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی ان کے ہاتھوں ختم بھی ہو سکتا ہے‘‘...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ ہمیں ماحول کا پورا پورا احساس ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔ اتنی دیر میں جیپ اس رکاوٹ کے قریب جا کر رک گئی۔ جیپ رکتے ہی اس کے دروازے کھلے اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی اچھل کر نیچے اترے اور پھر ماحول مشین گنوں کی فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی چھلاوہ بنے ہوئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں نے باہر موجود مسلح افراد کا خاتمہ کیا تو عمران نے باہر نکلتے

ہی چھتوں پر موجود ہیوی مشین گنوں کے پیچھے ابھر آنے والے سروں کو نشانہ بنایا تھا۔ شاید وہ جیپ کو مزید آگے بڑھ کر دیکھنے لگے تھے کہ کون آیا ہے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں کمروں کی طرف دوڑے اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد سپیشل چیک پوسٹ پر موجود تمام زندہ افراد لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ ایک کمرے میں تین لڑکیاں بھی موجود تھیں جو جولیا کے ہاتھوں ماری گئی تھیں کیونکہ جولیا ہی اس کمرے میں پہنچی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر جیپ میں بیٹھے جنگل میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ سڑک گھنے جنگل کے اندر بنی ہوئی تھی۔

''یہ لڑکیاں وہاں کیا کر رہی تھیں'' ...... جولیا نے کہا۔

''جو کچھ ہم جیپ میں کر رہے ہیں۔ یعنی باتیں'' ...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جیپ نے ابھی کچھ فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ سڑک آگے سے بند ہو گئی اور سائیڈوں پر جاتی دو سڑکیں دکھائی دینے لگیں۔ عمران نے دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر جیپ موڑ دی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں خاردار تاروں کا جال ساتھ ساتھ چلا جا رہا تھا۔ اس کا مقصد درندوں اور جانوروں کو فوری اور اچانک سڑک پر پہنچ جانے سے روکنا تھا اور پھر چند لمحوں بعد دور سے ایک کافی بڑی عمارت نظر آنے لگ گئی۔ اس عمارت کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا اور وہاں باہر کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

''یہاں ہم نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنی ہے لیکن اندر داخل ہوتے ہی دونوں کام بیک وقت کرنے ہیں۔ گیس فائر کرنی ہے اور ساتھ ہی باہر موجود افراد کا خاتمہ بھی کرنا ہے تاکہ لارڈ کارلس کو زندہ پکڑا جا سکے'' ...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ چیک پوسٹ پر ہونے والی تباہی کی خبر جلد پھیل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ یہاں ایکریمین فوج پہنچ جائے کیونکہ جنگل میں ایکریمیا کے دفاع سے متعلق عمارتیں بھی موجود ہیں اس لئے ہمیں تیز ترین کارروائی کرنا ہے'' ...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اس پہلو پر تو میرا ذہن نہیں گیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ ہم بے ہوش کر دینے والی گیس کی بجائے ایسی کارروائی کریں گے جو آندرے کے ہیڈکوارٹر میں کی گئی تھی لیکن اصل بات لارڈ کارلس کو زندہ پکڑنا ہے۔ اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے'' ...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لارڈ کارلس لازماً کسی ساؤنڈ پروف آفس میں بیٹھا ہو گا۔ ایسے لوگ بغیر کسی اشد ضرورت کے آفس سے باہر نکلنا اپنے لئے کسر شان سمجھتے ہیں'' ...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بند عمارت قریب آ گئی تو عمران نے عمارت کے گیٹ سے کافی پہلے جیپ روک دی کیونکہ اس کے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ عمارت کے اندر سے بھی باہر کا نظارہ کیا جا

سکتا ہے۔ ایسی صورت میں دیوار کے اندر موجود کسی سوراخ سے میزائل فائر کر کے جیپ کو اڑایا جا سکتا ہے اس لئے اس نے احتیاطاً جیپ کو کافی فاصلے پر روک دیا تھا۔

"چلو اترو۔ ہم نے بکھر کر جانا ہے۔ وہ مشین بھی اٹھا لو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سب نے عقبی طرف موجود سیاہ تھیلے اٹھا کر اپنی اپنی پشت پر باندھے اور پھر بڑا بیگ جس میں سائنسی انتظامات کو زیرو کرنے والی مشین موجود تھی وہ بھی اٹھا لیا گیا۔ جیپ سے نیچے اتر کر وہ بکھر کر تیزی سے عمارت کے بند گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ البتہ دور سے جنگل میں سے کبھی کبھی جانوروں کی آوازیں سنائی دے جاتی تھیں۔

بڑا بیگ صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا ہوا تھا۔ عمران نے اس سے بیگ لیا اور اس کی زپ کھول کر اس کے اندر موجود مشین نکال کر خالی تھیلا صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ وہ سب اس وقت گیٹ سے خاصے فاصلے پر تھے۔ عمران نے مشین کو دیوار کی جڑ میں دیوار کے ساتھ لگا کر رکھا اور پھر اس میں موجود دو تاریں نکال کر ان کے سروں پر موجود چپک جانے والے اسٹیکر اس نے دیوار کے ساتھ لگا دیئے۔ دونوں اسٹیکر دیوار کے ساتھ چپک گئے تو اس نے مشین کو آن کر دیا۔ مشین پر ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور مشین میں سے زوں زوں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں۔ چند لمحوں تک ایسا

ہوتا رہا۔ پھر سرخ رنگ کا بلب ایک جھماکے سے سبز رنگ کا ہو گیا اور زوں زوں کی آوازیں بھی سنائی دینا بند ہو گئیں۔

"لو بھئی۔ اندر کے سارے سائنسی آلات تو بلاک ہو گئے۔ اب باقی ہماری کارروائی رہ گئی"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر اس مشین کو وہیں اسی حالت میں چھوڑ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے پھاٹک کے اندر بنی ہوئی کھڑکی کے کی ہول پر مشین پسٹل کی نال رکھی اور پھر ہاتھ سختی سے دبا کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو خاصا زوردار جھٹکا لگا لیکن لاک کے پرخچے اڑ گئے اور عمران نے لات مار کر اس چھوٹی کھڑکی کو کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ پھاٹک کے ساتھ بنے ہوئے کمرے میں ایک آدمی باہر کی طرف لپکتا ہوا نظر آیا۔ وہ شاید دھماکے کی آواز سن کر اس بارے میں معلوم کرنے باہر آ رہا تھا لیکن عمران کی فائرنگ سے چیختا ہوا سیڑھیوں پر گر کر پلٹ کر نیچے زمین پر آ گرا جبکہ عمران فائر کرنے کے بعد وہاں رکا نہیں بلکہ تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے موجود عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھی تیزی سے بکھر کر عمارت کی طرف دوڑے چلے جا رہے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ عمارت تک پہنچتے اچانک دیوار میں ایک طاقچہ سا نمودار ہوا اور اس میں سے مشین گن کی نال باہر کو نکلتی ہوئی دکھائی دی۔ اس

کے بالکل سامنے دوڑتی ہوئی جولیا اور صالحہ میں سے صالحہ نے ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے گولیوں کی بارش اس باہر نکلی ہوئی مشین گن کی نال پر اس طرح پڑی کہ اس کے پرزے اڑتے چلے گئے جبکہ صالحہ رکی نہیں بلکہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

اسی لمحے عمارت کے اندر سے فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران اور صفدر دوڑتے ہوئے ایک راہداری میں بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک سائیڈ پر موجود بند دروازہ یکلخت کھلا تو عمران نے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ دروازے پر موجود ایک مسلح آدمی کو لئے فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی عمران اس طرح اچھل کر اٹھا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور اٹھتے ہی اس نے کمرے میں پہلے سے موجود آدمی کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

''بولو۔ لارڈ کارلس کہاں ہے''...... عمران نے دباؤ کم کرتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ اپنے آفس میں۔ آفس میں ہیں''...... اس آدمی کے منہ سے خرخراہٹ بھری آواز نکلی اور پھر عمران نے چند لمحوں بعد لارڈ کارلس کے آفس کا راستہ اور اندر کے بارے میں معلوم کر لیا تو اس نے پیر کو دبا کر جھٹکا دیا تو اس آدمی کا جسم ایک بار پھر اچھلا اور پھر نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔

''آؤ صفدر۔ ہم نے اس لارڈ کارلس کو کور کرنا ہے اور تنویر اور

باقی ساتھی یہاں موجود ہر شخص کو ہلاک کر دیں''...... عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے جدھر لارڈ کارلس کا آفس تھا۔

''اتنی گڑبڑ کا اسے پتہ ہی نہیں چل سکا۔ حیرت ہے''...... صفدر نے عمران کے ساتھ دوڑتے ہوئے کہا۔

''یہ سارا کمال ساؤنڈ پروفنگ کا ہے۔ اپنی سہولت کے لئے ساؤنڈ پروف آفس بنائے جاتے ہیں اور پھر وہی ان کے گلے کا پھندہ بن جاتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لارڈ کارلس کو بے ہوش کرنا ہے تاکہ پھر اطمینان سے اس سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں ایک مخصوص انداز کے بنے ہوئے دروازے کے سامنے رک گئے۔ اس دروازے کا رنگ گہرا سرخ تھا اور یہی نشانی عمران کو بتائی گئی تھی۔

''یہ سرخ رنگ کا دروازہ عجیب سا نہیں لگتا''...... صفدر نے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ لارڈ صاحب سمجھتے ہوں کہ سرخ رنگ ان کا لکی رنگ ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور بھاری دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران اور صفدر دونوں دروازے کے اندر داخل

ہو گئے۔ اندر بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا بھاری جسم اور
چوڑے چہرے والے آدمی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔
پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے
بڑھ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا
اور لارڈ کارلس چیختا ہوا سائیڈ پر ہوا اور پھر جیسے ہی ایک جھٹکے سے
وہ دوبارہ سیدھا ہوا عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور اس بار لارڈ
کارلس کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ڈھلک کر کرسی پر ہی گر
پڑا۔ دوسری بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

چالی کے شہر گاسٹا میں واقع لیبارٹری کے ایک آفس میں
لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ولیم کرسی پر بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں
مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو انہوں
نے چونک کر سر اٹھایا۔ پہلے ایک نظر فون کی طرف دیکھا جیسے کنفرم
کر رہے ہوں کہ واقعی انٹرکام کی ہی گھنٹی بجی ہے اور پھر ہاتھ بڑھا
کر رسیور اٹھا لیا۔

”ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں“...... ڈاکٹر ولیم نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

”ڈاکٹر ہیرالڈ بول رہا ہوں جناب“...... دوسری طرف سے
کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ولیم بے
اختیار چونک پڑے۔

”آپ۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے“...... ڈاکٹر ولیم نے قدرے

تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ سے ایک ملاقات چاہتا ہوں۔ کیا آپ مجھے وقت دیں گے"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ آفس آ جائیں ابھی۔ آپ ہمارے انتہائی معزز مہمان ہیں اور ہم سب دل سے آپ کی قدر کرتے ہیں"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر ولیم۔ میں حاضر ہو رہا ہوں"...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ولیم نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لیبارٹری میں ڈاکٹر ہیرالڈ نے سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن کو فون کر کے اپنے خلاف لیبارٹری کے سائنس دانوں کے رویئے کی شکایت کی تھی۔ جس پر سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے لیبارٹری پر عائد تمام پابندیاں ختم کر دی تھیں تاکہ ڈاکٹر ہیرالڈ سے سب کا رویہ بہتر ہو جائے۔ اس سے انہیں ڈاکٹر ہیرالڈ کی اہمیت کا صحیح معنوں میں احساس ہوا تھا اس لئے ان کی حتیٰ الوسع یہی کوشش ہوتی تھی کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو ان سے کوئی شکایت پیدا نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ہیرالڈ اندر داخل ہوئے تو ڈاکٹر ولیم نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

"تشریف رکھیں"...... ڈاکٹر ولیم نے مصافحہ کرنے کے بعد ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر ولیم"...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا اور میز کی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گئے۔

"فرمایئے۔ کیا مسئلہ درپیش ہے"...... ڈاکٹر ولیم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم۔ آپ اور آپ کے تمام ساتھی حتیٰ کہ لیبارٹری کا چھوٹا عملہ سب لیبارٹری سے باہر جاتے رہتے ہیں۔ آپ بھی باہر جاتے ہیں لیکن مجھ پر پابندی ہے کہ میں لیبارٹری سے باہر نہیں جا سکتا۔ یہ میرے لئے ذہنی کوفت کا باعث بھی بن رہی ہے اور مجھے تفریح کا موقع بھی نہیں مل رہا جس کی وجہ سے میرے اندر ذہنی دباؤ اور پریشانی پیدا ہو رہی ہے"...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

"دیکھیں ڈاکٹر ہیرالڈ۔ آپ اپنی پوزیشن کو خود ہم سے بھی زیادہ بہتر انداز میں سمجھتے ہیں۔ پاکیشائی ایجنٹ آپ کو واپس لے جانے کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ آپ ازخود یہودی کاز کے لئے کام کرنا چاہتے تھے لیکن آپ نے اس بات پر اصرار کیا کہ آپ کو اغوا کر کے لے جانے کا ڈرامہ کیا جائے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آپ کا مقصد اپنا تحفظ تھا کہ اگر کارمن حکومت آپ کو واپس لے جاتی ہے تو آپ پر کوئی حرف نہ آئے اور آپ کو کارمن کا غدار نہ سمجھا جائے لیکن اب ہم نہیں چاہتے کہ دشمن آپ تک پہنچ سکیں۔ ایسی صورت میں آپ کا باہر جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ کوئی آدمی بھی آپ کو پہچان سکتا ہے۔

اس طرح آپ کی یہاں موجودگی کی اطلاع دشمنوں تک پہنچ سکتی ہے اور اسی لئے آپ پر پابندی لگائی گئی ہے ورنہ ہمارا مقصد آپ کو پریشان کرنا نہیں ہے“...... ڈاکٹر ولیم نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات سو فیصد درست ہے لیکن اس کا کوئی حل ہونا چاہئے۔ اب میں اپنی باقی زندگی اس طرح قید میں تو نہیں گزار سکتا۔ آخر میں بھی آپ کی طرح انسان ہوں۔ میرے جذبات بھی ہیں۔ مجھے بھی وہ سب کچھ چاہئے جو ایک انسان کی خواہش ہوتی ہے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آپ بتائیں کہ آپ کے ذہن میں اس کا کیا حل ہے“...... ڈاکٹر ولیم نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں نے اس پر بہت سوچا ہے۔ میرے ذہن میں اس کا ایک حل آیا تو ہے“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”کون سا حل۔ بتائیں“...... ڈاکٹر ولیم نے چونک کر کہا۔

”میرے چہرے کی پلاسٹک سرجری کرائی جائے جس سے چہرہ بدل جائے تو پھر مجھے کوئی نہ پہچان سکے گا اور میں اطمینان سے لیبارٹری میں کام بھی کرتا رہوں گا اور نارمل انسانوں کی طرح زندگی بھی گزارتا رہوں گا“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی۔ آپ انتہائی ذہین آدمی ہیں۔ یہ واقعی قابل عمل

تجویز ہے۔ میرے ذہن میں یہ پہلو آیا ہی نہ تھا لیکن اس کے ماہر کو ولنگٹن سے بلوانا پڑے گا۔ یہاں گاسٹا میں تو ایسا کوئی ماہر شاید نہ ملے“...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

”منگوائیں اور جتنی جلد ممکن ہو سکے منگوائیں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں“...... ڈاکٹر ولیم نے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس۔ راؤن کلب“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ“...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

”یس سر۔ ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں لیبارٹری سے“...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

”اوہ۔ یس ڈاکٹر صاحب۔ حکم“...... ہنری نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیا یہاں گاسٹا میں کوئی ماہر پلاسٹک سرجن بھی موجود ہے۔ میں نے ماہر کہا ہے“...... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"آپ کو پلاسٹک سرجن کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے"...... ہنری نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ضرورت ہے تو پوچھ رہا ہوں"...... ڈاکٹر ولیم نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔ شاید وہ نہیں چاہتے تھے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کے سامنے دوسری طرف سے ایسی بے تکلفی ظاہر کی جائے لیکن انہیں یہ خیال نہیں رہا تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ تو کافی فاصلے پر ہیں اور ظاہر ہے وہ ہنری کی آواز سن ہی نہیں سکتے۔

"ایک ماہر ہے ڈاکٹر ڈونلڈ۔ بڑے طویل عرصہ تک وہ ولنگٹن میں پریکٹس کرتا رہا ہے اور وہاں کے چند ٹاپ پلاسٹک سرجنوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ وہ چونکہ آبائی طور پر گاسٹا کا رہنے والا ہے اس لئے اپنے آبائی علاقہ میں رہنے کا اس نے سوچا اور پھر وہ دس سال پہلے یہاں شفٹ ہو گیا۔ اس کی مہارت کا تو ایک زمانہ قائل ہے"...... ہنری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کہاں ہے ان کا کلینک"...... ڈاکٹر ولیم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فیئر کالونی میں اس کی رہائش گاہ ہے اور ہسپتال بھی اس کی کوٹھی کے اندر ہے۔ وہ ہمارے کلب کے پرانے گاہک ہیں اور میرے ان سے ذاتی مراسم ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کر کے آپ کا تعارف کرا دوں"...... ہنری نے کہا۔

"ان کا ایڈریس بھی بتا دو اور فون نمبر بھی۔ ان سے میرا

تعارف بھی کرا دو۔ پھر میں ان سے فون پر بات کر کے ان سے وقت لے لوں گا"...... ڈاکٹر ولیم نے کہا تو ہنری نے ڈاکٹر ڈونلڈ کا ایڈریس اور فون نمبر بتا دیا جو ڈاکٹر ولیم نے سامنے موجود پیڈ پر لکھ لیا۔

"میں ان کو فون کر کے پھر آپ کو فون کرتا ہوں"...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ولیم نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ پر قسمت واقعی مہربان ہے ڈاکٹر ہیرالڈ"...... ڈاکٹر ولیم نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے پوچھا تو ڈاکٹر ولیم نے ہنری سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی تو ڈاکٹر ہیرالڈ کا چہرہ چمک اٹھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب جب اس کا چہرہ مستقل طور پر بدل جائے گا تو پھر بطور ڈاکٹر ہیرالڈ اسے کوئی نہ پہچان سکے گا اور وہ آزادانہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

وسیع و عریض کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ مہاگنی کی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک چوڑے جسم اور لمبے قد کا آدمی گرے رنگ کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات اس طرح نمایاں تھے جیسے وہ ابھی ابھی کئی افراد کو ہلاک کر کے آفس میں آیا ہو۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہر صورت میں ختم ہونا چاہئے۔ یہ لوگ اب مورگو کے لئے روز بروز خطرناک سے خطرناک بنتے جا رہے ہیں"...... اس آدمی نے خودکلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے میز پر پڑے سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"...... اس آدمی نے سخت اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ٹرانڈا سے ولیم کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ولیم۔ وہ کون ہے"...... چیف نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"وہ فاریسٹ سپیشل چیک پوسٹ کا انچارج ہے چیف"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اس نے یہاں فون کیوں کیا ہے۔ لارڈ کارلس سے بات کرتا۔ تم نے مجھے کیوں کال ملا دی۔ نانسنس"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں نے اسے یہی کہا تھا لیکن اس کا کہنا ہے کہ لارڈ کارلس کے بارے میں ہی وہ اطلاع دینا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ کارلس کے بارے میں اطلاع۔ کیا مطلب۔ کیسی اطلاع۔ بہرحال کراؤ بات"...... چیف نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"مورگو چیف کی خدمت میں مورگو ولیم حاضر ہے اور اپنی جان نذرانے کے طور پر پیش کرتا ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے انتہائی عجز و انکسار بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تو تم مورگو ہو۔ گڈ۔ بولو۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے تم نے یہاں"...... مورگو چیف نے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ لارڈ کارلس اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا

گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مورگو چیف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ نہیں۔ نہیں۔ اٹ از امپوسیبل''۔ مورگو چیف نے حلق کے بل چیختے ہوئے اور ہذیانی لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہوا ہے چیف۔ میں اس وقت لارڈ کارلس ہیڈکوارٹر سے ہی بول رہا ہوں۔ لارڈ کارلس کی لاش ایک کرسی پر موجود ہے۔ اسے رسیوں سے باندھا گیا ہے۔ ان کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں۔ چہرہ بے پناہ تکلیف سے مسخ نظر آ رہا ہے اور ہیڈکوارٹر میں موجود تمام افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے''...... ولیم نے کہا۔

''یہ کس نے کیا ہے۔ تم وہاں کیسے پہنچ گئے۔ تفصیل سے بات کرو''...... اس بار مورگو چیف نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات مزید نمایاں ہو گئے تھے۔

''سر۔ میں ڈیوٹی جائن کرنے کے لئے فاریسٹ چیک پوسٹ پر پہنچا تو وہاں قتل عام کیا گیا تھا۔ وہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔ خاص طور پر آندرے گروپ کی میڈم جینٹ اور اس کی دو ساتھی عورتوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا جس پر مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ سب کچھ پاکیشائی ایجنٹوں نے نہ کیا ہو جس کے بارے

میں جینٹ نے بتایا تھا۔ چنانچہ میں فوراً فاریسٹ ہیڈکوارٹر پہنچا تو وہاں بھی قتل عام کیا گیا تھا۔ پھر میں نے وہاں موجود مشینری کو چیک کیا۔ اس مشینری کے بارے میں مجھے ہیڈکوارٹر کے ایک آدمی نے بتایا تھا۔ وہ میرا دوست تھا۔ چونکہ ہیڈکوارٹر میں آنے جانے والے چیک پوسٹ سے گزرتے تھے اور میں مورگو ہوں اس لئے وہ سب میرے دوست تھے۔ میں نے مشینری چیک کی تو پتہ چلا کہ ہیڈکوارٹر میں چار مرد اور دو عورتیں داخل ہوئیں۔ انہوں نے تمام سائنسی حفاظتی انتظامات کو کسی طرح بلاک کر دیا۔ پھر سب کو ہلاک کر کے انہوں نے لارڈ کارلس کو کرسی پر رسی سے باندھ دیا اور پھر انہیں ہوش میں لایا گیا۔ اس کے بعد ان سے پوچھ گچھ کی گئی۔ یقیناً لارڈ کارلس نے انہیں کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد ان کے لیڈر نے خنجر سے ان کی ناک کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کاٹ دیئے۔ اس کے بعد اس نے لارڈ کارلس کی پیشانی پر ضربیں لگائیں تو لارڈ کارلس شاید ہپناٹائز ہو گئے اور انہوں نے پوری تفصیل بتا دی''...... ولیم نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''کیا تفصیل بتائی''...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''انہوں نے بتایا کہ سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے روڈی لیبارٹری سے ڈاکٹر ہیرالڈ کو ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکال کر چالی کے شہر گاسٹا میں موجود لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے اور اب ڈاکٹر ہیرالڈ گاسٹا لیبارٹری میں ہے لیکن وہ گاسٹا لیبارٹری کے بارے میں

کوئی تفصیل نہ بتا سکے کیونکہ انہوں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ پھر اس آدمی نے لارڈ کارلس کو گولی مار دی۔ اس کے بعد وہ ہیڈکوارٹر سے چلے گئے“...... ولیم نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم واپس چلے جاؤ۔ میں آندرے سے کہتا ہوں۔ وہ ہیڈکوارٹر کا چارج سنبھال لے گا“ ...... چیف نے کہا۔

”سوری چیف۔ ماسٹر آندرے اور ان کے ساتھیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مجھے ایک پولیس آفیسر نے اس بارے میں بتایا ہے کہ ماسٹر آندرے اور اس کے ساتھیوں کا ان کے ہیڈکوارٹر میں ایسے ہی قتل عام کیا گیا ہے جیسے فاریسٹ ہیڈکوارٹر میں لارڈ کارلس اور ان کے ساتھیوں کا کیا گیا ہے“...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ۔ میں ہیڈکوارٹر کا کوئی بندوبست کرتا ہوں“ ...... چیف نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔ چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر اس نے بے چینی سے آفس میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ مسلسل رنگ تبدیل کر رہا تھا۔

”یہ۔ یہ مٹھی بھر پاکیشائی ایجنٹ۔ انہوں نے مورگو کی جڑ اکھاڑ دی۔ انہوں نے ماسٹر آندرے کا ہیڈکوارٹر تباہ کر دیا۔ انہوں نے سپیشل سیکشن کا ہیڈکوارٹر تباہ کر دیا۔ مورگو جو پوری دنیا پر حکومت کرنا چاہتی ہے کیا ان مٹھی بھر پاکیشائی ایجنٹوں کے سامنے بے بس ہو

جائے گی۔ کیا مورگو ان کا خاتمہ نہیں کر سکتی“...... مورگو چیف نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے اور اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا کہ ان کے خلاف مورگو سٹارز کو لایا جائے۔ وہی ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں“...... مورگو چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس انداز میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا جیسے آخری نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس“...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”مورگو چیف بول رہا ہوں“...... مورگو چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس چیف۔ مورگو سٹارز چیف نارمن بول رہا ہوں“۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لیکن لہجہ نرم نہ تھا۔

”ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مورگو سٹارز کو پاکیشائی ایجنٹوں کے خلاف میدان میں اتارا جائے کیونکہ ان مٹھی بھر لوگوں نے مورگو کی بنیاد اکھاڑ دی ہے۔ ہم جو پوری دنیا پر حکومت کرنے کا سوچ رہے ہیں ہمارے ہیڈکوارٹروں کو وہ اس طرح تباہ کرتے اور روندتے چلے جا رہے ہیں جیسے کوئی وحشی ہاتھی چیونٹیوں کو روندتا ہے“...... مورگو چیف نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تفصیل پلیز۔ ہمیں تو کسی بات کا علم نہیں ہے"...... سٹارز چیف نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو مورگو چیف نے کارمن سائنس دان کے فرضی اغوا سے لے کر لارڈ کارلس اور ماسٹر آندرے کے ہیڈکوارٹرز کی تباہی کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ماسٹر آندرے اور اس کا سیکشن ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ واقعی بہت برا ہوا۔ اب یہ لوگ اس سائنس دان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی برق رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ وہ سائنس دان کہاں ہے"...... سٹار چیف نے پوچھا۔

"مجھے ایکریمیا کے سیکرٹری سائنس نے جو خود بھی مورگو ہے، رپورٹ دی تھی کہ انہوں نے کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو روڈی لیبارٹری سے خاموشی سے نکال کر چالی کے شہر گاسٹا کی لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے۔ اب ڈاکٹر ہیرالڈ گاسٹا لیبارٹری میں موجود ہے"...... مورگو چیف نے کہا۔

"اس کا علم لارڈ کارلس یا ماسٹر آندرے کو تھا یا نہیں"...... سٹار چیف نے کہا تو مورگو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"آندرے کو تو نہیں البتہ لارڈ کارلس کو تھا کیونکہ وہاں نصب خفیہ مشینری سے یہی رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس پر تشدد کر کے اس سے یہ بات معلوم کر لی تھی"...... مورگو چیف نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ڈاکٹر ہیرالڈ کو فوری وہاں سے نکالنا پڑے گا۔ آپ

ایسا کریں کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو فوری طور پر گاسٹا لیبارٹری سے نکال کر سٹار ہیڈکوارٹر بھجوا دیں۔ یہاں وہ مکمل طور پر محفوظ رہیں گے جبکہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا مشن شروع کر دیں گے۔ میں ذاتی طور پر ان کے لیڈر عمران کو جانتا ہوں۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے لیکن وہ ہمارے ہاتھ سے نہیں بچ سکے گا۔ جب ہم اس گروپ کا یقینی طور پر خاتمہ کر دیں گے تو پھر ڈاکٹر ہیرالڈ کو آپ جس لیبارٹری میں چاہے بھجوا سکتے ہیں"...... سٹار چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ وہ فارمولا ریورس سرکل جس پر ڈاکٹر ہیرالڈ کام کر رہا ہے وہ ہم یہودیوں کے لئے بے حد اہم ہے۔ ہم نے اسے ہر صورت میں مکمل کرانا ہے"...... مورگو چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا"...... سٹار چیف نے کہا۔

"ڈاکٹر ہیرالڈ کو سٹار ہیڈکوارٹر کون لے جائے گا۔ باہر کی دنیا کا کوئی آدمی تو سٹار ہیڈکوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا"...... مورگو چیف نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کاناڈا کے مشہور شہر پرنس جارج کے ہوٹل گرین ویلی پہنچا دیں۔ وہ وہاں کوئی بھی کمرہ لے کر رہائش رکھ لیں۔ البتہ اپنا نام ڈاکٹر ہیرالڈ آف کارمن درج کرائیں۔ ہم انہیں وہاں سے لے لیں گے"...... سٹار چیف نے کہا۔

"او کے"...... مورگو چیف نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون

آنے پر اس نے ایک بار پھر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ایکریمیا کے سائنس سیکرٹری لارڈ ولسن سے بات کراؤ۔ فوراً"۔ مورگو چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تجویز درست ہے کہ جب تک یہ پاکیشائی ایجنٹ ختم نہ ہو جائیں تب تک ڈاکٹر ہیرالڈ اور اس کے فارمولے کو سٹار ہیڈکوارٹر میں محفوظ رہنا چاہئے"...... مورگو چیف نے خودکلامی کے انداز میں کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مورگو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مورگو چیف نے کہا۔

"سیکرٹری سائنس سے بات کریں چیف"...... نسوانی آواز میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ مورگو چیف لارڈ ڈروتھی بول رہا ہوں"...... مورگو چیف نے اس بار اپنا نام بھی ساتھ بتایا تھا کیونکہ جب سے پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں انہیں معلوم ہوا تھا کہ یہ لوگ آوازوں کی نقل کر لیتے ہیں تو مورگو چیف نے اپنا نام کوڈ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا تھا اور سیکرٹری سائنس کے ساتھ یہ بات طے ہو گئی تھی کہ سیکرٹری سائنس اپنا نام بتائیں گے اور مورگو چیف بھی ساتھ اپنا نام بتائیں گے۔

"یس سر۔ سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن بول رہا ہوں"...... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ ولسن۔ آپ کو لارڈ کارلس کے بارے میں اطلاعات مل چکی ہوں گی"...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

"نو سر۔ کیا ہوا ہے"...... لارڈ ولسن نے چونک کر پوچھا تو لارڈ ڈروتھی نے تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو یہ خطرناک ایجنٹ سٹاگا پہنچ جائیں گے۔ ویری بیڈ"...... لارڈ ولسن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا بندوبست میں نے کر لیا ہے"...... لارڈ ہارڈی نے کہا۔

"کیا سر"...... لارڈ ولسن نے چونک کر پوچھا تو لارڈ ڈروتھی نے ڈاکٹر ہیرالڈ کو سٹار ہیڈکوارٹر بھجوانے کی بات کر دی۔

"یہ اچھا انتظام ہے لیکن میرے لئے کیا حکم ہے"...... سیکرٹری سائنس نے لارڈ ولسن سے کہا۔

"آپ نے فوری طور پر ڈاکٹر ہیرالڈ کو کسی انتہائی ذمہ دار آدمی کے ساتھ گاسٹا سے کاناڈا کے مشہور شہر پرنس جارج بھجوانا ہے۔ وہاں ایک ہوٹل ہے گرین ویلی۔ وہاں ڈاکٹر ہیرالڈ نے اپنے نام کے ساتھ کارمن لگا کر رہائش رکھنی ہے۔ وہاں سے سٹار چیف اسے اپنے ہیڈکوارٹر منگوا لے گا لیکن یہ کام فوری ہونا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سوچتے رہ جائیں اور پاکیشائی ایجنٹ ڈاکٹر ہیرالڈ کے سر پر پہنچ جائیں اور ہاں۔ یہ بات نوٹ کر لیں کہ یہ ریورس سرکل فارمولا بھی ڈاکٹر ہیرالڈ کے ساتھ ہونا چاہئے"...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

”لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ولیم بے حد ذمہ دار آدمی ہیں۔ میں انہیں ابھی فون پر احکامات دے دیتا ہوں لیکن چالی اور کاناڈا میں تو بہت طویل فاصلہ ہے۔ وہاں تک پہنچنے کے لئے تو راستے میں کئی فلائٹس تبدیل کرنا پڑیں گی اور بہت جلدی بھی کی جائے تب بھی پانچ دن تو لگ ہی جائیں گے“...... سیکرٹری سائنس لارڈ ولسن نے کہا۔

”آپ ڈاکٹر ولیم کو کہہ دیں۔ وہ جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر کاناڈا پہنچیں۔ تمام اخراجات مورگو ادا کرے گی“...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

”یس سر۔ پھر ٹھیک ہے سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈروتھی نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران کے ساتھی یورپی میک اپ میں چالی کے بڑے شہر گاسٹا کے ایک ہوٹل میں رہائش پذیر تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا اور جب سے وہ آئے تھے اپنے اپنے کمروں میں ہی بند تھے جبکہ عمران کا کمرہ مستقل بند تھا اور وہ اپنی عادت کے مطابق تقریباً سارا دن باہر گزار کر جب آتا تھا تو کچھ بتانے کی بجائے بات کو اگلے روز تک ٹال دیتا تھا۔ اس وقت سارے ممبران صفدر کے کمرے میں موجود تھے اور عمران غائب تھا۔

”آخر عمران کیا کرتا پھر رہا ہے“...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کہیں آوارہ گردی کرتا پھر رہا ہو گا“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور ان کے ہنسنے پر تنویر خود بھی ہنس پڑا کیونکہ اسے بھی سمجھ آ گئی تھی کہ اس نے جھلاہٹ میں

عمران کو آوارہ گرد قرار دے کر واقعی معنی خیز بات کی ہے۔

"میرا خیال ہے کہ مشن کسی بھنور میں پھنس گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"بھنور۔ کیسا بھنور"...... صفدر نے چونک کر پوچھا اور باقی سارے ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

"اگر مشن میں اب تک ہونے والے واقعات پر نظر ڈالی جائے تو عجیب سی تصویر سامنے آتی ہے۔ پہلے تو یہ معلوم نہ ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کہاں رکھا گیا ہے۔ پھر عمران صاحب کو حتمی اطلاع مل گئی کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو ٹرانڈا میں دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ ہم ٹرانڈا پہنچ گئے۔ وہاں آندرے کے سیکشن ہیڈکوارٹر کے بعد ہم جنگل میں لارڈ کارلس کے ہیڈکوارٹر پہنچ گئے۔ لارڈ کارلس سے معلومات ملیں کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو پہلے روڈی لیبارٹری میں بھیجا گیا تھا لیکن پھر سیکرٹری سائنس نے اسے وہاں سے نکال کر یہاں چالی کے شہر گاسٹا میں بھجوا دیا ہے۔ گاسٹا خاصا بڑا شہر ہے اور یقیناً لیبارٹری کہیں مضافات میں ہی خفیہ ہو گی لیکن عمران صاحب کے لئے اسے تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔ وہ ایسے بے شمار طریقے اور راستے جانتے ہیں جن سے لیبارٹری کو ٹریس کیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود دو روز سے ہم یہاں موجود ہیں اور عمران صاحب غائب ہیں تو اس سے میرا اندازہ ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو یہاں سے بھی کہیں اور شفٹ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ مشن بھنور میں پھنس گیا

ہے۔ باوجود شدید کوشش کے اس کا آخری سرا ہاتھ نہیں آ رہا"۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اگر اس سیکرٹری سائنس نے سب کچھ کیا ہے اور وہی سب کچھ کر رہا ہے تو اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر اس سے حتمی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کا یہ اصول ہے کہ وہ اعلیٰ سرکاری افسروں کے خلاف کارروائی نہیں کرتے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پاکیشیا کے اعلیٰ افسروں کے خلاف دوسرے ممالک کے ایجنٹ بھی کام کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ صرف عمران کا ذاتی رویہ نہیں ہے بلکہ یہ دنیا بھر کی ایجنسیوں کا اخلاقی ضابطہ ہے کہ سوائے ناگزیر صورت حال کے اعلیٰ حکام اور سرکاری افسروں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی درمیان میں موجود میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ چونکہ یہ کمرہ صفدر کے نام تھا اس لئے صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مارشل بول رہا ہوں"...... صفدر نے موجودہ میک اپ میں رکھا گیا نام لیتے ہوئے کہا۔

"صرف مارشل کیا ہوتا ہے۔ یا تو فیلڈ مارشل ہوتا ہے یا پھر مارشل لاء بھی لگایا جاتا ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز

سنائی دی تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں''...... صفدر نے عمران کا کوڈ نام لیتے ہوئے کہا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز ان تک نہ پہنچ رہی تھی۔

''اپنے کمرے کے فون سے بات کر رہا ہوں۔ میں نے پہلے ہوٹل والوں سے پوچھا کہ چنڈال چوکڑی کہاں موجود ہے تو انہوں نے تمہارے کمرے کا بتا دیا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ میں آپ کے الفاظ پر شدید احتجاج کرنے آپ کے کمرے میں بذات خود آ رہا ہوں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''آئیں سب۔ عمران صاحب کی واپسی ہو گئی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران کی نہیں ٹارزن کی واپسی کہو''...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم آخر کہاں غائب رہتے ہو اور کیا کرتے رہتے ہو''۔ عمران کے کمرے میں پہنچ کر سب سے پہلے جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں یہ دیکھتا پھر رہا ہوں کہ ہم ایشیائی کتنے پسماندہ ہیں جبکہ مغربی دنیا کے لوگ کتنے ایڈوانس ہیں لیکن یہ ساری دور کی باتیں

تھیں۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ یہاں بھی وہی مسائل ہیں جو ایشیا میں ہیں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ان سب کے چہروں پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ انہیں عمران کی بات پوری طرح سمجھ نہیں آ سکی۔

''آپ کیا کر رہے ہیں عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''ایشیا میں شادیاں کرانا ایک کاروبار بن چکا ہے اور ہر گلی میں میرج بیورو کھل گئے ہیں جو شادیاں کراتے ہیں لیکن یہاں میں نے ایک بورڈ پر پڑھا تو مجھے یہاں کی ترقی نے بہت متاثر کیا۔ یہاں بورڈ موجود تھا جس پر لکھا ہوا تھا کپل میکرز۔ یعنی جوڑے بنانے والا۔ اب تم خود سوچو۔ ہمارے ہاں تو یہ نظریہ عام ہے کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں لیکن یہاں جوڑے بنانا باقاعدہ کاروبار بن چکا ہے۔ ہے نا ترقی۔ میں نے سوچا کہ چلو اپنا جوڑا بنانے کے لئے ان کی خدمات حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے ان سے درخواست کی کہ میرا جوڑا بنایا جائے۔ انہوں نے میرا انٹرویو لینا شروع کر دیا اور مجھ سے سوالات پوچھ پوچھ کر کمپیوٹر میں فیڈ کرنے شروع کر دیئے''...... عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔

''کیسا انٹرویو تھا عمران صاحب''...... صفدر نے پوچھا۔

''مثلاً آپ کیا پسند کرتے ہیں۔ آپ اپنے جوڑے کے لئے

کیسا رنگ، کیسا لباس پسند کرتے ہیں۔ اس طرح کے بے شمار سوالات تھے۔ میں نے سب سوالوں کے جواب دے دیئے تو آخر میں انہوں نے پوچھا کہ آپ کو اپنے جوڑے کے لئے کوئی خاتون پسند ہے تو میں نے فوراً جولیا کا نام لے دیا تو انہوں نے جولیا کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا اور جو جواب میں دیتا رہا وہ کمپیوٹر میں فیڈ کرتے رہے۔ آخر میں انہوں نے ایک بٹن دبایا اور کمپیوٹر میں فیڈ شدہ ساری معلومات ایک دوسرے میں ضم ہو کر نتیجہ نکل آیا اور ممکنہ جوڑے کا نام جولیا لکھا ہوا سکرین پر نظر آنے لگا۔ میں نے انہیں کہا کہ اصل مسئلہ تنویر ہے وہ حل کرو۔ انہوں نے تنویر کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا تو میں یہ کہہ کر وہاں سے آ گیا کہ اتنے سارے سوالات کے جواب میں اکیلا نہیں دے سکتا۔ تنویر کو ساتھ لے آؤں گا''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہم یہاں تمہاری بکواس سننے کے لئے نہیں آئے۔ یہ بتاؤ کہ مشن کا کیا ہوا''...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''ہونا کیا ہے۔ تم ہوٹل کے کمروں میں بیٹھے گپ شپ لگا رہے ہو اور میں آسمانوں کی بجائے زمین پر جوڑے بنواتا پھر رہا ہوں''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران صاحب۔ وہ لیبارٹری جہاں ڈاکٹر ہیرالڈ کو پہنچایا گیا ہے اس بارے میں کچھ معلوم ہوا''...... جولیا کے جواب دینے سے

پہلے کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جواب دینے کے لئے جولیا نے اپنا کھلتا ہوا منہ دوبارہ بند کر لیا۔

''معاملات بے حد پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ لگتا ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ کھیل کھیلا جا رہا ہے''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا ہے عمران صاحب۔ پلیز کھل کر بتائیں''...... صفدر نے کہا۔

''لیبارٹری کو ٹریس کرتے ہوئے ایک ایسا آدمی مل گیا جو نہ صرف لیبارٹری کے بارے میں جانتا تھا بلکہ لیبارٹری میں ہونے والے تمام واقعات کا بھی اسے بخوبی علم تھا۔ اس سے جو معلومات ملی ہیں انہوں نے مجھے چکرا دیا ہے۔ اس نے بتایا کہ کارمن سائنس دان کو یہاں لیبارٹری تک محدود کر دیا گیا تھا جس پر ڈاکٹر ہیرالڈ نے ڈاکٹر ولیم لیبارٹری انچارج سے احتجاج کیا تو ڈاکٹر ولیم نے اسے بتایا کہ اسے اس لئے لیبارٹری تک محدود رکھا گیا ہے کہ کہیں کارمن اور پاکیشائی ایجنٹ اسے پہچان نہ لیں۔ اس پر ایک نیا طریقہ اختیار کیا گیا کہ یہاں کے ایک ماہر پلاسٹک سرجن سے باقاعدہ ڈاکٹر ہیرالڈ کی پلاسٹک سرجری کرا کر اس کے چہرے کے خدوخال مکمل طور پر تبدیل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اچانک ڈاکٹر ولیم کو مورگو کے چیف جسے مورگو چیف کہا جاتا ہے، نے حکم دیا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو وہ اپنے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کاناڈا کے شہر پرنس جارج پہنچا دیا جائے اور ڈاکٹر ہیرالڈ کو وہاں کے ہوٹل

گرین ویلی میں کمرہ دلوا کر ڈاکٹر ولیم واپس آ جائیں۔ چنانچہ کل ڈاکٹر ولیم، ڈاکٹر ہیرالڈ کو چارٹرڈ طیارے کے ذریعے لے کر کاناڈا چلے گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ لارڈ کارلس سے ہم نے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے وہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو مسلسل اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر بھگاتے پھر رہے ہیں۔ جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے ہیں وہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کہیں اور بھجوا دیتے ہیں۔ پہلے ڈاکٹر ہیرالڈ کو ٹرانڈا لے جایا گیا۔ وہاں سے اسے روڈی بھیج دیا گیا۔ پھر روڈی سے نکال کر یہاں گاشا پہنچا دیا گیا اور اب گاشا سے پرنس جارج''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ اطلاع مصدقہ ہے عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا جا رہا ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے اس لئے میں نے اس آدمی سے براہ راست ملنے اور اس سے معلومات حاصل کرنے کی بات کی ہے۔ وہ یہاں کسی بھی وقت آ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ آدمی کون ہے عمران صاحب اور اسے یہ ساری معلومات کیسے مل گئی ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گاشا لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ولیم ہے اور یہ آدمی جس کا نام سمتھ ہے ڈاکٹر ولیم کا آفس اسسٹنٹ بھی ہے اور اس کی تمام خفیہ سرگرمیوں کا رازدار بھی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایسا آدمی تو واقعی ایسی معلومات حاصل کر سکتا ہے لیکن آپ کی ملاقات اس سے کیسے ہوئی''...... صفدر نے کہا۔

''یہاں ایک کلب ہے جس کا نام راڈ این راڈ کلب ہے۔ اس کا مالک اور جنرل مینجر ایک باچانی ہے۔ وہ طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا کہ وہ اس سارے علاقے کے بارے میں تمام تر تفصیلی معلومات رکھتا ہے تو میں اس سے ملا اور پھر ایک لمبی بات چیت کے بعد ہمارے درمیان معاملہ طے ہو گیا اور بھاری رقم کے عوض اس نے لیبارٹری کا محل وقوع بھی بتا دیا اور اس کے انچارج ڈاکٹر ولیم کے بارے میں بھی بتا دیا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ کسی بھی طرح یہ معلوم کر دے کہ کیا ڈاکٹر ہیرالڈ اس لیبارٹری میں موجود ہے یا نہیں تو اس نے فون پر سمتھ سے بات کی۔ سمتھ نے اسے فون پر بتایا جو میں پہلے تمہیں بتا چکا ہوں۔ پھر میں نے خود سمتھ سے فون پر بات کی لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہا تو میں نے اسے یہاں اس ہوٹل میں اپنے کمرے کا نمبر بتا کر کہا کہ وہ آ کر اپنا معاوضہ لے جائے۔ اس کے بعد میں یہاں آ گیا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن کاناڈا تو یہاں سے بہت طویل فاصلے پر ہے۔ تقریباً براعظم ایکریمیا کے دو متضاد کنارے سمجھ لیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اصل بات یہ معلوم کرنا ہے کہ وہاں کس لیبارٹری میں ڈاکٹر ہیرالڈ کو بھیجا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا سمتھ کو اس کا علم ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے ضرور ہو گا کیونکہ بقول اس کے اکیلے ڈاکٹر ہیرالڈ کو بھجوانے کی بجائے ڈاکٹر ولیم کو بھی ساتھ بھیجا گیا ہے اور سمتھ، ڈاکٹر ولیم کا اسسٹنٹ ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے مہمان مسٹر ہیری سمتھ کاؤنٹر پر موجود ہیں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بھیج دیں انہیں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ہم سب کے سامنے وہ بات کرنے سے ہچکچائے اس لئے ہم ساتھ والے کمرے میں جا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے کیونکہ ان کے کمرے آٹھویں منزل پر تھے اور اکٹھے تھے اس لئے وہ سب آسانی سے عمران کے کمرے سے نکل

کر ساتھ والے کمرے میں چلے گئے جبکہ سمتھ کو لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچنے میں کچھ دیر بہرحال لگ جانی تھی اور ایسے ہی ہوا''...... صفدر اور باقی ساتھیوں کے کمرے سے جانے کے دس منٹ بعد کال بیل بجی تو عمران نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک درمیانی عمر کا آدمی موجود تھا جو اپنے چہرے مہرے اور انداز سے ہی خاصا ہوشیار اور تیز طرار آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹھوڑی کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ لالچی فطرت کا آدمی ہے۔

''میرا نام ہیری سمتھ ہے اور مجھے جاوش نے بھیجا ہے۔ آپ کا نام''...... اس آدمی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مائیکل ہے۔ آؤ بیٹھو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''تھینک یو سر''...... عمران کے بات کرتے ہی سمتھ کے لہجے میں مؤدبانہ پن ابھر آیا تھا۔

''کیا پینا پسند کرو گے۔ میں ذاتی طور پر تو ایپل جوس پینا پسند کرتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ایپل جوس۔ گڈ۔ میں بھی یہی پی لوں گا''...... سمتھ نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو عمران نے فون کا رسیور اٹھا کر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کئے اور پھر روم سروس والوں کو کمرے میں دو ایپل جوس کے گلاس بھجوانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر سمتھ۔ کیا آپ کبھی اس لیبارٹری میں گئے ہیں جہاں ڈاکٹر ہیرالڈ کو بھیجا گیا ہے۔ میرا مطلب ہے پرنس جارج میں واقع لیبارٹری"...... عمران نے کہا۔

"میں خود تو وہاں کبھی نہیں گیا۔ البتہ یہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کسی لیبارٹری میں نہیں بھجوایا گیا بلکہ حفاظت کے پیش نظر وہاں بھجوایا گیا ہے"...... سمتھ نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ویٹر ہاتھوں میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ایپل جوس کے دو بڑے ٹن رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ٹن سمتھ کے سامنے اور دوسرا عمران کے سامنے رکھا اور پھر خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"جوس لیں"...... عمران نے کہا اور اپنے سامنے والا ٹن اٹھا کر اس میں موجود سٹرا سے منہ لگا لیا۔ سمتھ نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر ان دونوں کے درمیان اس وقت تک خاموشی رہی جب تک دونوں ٹن خالی نہیں ہو گئے۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ نے مجھے کچھ عنایت کرنا تھا"...... سمتھ نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور جیب سے مقامی کرنسی کی بھاری مالیت کی ایک بڑی گڈی نکال کر اس نے سمتھ کے سامنے رکھ دی۔

"گن لو تاکہ بعد میں کوئی شکایت نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ گننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تھینک یو سر۔" سمتھ نے جھپٹ کر نوٹوں کی گڈی اٹھاتے ہوئے کہا اور جلدی سے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ اس دوران عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اتنی ہی مالیت کی ایک اور گڈی نکالی اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ لیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... سمتھ نے آنکھیں پھاڑ کر دوسری گڈی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر سمتھ۔ اگر آپ میری مرضی کی مزید معلومات مجھے مہیا کر دیں تو یہ گڈی بھی آپ کو مل سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سمتھ کی باچھیں کھل اٹھیں۔ مسرت کی شدت سے اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح پھڑ پھڑانے لگے جیسے چہرے کے اعصاب میں سے طاقتور الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔

"یقیناً۔ یقیناً جناب۔ آپ پوچھیں"...... سمتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی آپ نے کہا ہے کہ پرنس جارج میں ڈاکٹر ہیرالڈ کو حفاظت کے پیش نظر بھیجا گیا ہے۔ وہاں کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور یہ بھی آپ نے ہی کہا ہے کہ آپ پہلے وہاں کبھی نہیں گئے۔ یہ دونوں باتیں الجھی ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اب مجھے تفصیل بتانے میں کوئی حرج نظر نہیں آ رہا۔ آپ بڑے فیاض آدمی ہیں۔ ڈاکٹر ولیم نے مجھے یہاں سے روانگی

کے لئے براہ راست پرنس جارج پہنچنے کے لئے جیٹ جہاز چارٹرڈ
کرانے کا حکم دیا تو میں حیران رہ گیا کیونکہ یہ بے حد مہنگا پڑتا تھا۔
میں نے یہی بات جب ان سے کی تو انہوں نے کہا کہ اس کی
پیمنٹ بعد میں مورگو چیف کریں گے۔ میں نے پوچھا کہ اتنی دور
لیبارٹری میں انہیں بھجوانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں سے قریب
ہی ناڈگ میں ایک اور لیبارٹری بھی موجود ہے۔ وہاں بھجوا دیا
جائے تاکہ خرچہ بھی بچ جائے اور ڈاکٹر ہیرالڈ بھی محفوظ رہیں تو
انہوں نے مجھے بتایا کہ پرنس جارج میں کسی لیبارٹری میں ڈاکٹر
ہیرالڈ کو نہیں بھیجا جا رہا بلکہ وہاں مورگو تنظیم کے تحت ایک بہت بڑا
کیمپ ہے جہاں مخصوص لوگوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت
یافتہ مورگو سٹار کہلاتے ہیں۔ ان مورگو سٹارز کی ایک پوری تنظیم بنائی
گئی ہے جو پوری دنیا کا اس وقت عملی چارج سنبھال لے گی۔ جب
پوری دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کر کے پوری دنیا پر یہودیوں کا
قبضہ ہو جائے گا تو یہ سن کر میں بہت حیران ہوا کیونکہ مجھے اس
بارے میں کبھی پہلے علم نہ ہوا تھا اس لئے میں نے ان سے پوچھا
کہ ایسا نجانے کب ہو تو تب تک یہ سٹارز کیا کریں گے تو ڈاکٹر
ولیم نے مجھے بتایا کہ ڈیڑھ سو سٹارز تیار ہو چکے ہیں اور مزید دو سو
تیار ہونے ہیں۔ پھر انہیں پوری دنیا کی یہودی تنظیموں کے ساتھ
اٹیچ کر دیا جائے گا۔ اس کیمپ کا انچارج سٹار چیف نارمن ہے جو
پہلے کسی ایکریمین ایجنسی کا بڑا معروف اور کامیاب ایجنٹ رہا ہے۔

ڈاکٹر ہیرالڈ کو حفاظت کی غرض سے نارمن کے کیمپ بھجوایا گیا
ہے''...... سمتھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ولیم کو اس کا کیا پتہ بتایا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس سلسلے میں رازداری برتی گئی ہے۔ ڈاکٹر ولیم سے کہا گیا
ہے کہ وہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو پرنس جارج کے معروف ہوٹل گرین ویلی
میں رہائش پذیر کرا کر خود واپس آ جائے۔ وہاں ڈاکٹر ہیرالڈ اپنا نام
ڈاکٹر ہیرالڈ آف کارمن بتائے گا تو اسے مخصوص کمرے میں پہنچا دیا
جائے گا جہاں سے بعد میں نارمن کے سٹارز آ کر انہیں اپنے کیمپ
لے جائیں گے''...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے
لہجے اور انداز سے ہی عمران جان گیا تھا کہ سمتھ سچ بول رہا ہے۔

''پھر تمہاری بات ہوئی ہے ڈاکٹر ولیم سے کہ وہ کب واپس آ
رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ایک گھنٹہ پہلے ان کا فون آیا تھا کہ وہ دو روز بعد
واپس پہنچیں گے کیونکہ انہیں راستے میں کئی فلائٹس تبدیل کرنا پڑیں
گی''...... سمتھ نے جواب دیا۔

''ڈاکٹر ہیرالڈ کا فارمولا ریورس سرکل کیا وہ لیبارٹری میں موجود
ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں جناب۔ وہ فارمولا ساتھ لے گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے
کہ چاہے وہاں لیبارٹری ہو یا نہ ہو فارمولا وہ اپنے ساتھ رکھیں گے
اور ڈاکٹر ولیم نے انہیں اس کی اجازت دے دی جبکہ پہلے انہوں

نے یہ کہہ کر انہیں فارمولا ساتھ نہ لے جانے کی بات کی تھی کہ وہاں کوئی لیبارٹری تو نہیں ہے کہ وہاں وہ فارمولے پر کام کرتے رہیں گے لیکن جب ڈاکٹر ہیرالڈ نے اصرار کیا تو ڈاکٹر ولیم نے اجازت دے دی''...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ نے اپنے چہرے کی پلاسٹک سرجری کس سرجن سے کرائی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ بڑا مشہور سرجن ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر ڈونلڈ ہے۔ جیکسن روڈ پر اس کا کلینک اور ہسپتال ہے''...... سمتھ نے جواب دیا تو عمران نے سامنے موجود نوٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی اور سمتھ نے اس طرح جھپٹا مار کر اسے اٹھایا کہ جیسے اسے خطرہ ہو کہ گڈی کہیں غائب نہ ہو جائے۔

''اب تم سب کچھ بھول جاؤ۔ کسی سے کچھ مت کہنا ورنہ تمہاری زندگی ختم ہوسکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں اور بے حد شکریہ۔ مجھے اجازت''...... سمتھ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد جیسے ہی دروازہ اس کے عقب میں بند ہوا عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی

آواز سنائی دی۔

''گاشا سے کارمن کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ کارمن میں کارمن سیکرٹ سروس کے چیف اور اپنے دوست جونیئر کو کال کر رہا تھا اور درحقیقت اس کے مشن پر وہ کام کر رہا تھا اسے چونکہ جونیئر کا نمبر معلوم تھا اس لئے اس کی انگلیاں تیزی سے نمبر پریس کرتی چلی جا رہی تھیں۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''تین بار یس نہ کہہ دینا ورنہ جونیئر کو تم جیسی فون سیکرٹری دوبارہ نہیں ملے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ۔ آپ کون ہیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''میں بول تو چالی کے شہر گاشا سے رہا ہوں اور میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''...... عمران نے اس بار اپنا اصل نام بتاتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں گاشا سے پرندہ اڑ چکا ہے اس لئے یہاں اب مزید محتاط ہونے کی ضرورت نہیں رہی تھی۔

''اوہ۔ اوہ اچھا۔ پلیز ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا کیونکہ فون سیکرٹری بھی عمران کو

بہت اچھی طرح جانتی تھی۔

''ہیلو۔ جونیئر بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد جونیئر کی آواز سنائی دی۔

''اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ چاہے تمہاری عمر ایک ہزار سال کیوں نہ ہو جائے رہو گے تم جونیئر ہی'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ مجبوری ہے عمران صاحب'' ...... جونیئر نے اس طرح لمبا سانس لیتے ہوئے کہا جیسے وہ واقعی اس پر بے حد افسردہ ہو۔

''ویسے جونیئر ہونے کا فائدہ بھی ہے کہ تم اطمینان سے اپنے آفس میں بیٹھے کافی پی رہے ہو اور میں اپنے ساتھیوں سمیت چالی کے شہر گاسٹا میں دھکے کھا رہا ہوں'' ...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ گاسٹا۔ وہاں پہنچ گئے ہیں آپ۔ کیا مطلب۔ کیا ڈاکٹر ہیرالڈ کو وہاں لے جایا گیا ہے''۔ دوسری طرف سے جونیئر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے حیرت کی شدت سے وہ اچھلتے ہوئے بول رہا ہو۔

''ڈاکٹر ہیرالڈ خود یہاں پہنچا ہے اور اس نے یہاں باقاعدہ ایک ماہر سرجن سے اپنے چہرے کی پلاسٹک سرجری کرائی ہے تاکہ اسے جونیئر بھی نہ پہچان سکے'' ...... عمران نے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کو تو باقاعدہ اغوا کیا گیا

ہے۔ کیا وہ واقعی گاسٹا میں ہے۔ ایسا ہے تو میں ٹیم لے کر آؤں وہاں'' ...... جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارے ڈاکٹر ہیرالڈ نے ہمیں شٹل کاک بنا دیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کیا مطلب عمران صاحب۔ پلیز کھل کر بتائیں صورت حال''۔ جونیئر نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر ہیرالڈ کی ٹرانڈا جانے اور پھر ٹرانڈا سے گاسٹا اور اب گاسٹا سے کاناڈا کے شہر پرنس جارج پہنچنے کی تفصیل بتا دی۔

''مورگو سٹار ایجنٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ میں نے سنا تو تھا کہ ایسے ایجنٹ تیار کئے جا رہے ہیں لیکن میں نے اسے کسی کی خوش امیدی سمجھا تھا'' ...... جونیئر نے کہا۔

''اور اس کا ہیڈ تمہیں معلوم ہے کون ہے۔ تمہارا بلکہ ہمارا دوست نارمن جو ایکریمیا کی بلیک راڈ ایجنسی کا معروف ایجنٹ تھا۔ وہی جو دائیں ٹانگ سے ذرا لنگڑا کر چلتا تھا'' ...... عمران نے کہا۔

''اوہ نارمن۔ وہ واقعی کٹر یہودی تھا۔ اوہ۔ تو ڈاکٹر ہیرالڈ اب اس کی تحویل میں ہے'' ...... جونیئر نے کہا۔

''ہاں۔ اور میں نے اسی لئے تمہیں فون کیا ہے کہ اب فائنل راؤنڈ میں بڑی مار دھاڑ ہو گی اس لئے تمہارے سائنس دان کو شاید زندہ واپس نہ لایا جا سکے اور میں نے اسی لئے فون کیا کہ یہ تمہارا اور تمہارے ملک کا مشن ہے۔ اب اگر سٹار کیمپ سے ہم تمہارے

سائنس دان کو زندہ واپس نہ لا سکے اور اس کا ریورس سرکل فارمولا
بھی حاصل نہ کر سکے تو تم اور تمہاری حکومت ہم پر انگلی اٹھا سکتی ہے
کہ ہم نے دانستہ یہ سب کیا ہے اس لئے اب دو صورتیں ہیں۔
ایک تو یہ کہ ہم یہاں سے واپس پاکیشیا چلے جائیں اور پھر جب
ڈاکٹر ہیرالڈ کو کسی لیبارٹری میں بھیجا جائے تو دوبارہ اس کے لئے
کام کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہماری جگہ تم لے لو اور پھر
آپریشن کرو۔ اس کا جو نتیجہ ہو گا وہ بہرحال قابل اعتراض نہیں ہو
گا۔ تم اس سلسلے میں کوئی جذباتی فیصلہ نہ کرو۔ اپنی حکومت سے
مشورہ کر کے مجھے بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی لغت میں ناکام
واپسی کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ میں بھی آپ کا ہی شاگرد ہوں
اور مجھے بھی آپ نے یہی سبق دیا تھا کہ ناکام واپسی صرف لاشوں
کی ہو سکتی ہے زندہ انسانوں کی نہیں اس لئے یہ تو ممکن ہی نہیں
ہے کہ آپ ناکام واپس آ جائیں۔ جہاں تک فارمولے کا تعلق
ہے تو اصل فارمولا تو ڈاکٹر ہیرالڈ ہمارے پاس چھوڑ گئے ہیں۔
آپ جس فارمولے کا ذکر کر رہے ہیں اس پر وہ یہاں کام نہیں کر
رہے تھے اور دنیا میں ہزاروں فارمولوں پر کام ہوتا رہتا ہے۔ ہم
کسی فارمولے پر کام کو نہیں روک سکتے۔ جہاں تک ڈاکٹر ہیرالڈ
کے اغوا کا تعلق ہے تو یہاں جو صورت حال پیش آئی ہے اس سے
یہی تاثر ملتا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو اغوا کیا گیا ہے لیکن آپ کی

باتوں سے میں نے یہ تاثر لیا ہے کہ آپ کی تحقیقات کے مطابق
ڈاکٹر ہیرالڈ اپنی مرضی سے گئے ہیں۔ انہیں اغوا نہیں کیا گیا۔ ایسی
صورت میں ہمیں بھی ڈاکٹر ہیرالڈ کی واپسی پر بلکہ دوسرے لفظوں
میں زندہ واپسی پر اصرار نہیں کرنا چاہئے اس لئے اب آپ جو بھی
فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہو گا''...... جونیئر نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

''تم پھر جذباتی ہو رہے ہو۔ یہ معاملہ جذباتی ہونے کا نہیں ہے
اور نہ ہی یہ معاملہ صرف تمہاری اور میری ذات کا ہے۔ یہ معاملہ
کارمن حکومت اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے درمیان ہے
اس لئے جذباتی ہونے کی بجائے کوئی ٹھوس فیصلہ کرو۔ میں ایک
گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کروں گا''...... عمران نے کہا اور کریڈل
دبا کر اس نے ٹون آنے پر ساتھ والے کمرے کے فون کا مخصوص
نمبر پریس کر دیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''تمہارے اکیلے یس کہنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ یہی لفظ صالحہ کو
بھی ادا کرنا سکھا دو۔ پھر بات بن جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ اکیلے ہیں۔ ہم آ رہے ہیں''۔
دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد
دروازہ کھلا اور جولیا کے ساتھ باقی سب ساتھی اندر داخل ہوئے۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ کوئی نئی بات''...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہی پوچھا۔ باقی سب ساتھیوں کی نظریں بھی عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے سمتھ کے ساتھ ہونے والی بات چیت کی تفصیل کے ساتھ ساتھ کارمن سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر کے ساتھ ہونے والی بات چیت بھی دوہرا دی۔

''یہ تم نے کیوں کہا کہ ہم ناکام واپس چلے جائیں گے۔ بولو۔ کیوں کہا''...... جولیا نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ مشن ہمارا نہیں ہے۔ ہم صرف کارمن حکومت کے ساتھ دوستی نبھانے کی غرض سے ان کی درخواست پر کام کر رہے ہیں۔ اگر مشن کے انجام پر اعتراضات اٹھنے شروع ہو جائیں تو پھر ہماری اس ساری محنت کا ہمیں کیا ثمر ملے گا''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ جب ہم نے مشن پر کام شروع کر دیا ہے تو اب بہرحال اسے انجام تک پہنچانا ہی چاہئے''...... جولیا نے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

''وہ انجام اگر مشکوک قرار دے دیا جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے تو ہر مشن میں کامیاب واپس لوٹتی ہے لیکن اس مشن میں ڈاکٹر ہیرالڈ بھی ہلاک ہو گیا اور اس کا فارمولا بھی تباہ ہو گیا تو پھر''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کو یہ یقین کیوں ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ

بہرحال مارا جائے گا اور فارمولا بھی تباہ ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

''اس لئے کہ عمران صاحب ایسا چاہتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا۔ عمران صاحب اس فارمولے کو ہر صورت میں ختم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ فارمولا صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے خلاف ہے بلکہ یوں سمجھیں کہ انسانیت کے خلاف ہے۔ اس فارمولے کے تحت کروڑوں اربوں جاندار انسانوں سمیت آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔ اب رہا ڈاکٹر ہیرالڈ۔ تو اب یہ بات سامنے آ چکی ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو کارمن سے اغوا نہیں کیا گیا بلکہ وہ اپنی مرضی سے یہودیوں کی تنظیم مورگو میں شامل ہو کر وہاں سے آیا ہے۔ اغوا کا ڈرامہ صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کی کسی بھی طرح واپسی ہو تو کارمن میں اس کے خلاف جذبات نہ پیدا ہو سکیں اور ڈاکٹر ہیرالڈ بنیادی طور پر ایول جینئیس ہے یعنی شیطان کی ذہانت کا مالک ہے۔ وہ اس لئے کہ کارمن میں وہ جس فارمولے پر کام کرتا رہا وہ محض دکھاوا تھا۔ اصل فارمولے پر یعنی ریورس سرکل پر وہ چھپ کر کام کرتا رہا۔ وہ فارمولا انسانیت کے خلاف ہے اور اگر ڈاکٹر ہیرالڈ

کو زندہ واپس کارمن پہنچا دیا جائے تو پھر بھی وہ انسانیت کش فارمولوں پر ہی کام کرتا رہے گا اس لئے اس کی موت انسانیت کے لئے اس کی زندگی سے بہتر ہے اس لئے عمران صاحب، ڈاکٹر ہیرالڈ کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں اور ریورس سرکل فارمولے کو بھی۔ عمران صاحب نے جونیئر کو اس لئے فون کیا کہ وہ اپنے سر اس کا بوجھ نہیں لینا چاہتے''...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب کے چہروں پر اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''مجھے تو تم مجسم جینیس لگتے ہیں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران نے جان بوجھ کر لفظ ایول یا شیطان استعمال کرنے کی بجائے لفظ مجسم استعمال کیا ہے جو عام طور پر مجسم شیطان کے محاورے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

''یہ سب ٹھیک ہے لیکن اس کا یہ حل نہیں ہے جو عمران چاہتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اچھا۔ تو تم بتاؤ کیا حل ہونا چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''اصل کارروائی یہودیوں کی خفیہ اور مسلمانوں کے خلاف قائم تنظیم مورگو کا خاتمہ ہے۔ اگر مورگو قائم رہی تو وہ ایسے کئی ڈاکٹر ہیرالڈ ٹریس کر لے گی۔ ڈاکٹر ہیرالڈ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا اس لئے اصل مشن مورگو کا خاتمہ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ارے کمال ہے۔ ویری گڈ۔ میں تو اس مورگو کو بھول ہی گیا تھا۔ ویری گڈ۔ تو ہم ڈاکٹر ہیرالڈ کو چھوڑ کر مورگو کے پیچھے لگ جائیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم یہ بات طنزیہ انداز میں کہہ رہے ہو لیکن ہمیں کرنا ایسا ہی ہو گا۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کے ساتھ ساتھ اس مورگو کا بھی خاتمہ ضروری ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ مورگو کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے سٹار کیمپ کا خاتمہ ضروری ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹرانڈا میں اس کا ہیڈ کوارٹر اور سیکشن ہیڈ کوارٹر ہم پہلے ہی ختم کر چکے ہیں۔ اب ایک تو یہ سٹار کیمپ رہ گیا ہے اور دوسرا مورگو چیف اور اس کا ہیڈ کوارٹر۔ تو پھر یہ طے ہوا کہ ہم سٹار کیمپ پر حملہ کر دیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور تم بھی یہ طویل سوچ بند کر دو اور چل پڑو''...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اوکے۔ میں پہلے اس پلاسٹک سرجن سے مل کر اس سے ڈاکٹر ہیرالڈ کی پلاسٹک سرجری سے پہلے اور بعد کا فوٹو حاصل کر لوں تاکہ ہمیں اسے پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ پھر میں کارمن جونیئر سے بات کروں گا اس کے بعد وہی کرنا ہے جو تم لوگ کہہ رہے ہو۔ اس کے بعد ہم کانڈا جانے کا بندوبست کریں گے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کاناڈا کے مشہور شہر پرنس جارج سے شمال کی طرف تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑی سلسلہ تھا جو گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ یہ تمام پہاڑی علاقہ جو تقریباً دس کلومیٹر کے ایریئے میں پھیلا ہوا تھا لارڈ ڈورتھی اسٹیٹ کہلاتا تھا کیونکہ یہ تمام پہاڑی علاقہ کاناڈا کے معروف لارڈ ڈورتھی نے حکومت کاناڈا سے باقاعدہ خرید رکھا تھا۔ اس پوری اسٹیٹ کے گرد باقاعدہ اونچی چاردیواری بنائی گئی تھی جس پر حفاظتی تاریں نصب تھیں۔ اس کا ایک بڑا راستہ تھا جس پر باقاعدہ ایک چیک پوسٹ تھی۔ اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جسے وڈ لینڈ کہا جاتا تھا۔ یہ قصبہ قدیم زمانے سے چلا آ رہا تھا۔

پہاڑیوں پر موجود گھنے جنگلات میں سے بیشتر قیمتی لکڑی کے تھے اور انہیں باقاعدہ کاٹ کر وڈ لینڈ لایا جاتا تھا جہاں سے پوری

دنیا سے لکڑی کے تاجر انہیں خریدنے آیا کرتے تھے اس لئے وڈ لینڈ میں نہ صرف رہائشی کالونیاں موجود تھیں بلکہ وہاں ہوٹل، کلب اور شراب خانے بھی موجود تھے جہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی تھی۔ لارڈ ڈورتھی نے بھی قیمتی لکڑی کے بزنس کے گڑھ کے طور پر انتہائی خطیر رقم ادا کر کے اسے حکومت سے خرید لیا تھا اور جب سے یہ پہاڑیاں خریدی گئی تھیں اور ان کے گرد چاردیواری بنائی گئی تھی تب سے یہاں سے ایک ضابطے کے تحت لکڑی کاٹ کر اور وہاں موجود مشینری سے ان کی ساخت کو ایڈجسٹ کر کے انہیں وڈ لینڈ پہنچا دیا جاتا تھا جہاں سے یہ فروخت ہو جاتی تھی اور جہاں سے لکڑی کاٹی جاتی تھی وہاں ایک ضابطے کے مطابق قیمتی لکڑی کے نئے پودے لگا دیئے جاتے تھے۔ اس طرح یہ سلسلہ انتہائی باقاعدگی اور ضابطے سے چل رہا تھا اور کروڑوں اربوں کی آمدنی اس سلسلے میں ہوتی تھی۔

چاردیواری کا جواز کاغذات میں یہ بتایا گیا تھا کہ لکڑی چوری نہ ہو سکے۔ اس چاردیواری میں باہر کی طرف اور پہاڑیوں کے دامن میں عمارتیں موجود تھیں اور چھوٹے چھوٹے مکانات بھی تھے جہاں لکڑی کاٹنے والے اور مشینوں پر کام کرنے والے اور پھر اس لکڑی کو مخصوص ٹرکوں کے ذریعے وڈ لینڈ تک پہنچانے والے افراد رہتے تھے۔ ان کو باقاعدہ خصوصی پاس جاری کئے گئے تھے تاکہ کوئی غلط آدمی اندر نہ آ سکے جبکہ پہاڑیوں کے اندر آخری حصے میں علیحدہ دو

بڑی عمارتیں بنی ہوئی تھیں جن میں سے ایک عمارت میں آفسز تھے اور یہاں سٹار چیف نارمن کا آفس تھا۔ اس کے ساتھ باقی تمام ضروری آفسز اور ان کی رہائش گاہیں تھیں دوسری بڑی عمارت میں وہ لوگ رہتے تھے جنہیں پوری دنیا سے منتخب کر کے سٹار ایجنٹ بنانے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔ تربیت گاہیں بھی پہاڑیوں کے اندر بنی ہوئی تھیں۔ اس عمارت میں تربیت دینے والوں اور تربیت پانے والوں کی رہائش کے لئے چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے۔ یہاں بڑا کچن اور ڈائننگ ہال بھی تھا جہاں سب مل کر کھانا کھاتے تھے۔ یہ ٹریننگ دن رات جاری رہتی تھی۔ حکومت کو یہ لکھ کر دے دیا گیا تھا کہ پہاڑیوں کے اندر چونکہ قیمتی لکڑی کی حفاظت کے لئے مسلح افراد موجود رہتے ہیں اور جانوروں اور چوروں پر فائرنگ بھی کی جا سکتی ہے اس لئے کسی فائرنگ کی صورت میں وہ لوگ دھیان نہ دیں۔

ویسے بھی وڈ لینڈ میں پولیس موجود تھی لیکن اس کا تعلق صرف وڈ لینڈ تک ہی تھا۔ وہ پہاڑیوں کے اندر کے معاملات میں دخل نہ دیا کرتی تھی۔ پرنس جارج سٹی وہاں سے ڈیڑھ سو کلومیٹر پر تھا اس لئے وہاں سے کسی مداخلت کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ پہاڑیوں پر مکمل کنٹرول نارمن کا تھا۔ نارمن کٹڑ یہودی تھا اور وہ پہلے ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی میں رہ چکا تھا اور اس کے کارناموں کی دھوم رہی تھی۔ نارمن لمبے قد کا تھا اور اب قدرے بھاری جسم کا ہو

گیا تھا جبکہ پہلے وہ بہت سمارٹ جسم کا مالک تھا۔ البتہ فطری طور پر وہ قدرے لنگڑا کر چلتا تھا حالانکہ اس کے جسم میں ایسا کوئی نقص نہ تھا۔ وہ بے حد ذہین اور ہوشیار آدمی تھا۔

ٹریننگ سنٹر گزشتہ دو سالوں سے کام کر رہا تھا۔ اب تک ایک سو پچاس سٹار ایجنٹوں کو وہ ٹریننگ دے کر مختلف یہودی تنظیموں میں انہیں شامل کرا چکے تھے اور اب بھی ایک سو افراد کو وہ ٹریننگ دے رہے تھے۔ ان کے بارے میں نارمن کا ارادہ تھا کہ لارڈ ڈروتھی کے اثر و رسوخ کی بناء پر انہیں ایکریمیا اور یورپ کی سرکاری تنظیموں میں رکھا جائے گا تاکہ جب پوری دنیا پر یہودی حکومت قائم ہو تو کوئی ایجنسی ان کے خلاف کام نہ کر سکے اور ان میں موجود سٹار ایجنٹ فوری طور پر چارج سنبھال لیں۔ ٹریننگ سنٹر میں موجود اپنے وسیع و عریض آفس میں نارمن اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک فائل نارمن کے سامنے موجود تھی اور وہ اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا۔

''تو آپ دراصل یہودی ہیں ڈاکٹر رونالڈ''...... نارمن نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ اسی لئے تو دربدر پھر رہا ہوں۔ اگر یہودی نہ ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس میرا پیچھا نہ کر رہی ہوتی۔ وہ لوگ یہودیوں کے کٹڑ دشمن ہیں''...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”آپ نے ویسے بھی انتہائی عقل مندی سے کام لیا ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کی پلاسٹک سرجری کرا لی تاکہ آپ کو کوئی پہچان نہ سکے لیکن پھر آپ کو وہیں رہنا چاہئے تھا“...... نارمن نے کہا۔

”میں تو وہیں رہنا چاہتا تھا لیکن شاید اعلیٰ حکام ان پاکیشیائیوں سے بے حد خوفزدہ ہیں اس لئے انہوں نے مجھے یہاں پہنچانے کا حکم دیا جس کے نتیجے میں، میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں اور نجانے کب تک یہاں رہنا پڑے۔ اس دوران مجھے لیبارٹری کی سہولت بھی نہیں ملے گی اور میرے کام کا بھی حرج ہو گا“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے کہا۔

”آپ اپنا فارمولا بھی ساتھ لے آئے ہیں۔ اس کی وجہ“۔ نارمن نے کہا۔

”یہ فارمولا میری زندگی ہے۔ یہ اس قدر اہم ہے کہ اس کا ایک ورق بھی گم ہو گیا یا ضائع ہو گیا تو میری ساری محنت ضائع ہو جائے گی اور یہودی سلطنت بھی پوری دنیا پر قائم نہ ہو سکے گی“۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے جواب دیا۔

”آپ یہاں بے فکر رہیں۔ اول تو یہاں کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے اور اگر علم ہو بھی جائے تو یہاں کے انتظامات ایسے ہیں کہ یہاں کوئی زندہ داخل ہی نہیں ہو سکتا“...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس

کیا تو فوراً ہی آفس کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”مارٹی۔ ڈاکٹر ہیرالڈ کو سپیشل ہاؤس پہنچا دو۔ انہیں یہاں تمام سہولیات دی جا رہی ہیں۔ بس صرف یہ یہاں سے باہر نہیں جا سکیں گے“...... نارمن نے کہا۔

”یس سر۔ آیئے ڈاکٹر صاحب“...... نوجوان مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

”آپ نے میرا فارمولا اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ یہ آپ کے کسی کام کا نہیں ہے۔ آپ یہ مجھے دے دیں تاکہ میں اس پر مزید غور و فکر کر سکوں“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”سوری ڈاکٹر۔ آپ یہاں صرف آرام کریں۔ مجھے اعلیٰ حکام سے جو حکم ملا ہے میں نے اس کی تعمیل کرنی ہے۔ جب آپ یہاں سے واپس جائیں گے تو فارمولا آپ کو دے دیا جائے گا۔ اس کی حفاظت بے حد ضروری ہے اور یہ محفوظ اسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ میرے سیف میں رہے“...... نارمن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ جیسے آپ کی مرضی“...... ڈاکٹر ہیرالڈ نے ڈھیلے انداز میں کہا اور پھر نارمن سے ہاتھ ملا کر وہ مارٹی کے پیچھے آفس سے باہر چلا گیا تو نارمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پاس پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

"یس۔ رونالڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ رونالڈ نارمن کا اسسٹنٹ تھا اور پورے ٹریننگ سنٹر کا انچارج تھا۔

"نارمن بول رہا ہوں رونالڈ"...... نارمن نے کہا۔

"یس باس۔ حکم سر"...... رونالڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"چیک پوسٹ پر ریڈ الرٹ کر دو۔ اپنے ٹریننگ سنٹر کو بھی مکمل طور پر ریڈ الرٹ کر دو اور یہ سن لو کہ ایک فیصد بھی لیکج نہیں ہونی چاہئے۔ ورنہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں کا سب کچھ تباہ کر دیں گے"۔ نارمن نے کہا۔

"باس۔ میں بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں کیونکہ میں بین الاقوامی ایجنسی میں کام کرتا رہا ہوں اور ایک مشن میں عمران نے بھی ہمارے ساتھ کام کیا ہے اس لئے میں عمران کے بارے میں فرسٹ ہینڈ نالج رکھتا ہوں۔ عمران کبھی بھی چیک پوسٹ کی طرف سے یہاں نہیں آئے گا۔ وہ ہمیشہ نئے اور ایسے راستے استعمال کرتا ہے جس کے بارے میں کسی کو خیال تک نہیں ہوتا اور اس بار بھی اگر وہ آیا تو یہی کچھ کرے گا"...... رونالڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ چیک پوسٹ کے راستے اندر نہیں آئے گا تو تمہارا کیا

خیال ہے وہ کہاں سے اندر آئے گا"...... نارمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وہ لازماً پہاڑیوں کی عقبی طرف سے اندر داخل ہو گا۔ اسے کوئی نہ کوئی کریک مل جائے گا یا وہ تلاش کر لے گا۔ ہماری تمام تر توجہ سامنے کی طرف ہو گی جبکہ وہ عقبی طرف سے اندر داخل ہو کر کارروائی کرے گا"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ دیوار بناتے ہوئے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا تھا کہ کوئی کریک یا دراڑ باقی نہ رہے اور دیوار بھی ریڈ سٹونز سے اوپر اور نیچے کافی گہرائی میں بنائی گئی ہے۔ اسے نہ توڑا جا سکتا ہے نہ کھودا جا سکتا ہے اور نہ ہی پھلانگا جا سکتا ہے۔ یہ علاقہ ویسے بھی نو فلائٹ زون ہے اس لئے یہاں ہیلی کاپٹر یا جہاز کو نیچی پرواز کی صورت میں فضا میں ہی تباہ کر دیا جائے گا۔ پھر یہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں سے اندر داخل ہوں گے اور سنو۔ اگر تمہارا پھر بھی یہی خیال ہے تو عقبی دیوار میں بنے ہوئے لیکن خالی پڑے ہوئے واچ ٹاور پر طاقتور دوربینیں خصوصاً نائٹ دوربینیں، ہیوی مشین گنیں اور اینٹی ایئر کرافٹ پہنچا دو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں تجربہ کار آدمی بٹھا دو جن کے پاس سپیشل زیرو ٹرانسمیٹر موجود ہوں اور واکی ٹاکی بھی تاکہ متوقع کارروائی پر تمہیں اور مجھے اطلاع دے سکیں۔ اس کے بعد ہم سنبھال لیں گے"۔ نارمن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میں وہاں سائمن کو انچارج بنا دیتا ہوں۔ وہ بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ وہ تو انہیں دیکھتے ہی مار گرائے گا''...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے''...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ایک بڑی لیکن طاقتور جیپ تیزی سے پرنس جارج سٹی کے مغرب کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے جبکہ سب سے آخر میں کھلی جگہ پر سیاہ رنگ کے تین بیگز کے ساتھ ایک بڑا سیاہ رنگ کا بیگ بھی موجود تھا۔ انہیں پرنس جارج آئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے اور ان دو روز میں عمران، صفدر کے ساتھ ایک روز وڈ لینڈ میں بھی گزار چکا تھا۔ وڈ لینڈ میں ایک ہوٹل تھا جس کا نام بھی وڈ لینڈ ہوٹل تھا۔ اس کے مالک کا نام جیمز تھا۔ جیمز اپنے آباؤ اجداد سے اسی علاقے کا رہنے والا تھا اور اس بارے میں اسے ٹپ پرنس جارج کے ایک آدمی سے ملی تھی جس کا نام گاسپر تھا۔

گاسپر کے بارے میں ٹپ اسے کارمن کے جونیئر نے دی تھی۔ جونیئر نے اپنی حکومت سے بات کر کے عمران کی کال کے جواب میں صرف اتنا کہا تھا کہ حکومت اپنے سائنس دان کے کسی اور ملک میں کام کرنے کو بہتر نہیں سمجھتی۔ اس کا مطلب عمران سمجھ گیا تھا کہ حکومت نے دراصل اسے پیغام دے دیا ہے کہ اگر ڈاکٹر ہیرالڈ زندہ نہ بچ سکے تو حکومت کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ جونیئر نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ حکومت کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ اصل میں یہودی تھا اور اس کی پیدائش پالینڈ میں ہوئی تھی جہاں اس کے والدین ہلاک ہو گئے تو ایک عیسائی نے اسے اپنی سرپرستی میں لے لیا اور پھر وہ لوگ کارمن شفٹ ہو گئے۔ اسی سرپرستی کی وجہ سے اسے عیسائی سمجھا جاتا رہا حالانکہ وہ یہودی تھا۔

اس کے کئی گہرے دوستوں نے حکومت کو بعد میں بتایا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ نے انہیں بتایا تھا کہ وہ یہودی ہے لیکن سب اس کی بات پر اس لئے یقین نہ کرتے تھے کہ وہ مذاق کر رہا ہے لیکن اس کے اغوا کے بعد تحقیقات کے نتیجے میں اب یہ بات کنفرم ہو گئی تھی اور حکومت کارمن بھی یہودیوں کے لئے نرم گوشہ نہ رکھتی تھی لیکن کھل کر مخالفت بھی نہ کی جاتی تھی۔ چنانچہ جونیئر سے بات ہونے کے بعد عمران نے سٹارکیمپ پر ریڈ کرنے اور اس طرح مورگو کی طاقت کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ گاسپر سے ملا اور پھر گاسپر نے اسے وڈ لینڈ کے جیمز کی ٹپ دی اور عمران، صفدر کے ساتھ وڈ لینڈ جا کر

جیمز سے ملا اور جیمز نے اسے اس علاقے کا نہ صرف تفصیلی نقشہ مہیا کیا بلکہ اسے یہاں کے بارے میں خاصے اہم پوائنٹ بھی بتا دیئے۔

اس کے مطابق سٹار ایجنٹ چھٹیوں میں اس کے کلب آتے جاتے رہتے تھے اور خاص طور پر وہاں کے انچارج نارمن کا اسسٹنٹ سائمن تو یہاں لازماً آتا تھا کیونکہ کلب کی سپروائزر میگی سے اس کی بے حد دوستی تھی اور جب وہ آتا تھا تو میگی کو اس کے لئے وقف کر دیا جاتا تھا۔ عمران نے میگی سے بھی ملاقات کی اور خاصی بھاری رقم کے عوض میگی نے اسے مزید اندر کی تفصیلات بھی بتا دیں کیونکہ وہ وہاں جاتی رہتی تھی لیکن پھر نارمن نے سختی سے باہر کے لوگوں کا داخلہ روک دیا تھا۔ تب سے میگی وہاں نہ جا رہی تھی بلکہ سائمن یہاں آ کر رہنے لگا تھا۔

”عمران صاحب۔ آپ وڈ لینڈ جانے کی بجائے ادھر مغرب کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے“...... صفدر نے کہا۔

”پلان کیا ہونا ہے۔ سیدھے سادے مشن کو اس نے دانستہ ٹیڑھا اور پیچیدہ بنانا ہے تاکہ اس کی اہمیت قائم رہے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سیدھا سادا کیسے۔ ذرا وضاحت تو کرو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس انتہائی طاقتور اسلحہ موجود ہے۔ اس چیک پوسٹ کو بھی اڑایا جا سکتا ہے اور اس دیوار کو بھی بم مار کر توڑا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم براہ راست اندر داخل ہو کر آسانی سے کارروائی کر سکتے ہیں جیسے ہم نے ٹرانڈا میں لارڈ کارلس کے خلاف کی تھی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"وہ محدود معاملہ تھا۔ یہاں ڈیڑھ دو سو مسلح اور تربیت یافتہ افراد موجود ہیں اور چیف نے مجھ سے وعدہ لیا ہوا ہے کہ اس کی شاندار ٹیم کے کسی رکن کو خراش تک نہیں آنی چاہئے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موت تو بہرحال ایک دن آنی ہے عمران صاحب۔ لیکن آپ نے اگر براہ راست حملہ نہیں کرنا تو پھر کیا سوچا ہے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں آپ کا اس طرف جانے کا مطلب ہے کہ آپ اس سٹار کیمپ کے عقب میں جا کر وہاں کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تم ٹھیک سمجھے ہو لیکن وہاں انہوں نے ایک مچان بنائی ہوئی ہے جو شاید پہلے خالی پڑی ہوئی ہو گی کیونکہ یہی بتایا گیا ہے لیکن اب وہاں یقیناً ہر وہ چیز پہنچا دی گئی ہو گی جس کے ذریعے ہمیں چیک بھی کیا جا سکے اور ہلاک بھی کیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے اس سے بچنے کا کیا طریقہ سوچا ہے"...... صفدر

نے کہا۔

"سب کچھ میں نے ہی سوچنا ہے۔ سوچنے کا تھوڑا بہت کام تم بھی کر لیا کرو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے وہ صفدر پر گہرا طنز کر رہا ہو۔

"میں بتاتا ہوں کہ عمران صاحب نے کیا سوچا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا تم یہی کام کرتے رہتے ہو کہ عمران کے بارے میں اندازے لگاتے رہو"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ جب عمران صاحب ٹیم اور اس کے ممبران پر طنز شروع کر دیتے ہیں تو مجبوراً مجھے بولنا پڑتا ہے۔ باقی رہا تجزیہ۔ تو یہ بڑی آسان سی بات ہے کیونکہ عمران صاحب کا ذہن منطقی انداز میں کام کرتا ہے اور اتنا عرصہ ساتھ رہ رہ کر اب مجھے ایک اشارے سے ساری بات کا علم ہو جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ کیا پلان بنایا ہے عمران نے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب سٹار کیمپ کے عقبی طرف اس لئے جا رہے ہیں کہ کیمپ کا استعمال شدہ پانی بالکل پہاڑیوں کے عقب سے نکالا جاتا ہے۔ چونکہ یہ کیمپ بہت بڑا ہے اس لئے لامحالہ وہاں پانی کا استعمال بھی کافی مقدار میں ہوتا ہو گا اس لئے پانی کے فوری نکاس کے لئے کافی بڑا پائپ لگایا گیا ہو گا اور اس پائپ کے

ذریعے ہم آسانی سے اندر داخل ہو سکتے ہیں اور ان لوگوں کے سنبھلنے سے پہلے ہم ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے اور پھر تنویر ایکشن کیا جائے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''عمران صاحب نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی۔ پھر تم نے کیسے یہ اندازہ لگایا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہوٹل سے روانگی سے پہلے جب عمران صاحب نقشے پر جھکے ہوئے تھے تو انہوں نے ہاتھ میں موجود بال پوائنٹ سے نقشے پر ایک جگہ متوازی دو لائنیں ڈال دی تھیں اور ان دونوں لائنوں کو وہ کافی دور تک لے گئے تھے اور پھر ایک جگہ انہوں نے دونوں لائنوں کو ذرا سا نیچے کیا اور پھر چھوڑ دیا۔ یہ دونوں لائنیں پائپ یا نالے کی نشاندہی کرتی ہیں اور پھر انہیں تھوڑا سا نیچے کر کے چھوڑ دینے کا مطلب ہے کہ یہاں سے پانی بلندی سے نشیب کی طرف جا رہا ہے۔ اب ظاہر ہے صاف پانی تو باہر سے اندر جا سکتا ہے۔ اندر سے باہر تو گندہ پانی ہی جا سکتا ہے۔ اس سے میں نے اندازہ لگا لیا کہ عمران صاحب اس پائپ کے راستے اندر جانا چاہتے ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارا ذہن واقعی قابل داد ہے کیپٹن شکیل۔ لیکن تم نے صرف اندازہ لگایا ہے اس پر سوچا نہیں ہے۔ اگر تم سوچتے تو تمہیں اندازہ ہو جاتا کہ پانی کے ایک پائپ میں جس میں سے گندہ پانی پوری رفتار سے باہر جا رہا ہے اس میں داخل ہو کر پانی کے بہاؤ کی

مخالف سمت آگے بڑھنا تقریباً ناممکن ہے۔ ہاں البتہ بڑا گٹڑ ہوتا تو اس میں پانی کا بہاؤ کم ہوتا تو پھر دوسری بات تھی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس بات پر میں نے غور نہیں کیا لیکن میرے خیال میں اس کے علاوہ دور سے اور بغیر کسی کو معلوم ہوئے کیمپ میں جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ایک راستہ ہے اور ہے بھی بالکل ناک کے نیچے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کون سا طریقہ''...... تقریباً سب نے ہی یک زبان ہو کر کہا۔

''ہمیں ملنے والی اطلاعات کے مطابق چاردیواری کے اندر تقریباً دو سو کے قریب افراد موجود ہیں جو مسلح بھی ہیں اور تربیت یافتہ بھی۔ دوسری بات یہ کہ عقبی طرف اونچی مچان پر یقیناً ہیوی مشین گن، اینٹی ایئر کرافٹ گن اور ایسا ہی دوسرا اسلحہ اور دوربینیں وغیرہ موجود ہوں گی اور رات کے وقت نائٹ دوربین کے ذریعے مسلسل چیکنگ کی جاتی ہو گی۔ اس کے علاوہ چاردیواری ریڈ سٹونز کی بنی ہوئی ہے جسے عام بموں سے تباہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی صورت میں دو باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ ہم اندر کیسے جائیں۔ دوسری یہ کہ ہم اتنے سارے افراد سے کیسے لڑیں گے۔ تیسری بات یہ کہ ہم اس پھاٹک پر موجود افراد سے کیسے نمٹیں گے۔

یہ سوالات ہمارے سامنے ہیں اور بے حد اہم ہیں''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم تو ناک کے نیچے اور آسان راستہ بتا رہے تھے''۔ جولیا نے کہا۔

''وہی تو بتا رہا ہوں۔ اس کا ایک سیدھا سادا حل ہے اور وہ ہے بے ہوش کر دینے والی گیس۔ اس طرح اندر موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں گے اور لڑنے کے قابل نہ رہیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پھر ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ ہم اندر تو نہیں جا سکیں گے''۔ جولیا نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا بھی حل ہے۔ ہم مچان پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے وہاں موجود افراد کو بے ہوش کر دیں گے۔ اس کے بعد کمند پسٹل کی مدد سے ہم مچان پر کمند ڈال کر دیوار سے ٹکرائے بغیر سیدھے مچان پر پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے اندر اتر سکتے ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''دیوار سے ٹکرائے بغیر ہم کیسے اندر جا سکتے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ مچان دیوار سے اندر بنی ہوئی ہو گی اور کافی بلند ہو گی اس لئے جب کمند پسٹل پوری قوت سے ہمیں اوپر کو کھینچے گا تو ہم تیر کی طرح سیدھے اوپر پہنچ جائیں گے''...... عمران نے جواب

دیا۔

''لیکن پھر تو ہم سب کو علیحدہ علیحدہ کمند پسٹل چاہئیں ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اس بڑے بیگ میں جدید ترین کمند پسٹل بھی موجود ہیں اور بے ہوش کر دینے والی انتہائی تیز گیس کے دور مار پسٹل بھی موجود ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ سب کچھ تو اس وقت ہو گا جب ہم دیوار کے قریب جائیں گے اور قریب جانے سے پہلے ہی اگر مچان سے ہمیں ہٹ کر دیا گیا تو پھر''...... صفدر نے کہا۔

''اس لئے تو میں نے کہا تھا کہ ہم دور کی چیزیں دیکھتے رہتے ہیں اور ناک کے نیچے کا منظر نظرانداز کر دیتے ہیں اور ایسا ہی مچان پر موجود افراد کریں گے۔ ان کی دوربینیں دور کا منظر دیکھ رہی ہوں گی جبکہ ہم سائیڈ پر جیپ چھوڑ کر دیوار کے ساتھ ساتھ لگ کر آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہمیں صرف احتیاطاً دیوار سے ذرا ہٹ کر آگے بڑھنا ہو گا تاکہ اگر اس کے ساتھ کوئی الارم ہو تو وہ بج نہ اٹھے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم عین ان کی مچان کے نیچے پہنچ جائیں گے لیکن وہ دور ہی دیکھتے رہ جائیں گے''...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تمہیں اللہ تعالیٰ نے واقعی منفرد دماغ دے دیا ہے۔ بالکل ہی منفرد۔ ایسے شاندار پلان بس تم ہی سوچ سکتے ہو''...... عمران کے

خاموش ہونے پر تنویر نے کھل کر عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اس منفرد دماغ کی وجہ سے تو ابھی تک کنوارہ پھر رہا ہوں۔ کند ذہن ہوتا تو اب تک پورا حرم سنبھالے بیٹھا ہوتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو تمہیں حرم کی حسرت ہے۔ کیوں''...... جولیا نے بے اختیار آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور جولیا کے اس انداز پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ویسے عمران صاحب۔ دو سو افراد کو بے ہوشی کے دوران قتل کرنا سفاکیت نہیں ہو گی''...... خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا۔

''تمہیں کس نے کہا ہے کہ ہم انہیں قتل کریں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''نہیں۔ ہم ان مسلم دشمنوں کو اس طرح زندہ نہیں چھوڑ سکتے''۔ جولیا نے کہا۔

''صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ایسا قطعاً نہیں ہو گا کہ ہم انہیں سفاکی سے قتل کر دیں اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم انہیں زندہ چھوڑ دیں اس لئے ایسا طریقہ اپنایا جائے کہ جس سے ہم پر سفاکیت کا الزام بھی نہ آئے اور یہ لوگ بھی بکھر کر فنش ہو جائیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہ سب کیسے ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''جب ہو گا تب دیکھ لینا۔ اب ہم قریب پہنچ گئے ہیں اس لئے اب ہم نے اپنی پوری توجہ اسی پر مرکوز رکھنی ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار تن کر بیٹھ گئے۔ ان سب کے چہروں پر سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

مورگو چیف لارڈ ڈروتھی کاناڈا کے سب سے بڑے اور معروف
شہر ڈاسن کے ایک قدیم لیکن خوبصورت محل میں رہائش پذیر تھا۔
نوکر اور گارڈز کافی تعداد میں اس کے ساتھ محل میں رہتے تھے۔
لارڈ ڈروتھی نہ کسی سے ملتا تھا اور نہ ہی کوئی اسے ملنے کے لئے آتا
تھا کیونکہ وہ آنے والے کے مرتبے کا لحاظ کئے بغیر اس سے ملنے
سے انکار کر دیتا تھا۔ کاناڈا میں لارڈ ڈروتھی کی وسیع و عریض جاگیر
تھی۔ خاص طور پر ایک علاقہ ایسا تھا جہاں سے دنیا میں سب سے
زیادہ یورینیم نکالا جاتا تھا۔ اس کو یورینیم سٹی کہا جاتا تھا۔ اس یورینیم
کی رائلٹی لارڈ ڈروتھی کو اتنی ملتی تھی کہ وہ بادشاہوں کی سی زندگی
گزارنے کے ساتھ ساتھ اگر چاہتا تو پورے کاناڈا کے کروڑوں
افراد کی محرومیوں کا ازالہ بھی کر سکتا تھا لیکن لارڈ ڈروتھی سوائے اپنی
ذات کے اور کسی پر بغیر کسی مقصد کے ایک دھیلا بھی خرچ کرنے پر

تیار نہ ہوتا تھا۔ وہ نہ صرف خود کٹڑ یہودی تھا بلکہ اس کی زندگی کی
سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ پوری دنیا پر یہودیوں کی حکومت
قائم ہو جائے اور اس حکومت کا حاکم وہ خود رہے اس لئے اس نے
ایک خفیہ تنظیم مورگو قائم کی تھی اور اس تنظیم کے تمام تر اخراجات وہ
خود ادا کرتا تھا۔

سٹار کیمپ کے لئے اس نے وسیع و عریض پہاڑی علاقہ حکومت
سے خرید کر وہاں لارڈ ڈروتھی اسٹیٹ قائم کی ہوئی تھی جہاں اس
نے مورگو سٹار ایجنٹس کو تربیت دینے کا باقاعدہ کیمپ قائم کر رکھا تھا
اور اس کیمپ کا انچارج نارمن تھا جبکہ ٹرانڈا میں بھی مورگو کے سیکشن
موجود تھے لیکن اب انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں نے ختم کر دیا تھا اور
مجبوراً لارڈ ڈروتھی کو ایکریمیا کے سیکرٹری سائنس سے کہہ کر کارمن
سائنس دان کو گاشا سے سٹار کیمپ منتقل کرانا پڑا تھا۔

گو اس کی شدید خواہش تھی کہ کسی طرح ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا
خاتمہ کیا جا سکے جنہوں نے ٹرانڈا میں آندرے سیکشن اور اس کا
ہیڈکوارٹر اور ٹرانڈا کے جنگل کے علاقے میں واقع لارڈ کارلس اور
اس کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کر دیا تھا لیکن اس کے پاس ایسی کوئی فورس
نہ تھی جس کو وہ آگے لے آتا۔ جو تھی وہ آندرے اور لارڈ کارلس
کے تحت تھی وہ ہلاک کر دی گئی تھی۔ لارڈ ڈروتھی کو معلوم تھا کہ اب
پاکیشیائی ایجنٹوں کو کسی بھی طرح سٹار کیمپ کا علم نہ ہو سکے گا کیونکہ
گاشا لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر ولیم، ڈاکٹر ہیرالڈ کو پرنس جارج کے

ایک ہوٹل گرین ویلی خود پہنچا کر اور پھر ڈاکٹر ہیرالڈ کو وہیں رہائش پذیر کرا کر ڈاکٹر ولیم واپس گاشا آ گیا تھا۔ اس ہوٹل سے ڈاکٹر ہیرالڈ کو سٹار چیف نارمن نے اپنے خاص آدمی کے ذریعے سٹار کیمپ میں بلا لیا۔ چنانچہ اب اس کے خیال کے مطابق کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کہاں گیا۔ دوسری بات یہ کہ اسے بخوبی معلوم تھا کہ سٹار کیمپ کے حفاظتی انتظامات بھی انتہائی سخت ہیں اور وہاں اس قدر تربیت یافتہ اور ہر قسم کے اسلحہ سے لیس افراد موجود تھے کہ پاکیشائی ایجنٹوں کے جسموں کے ٹکڑے آسانی سے اڑائے جا سکتے تھے۔

لارڈ ڈروتھی اس وقت اپنے محل کے مخصوص آفس میں بیٹھا شراب کا جام سامنے رکھے مورگو کے بارے میں ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ وقفے وقفے سے وہ شراب کا جام اٹھا کر منہ سے لگا لیتا تھا۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ جسمانی طور پر خاصا قوی ہیکل آدمی تھا اور جسامت کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ بھی خاصا چوڑا اور رعب دار تھا۔ اپنے چہرے اور جسامت کے لحاظ سے وہ واقعی لارڈ ہی دکھائی دیتا تھا۔ اسی لمحے میز پر موجود سرخ رنگ کے کارڈلیس فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اسے کان سے لگا لیا۔

''یس'' ...... لارڈ ڈروتھی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سٹار کیمپ سے چیف نارمن آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں'' ...... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو لارڈ ڈروتھی بے اختیار اچھل پڑا۔

''نارمن سٹار کیمپ سے۔ اوہ۔ کراؤ بات۔ جلدی'' ...... لارڈ ڈروتھی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ہیلو سر۔ میں نارمن بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد نارمن کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ ہاں۔ کہو۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا ہوا ہے'' ...... لارڈ ڈروتھی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

''ہم نے پاکیشائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے لارڈ صاحب۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں'' ...... نارمن نے کہا تو لارڈ ڈروتھی بے اختیار ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پاکیشائی ایجنٹ وہاں تمہارے کیمپ میں کیسے پہنچ گئے۔ کیا مطلب ہوا تمہاری بات کا'' ...... لارڈ ڈروتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

''جناب۔ پاکیشائی ایجنٹوں نے کسی طرح معلوم کر لیا تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ سٹار کیمپ میں موجود ہیں تو وہ عقبی طرف سے آ ئے۔ میں نے واچ ٹاور پر آدمی بٹھائے ہوئے تھے۔ انہوں نے کوشش کی کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے مچان کے ذریعے اندر آ جائیں لیکن ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک کر لیا۔

یہ چار مرد اور دو عورتیں تھیں۔ چنانچہ ہماری ہیوی مشین گنوں نے ان چھ کے چھ افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ پھر ہم نے ان کی لاشیں اندر منگوا لیں۔ اس وقت یہ چھ کی چھ لاشیں میرے سامنے موجود ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ آپ کو یہ خوشخبری سنا سکوں اور اس کے ساتھ یہ درخواست بھی کر سکوں کہ آپ ان ایجنٹوں کو خود دیکھ لیں تاکہ بعد میں انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دیا جائے'' ...... نارمن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں خود وہاں کیمپ میں آ جاؤں''۔ لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''یس سر۔ کیونکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دیکھے بغیر صدر اسرائیل بھی ان کی موت کا یقین نہیں کریں گے اور آپ کی گواہی سب سے بھاری ہو گی اور جیسے ہی یہودی دنیا کو علم ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے گئے ہیں اور آپ کی گواہی پر ہر یہودی دل سے یقین کر لے گا اور پھر پوری دنیا کے یہودیوں میں جشن فتح منایا جائے گا'' ...... نارمن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن تم ایسا کرو کہ ان لاشوں کو ہیلی کاپٹر میں ڈال کر یہاں میرے محل میں لے آؤ۔ میں یہاں اسرائیل کے صدر کو بھی کال کر سکتا ہوں۔ میں سٹار کیمپ کو اوپن نہیں کرنا چاہتا'' ...... لارڈ ڈروتھی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ جیسے آپ حکم دیں لیکن پھر ہیلی کاپٹر آپ کو بھجوانا ہو گا کیونکہ سٹار کیمپ میں تو کوئی ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے'' ...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں۔ میرے پائلٹ ریمزے نے سٹار کیمپ دیکھا ہوا ہے۔ میں ابھی بھیج رہا ہوں اسے۔ وہ دو گھنٹے میں تم تک پہنچ جائے گا۔ میں اسے تمہاری مخصوص فریکونسی بھی بتا دوں گا۔ وہ تم سے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے رابطہ کر لے گا اور سنو۔ تم نے اکیلے لاشوں کے ساتھ آنا ہے اور کسی کو ساتھ نہیں لے آنا'' ...... لارڈ ڈروتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر'' ...... دوسری طرف سے نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لارڈ ڈروتھی نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس لارڈ'' ...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پائلٹ ریمزے سے میری بات کراؤ'' ...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''یس لارڈ'' ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس لارڈ۔ آپ کا خادم ریمزے بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ریمزے۔ تم میرے ساتھ پرنس جارج میں سٹار کیمپ گئے

تھے۔ تمہیں یاد ہے وہ جگہ''...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''یس لارڈ''...... ریمزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بڑا ہیلی کاپٹر لے کر سٹار کیمپ چلے جاؤ۔ میں نے سٹار کیمپ کے انچارج نارمن کو حکم دے دیا ہے۔ وہ وہاں تمہارا منتظر ہے۔ وہاں سے تم نے چھ لاشیں اور نارمن کو ساتھ لے کر یہاں واپس آنا ہے''...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''چھ لاشیں''...... ریمزے نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ دشمن ایجنٹوں کی لاشیں''...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''یس لارڈ''...... ریمزے نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جس قدر جلد ہو سکے وہاں پہنچو اور پھر جس قدر جلد ہو سکے واپس آؤ۔ میں تمہارا منتظر ہوں''...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''یس لارڈ''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈروتھی نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''آخرکار یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے۔ گڈ نیوز۔ انہوں نے مورگو کا بے حد نقصان کیا ہے۔ بہرحال اب پوری دنیا کے یہودی ان سے بچ گئے ہیں۔ مجھے اسرائیل کے صدر سے بات کرنا چاہئے تاکہ ان لاشوں کو انہیں دکھایا جا سکے''...... لارڈ ڈروتھی نے مسلسل خودکلامی کے سے انداز میں بولتے ہوئے کہا اور پھر اس

نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

''ابھی نہیں۔ جب لاشیں یہاں پہنچ جائیں گی پھر''...... لارڈ ڈروتھی نے کہا اور میز پر موجود شراب کے گلاس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

سائمن واچ ٹاور پر ریلنگ سے جسم لگائے آگے کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے دوربین لگی ہوئی تھی۔ وہ جسمانی لحاظ سے خاصا طاقتور نظر آ رہا تھا۔ اس کی نظریں سٹار کیمپ کی عقبی دیوار سے دور تک کے علاقے کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ دیوار کے بعد دور تک اونچی نیچی پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں لیکن ان پہاڑیوں پر جنگلات نہیں تھے۔ البتہ جھاڑیوں کی کثرت تھی جن میں جگہ جگہ درخت بھی موجود تھے لیکن یہ پہاڑیاں سنسان اور ویران نظر آ رہی تھیں۔ سائمن چونکہ اس علاقے کا رہنے والا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ ان پہاڑیوں میں پہاڑی بکرے خاصی تعداد میں پائے جاتے تھے جن کے شکار کے لئے یہاں شکاری ٹیمیں آتی جاتی رہتی تھیں لیکن شکاریوں کے لئے سب سے قیمتی جانور مارخور تھا جو پہاڑی بکرے جیسا ہی ہوتا تھا لیکن یہ جانور ان پہاڑیوں پر ملنے

والے زہریلے سانپوں کو کھا جاتا تھا اور سانپ کھانے کے بعد وہ اپنی پناہ گاہ کے سامنے چٹان پر بیٹھ کر جگالی کرتا تھا جس سے اس کے منہ سے جھاگ نکل کر نیچے گرتا رہتا تھا۔ یہ جھاگ بے حد قیمتی تھا کیونکہ اس سے سانپ کے زہر کا تریاق بنایا جاتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ یہ جھاگ تھوڑی سی مقدار میں بھی مل جاتا تو اسے حاصل کرنے والے کے وارے نیارے ہو جاتے تھے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے خاصا امیر بن جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ شکاری پہاڑی بکروں کا شکار کرنے کے ساتھ ساتھ مارخور کی پناہ گاہیں اور مارخور کو تلاش کرتے رہتے تھے۔ وہ مارخور کا شکار نہیں کرتے تھے کیونکہ مارخور کے گوشت میں بھی سانپوں کے زہر کے اثرات تھے اس لئے اس کا گوشت کھایا نہیں جاتا تھا۔ دوسرا یہ مارخور معصوم جانور تھا جو گھاس کھا کر گزارہ کر لیتا تھا اس لئے اس کو مارنے کی کوشش ہی نہ کی جاتی تھی۔ البتہ پہاڑی بکرے سے مماثلت رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات وہ کسی شکاری کی رائفل کا نشانہ بن جایا کرتا تھا لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا تھا۔

اس وقت سورج کی روشنی ابھی تک فضا میں موجود تھی اور شام ہونے میں ابھی کافی دیر تھی اس لئے سائمن چیکنگ میں مصروف تھا۔ اسے سیکنڈ چیف رونالڈ کی طرف سے مکمل طور پر وارننگ دی گئی تھی کہ اگر اس نے کوئی غفلت کی اور پاکیشائی ایجنٹوں نے سٹار کیمپ کو کوئی نقصان پہنچایا تو اسے گولی بھی ماری جا سکتی ہے اس لئے

وہ تھکاوٹ کے باوجود چیکنگ میں مصروف تھا لیکن پہاڑیاں دور دور تک ساکت تھیں۔ وہاں اسے کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت نظر نہ آ رہی تھی۔

''چیف کو خواہ مخواہ وہم ہو گیا ہے۔ دیوار کو کوئی کراس نہیں کر سکتا۔ فضا میں کوئی آ نہیں سکتا تو پھر پاکیشائی ایجنٹ سٹار کیمپ کا کیا بگاڑ لیں گے۔ دیوار کو وہ توڑ نہیں سکتے۔ دیوار کو کسی انسان کا صرف ہاتھ لگ جائے تو پورے سٹار کیمپ میں الارم بج اٹھیں گے۔ اس کے باوجود بھی چیف ان پاکیشائیوں سے خوفزدہ ہے۔ حیرت ہے''...... سائمن نے بیزاری کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اسے ایک کونے میں حرکت سی محسوس ہوئی تھی۔ وہ غور سے اس جگہ کو دیکھنے لگا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے ایک آدمی کو ہاتھ میں جدید ساخت کی گن اٹھائے بڑے محتاط انداز میں سٹار کیمپ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ آدمی جھاڑیوں کی اوٹ میں انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا اور اس کے فوراً بعد اس نے اس آدمی سے ذرا ہٹ کر ایک اور آدمی کو دیکھا اور پھر وہ جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے ان کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ یہ چار مرد اور تین عورتیں تھیں۔

''یہ تو یورپی ہیں جبکہ چیف کہہ رہا تھا کہ حملہ آور پاکیشائی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو یہ لوگ میک اپ میں ہیں''...... سائمن نے

کہا۔

''لوگر۔ لوگر۔ سٹار گن لے آؤ۔ دشمن اس وقت رینج میں ہیں۔ جلدی آؤ''...... سائمن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''دشمن۔ کون دشمن''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جلدی کرو۔ یہ بھاگ جائیں گے۔ جلدی''...... سائمن نے چیخ کر کہا تو چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی جبکہ اس دوران سائمن نے دوربین کو تسمہ کی مدد سے اپنی آنکھوں پر فکس کر لیا اور جدید ساخت کی سٹار گن جو یہودی اسلحہ سازوں نے خصوصی طور پر تیار کی تھی اس کی رینج مشین گن سے زیادہ تھی لیکن یہ عام رائفل کی طرح ایک گولی کی بجائے پورا برسٹ فائر کرتی تھی اور سائمن کو یقین تھا کہ فاصلہ زیادہ ہونے کے باوجود یہ لوگ سٹار گن کی رینج میں تھے اور ایک ہی برسٹ سے ان سب کو ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ اب ایک صورت تو یہ تھی کہ وہ ان کے دیوار کے قریب آنے کا انتظار کرتا لیکن اسے خطرہ تھا کہ وہ کسی میزائل گن کے فائر سے واچ ٹاور کو بھی اڑا سکتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کی کمر پر سیاہ رنگ کے بیگز بھی موجود تھے جن میں ظاہر ہے اسلحہ ہی ہو سکتا تھا اور وہ ان سب کا خاتمہ اکٹھا کرنا چاہتا تھا تاکہ کوئی فرار نہ ہو جائے۔ اس نے سٹار گن کو ریلنگ پر رکھ کر ان کا نشانہ لینا شروع کر دیا۔ وہ سب بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر اچانک وہ سب کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے سے اس طرح

باتیں کرنے لگے جیسے ان کے درمیان کسی بات پر بحث ہو رہی ہو۔ یہ سائمن کے لئے اچھا موقع تھا اور وہ اس شاندار موقع کو گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

"باس۔ آپ انہیں نظر تو نہیں آ رہے ہوں گے"...... ساتھ کھڑے لوگر نے کہا جس نے سٹار گن اسے لا کر دی تھی۔

"ہاں۔ ہم دونوں کے سائے سے انہیں نظر آ رہے ہوں گے۔ میں بھی انہیں دوربین کی وجہ سے واضح طور پر دیکھ رہا ہوں"۔ سائمن نے کہا۔

"مجھے بھی سائے نظر آ رہے ہیں"...... لوگر نے جواب دیا۔

"اب خاموش ہو جاؤ۔ میں نے ان سب کو ایک ہی برسٹ میں مار گرانا ہے"...... سائمن نے کہا اور پھر اس نے ٹارگٹ فکس کرنا شروع کر دیا۔ وہ لوگ وہیں کھڑے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے کہ سائمن نے ٹریگر دبا دیا۔ سائمن کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گن کی لمبی نال سے سرخ رنگ کا شعلہ سا نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا ان افراد کی طرف بڑھا اور پھر تقریباً ان کے قریب جا کر وہ شعلہ فضا میں پھیلتا چلا گیا اور پلک جھپکنے میں وہ شعلہ ان افراد کے گرد پھیل سا گیا اور وہ سات کے سات افراد اچھل کر نیچے گرے اور پھر دوبارہ نہ اٹھ سکے۔

"وہ مارا۔ ایک ہی برسٹ میں کام بن گیا"...... سائمن نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہمارے مطلوبہ تو چھ افراد تھے۔ یہ تو سات ہیں"۔ لوگر نے اچانک کہا تو سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ساتواں انہوں نے یہاں سے ساتھ لیا ہو۔ چیف تو کہہ رہا تھا کہ چار مرد اور دو عورتوں کا گروپ ہے۔ ٹھیک ہے۔ ایک عورت ہی زیادہ ہے۔ اس کی لاش وہیں کسی کھائی میں پھینک دیں گے اور پہاڑی کتے اسے کھا جائیں گے"۔ سائمن نے دوربین آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ختم ہو گئے باس۔ اب کیا کرنا ہے"...... لوگر نے کہا۔

"ٹھہرو۔ مجھے چیف سے بات کرنے دو"...... سائمن نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ واچ ٹاور کے اوپر بنے ہوئے کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہاں میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر انٹرکام موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ ہوتے ہی نارمن کی آواز سنائی دی۔

"سائمن بول رہا ہوں چیف۔ واچ ٹاور سے۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو سٹار گن سے مار گرایا ہے"...... سائمن نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ کہاں مارا ہے تم نے انہیں۔ کیسے مارا ہے"...... نارمن نے قدرے بوکھلائے

ہوئے لہجے میں کہا۔

''باس وہ عقبی طرف کی جھاڑیوں میں کرالنگ کرتے ہوئے کیمپ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ میں خود دوربین سے چیکنگ کر رہا تھا۔ میں نے انہیں مارک کر لیا۔ وہ چونکہ سٹار گن کی رینج میں تھے اس لئے میں نے سٹار گن کی مدد سے انہیں ہلاک کر دیا۔ اب ان کی لاشیں کیمپ کے عقب میں جھاڑیوں میں پڑی ہیں''...... سائمن نے جواب دیا۔

''کتنے افراد تھے''...... نارمن نے پوچھا۔

''چار مرد اور دو عورتیں باس۔ یہ یورپی میک اپ میں ہیں باس''...... سائمن نے جان بوجھ کر تیسری عورت کی بات نہ کی تھی۔ وہ اپنے کارنامے کو مشکوک نہ کرنا چاہتا تھا۔

''ہاں۔ مجھے بھی یہی بتایا گیا ہے کہ آندرے اور لارڈ کارلس کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کرنے والوں کی تعداد یہی تھی۔ تم ایسا کرو کہ فوراً جیپ لے جاؤ اور ان لاشوں کو اٹھا کر لے آؤ۔ پھر انہیں بلیک روم میں پہنچاؤ تاکہ ان کے میک اپ واش کئے جا سکیں''۔ نارمن نے کہا۔

''یس باس۔ اب یہاں واچ ٹاور پر رہنے اور مزید چیکنگ کی تو ضرورت نہیں ہے۔ میں لوگر کو ساز و سامان کے ساتھ واپس بھیج دوں''...... سائمن نے کہا۔

''ہاں۔ جب یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں تو اب وہاں واچ ٹاور

پر رہ کر کیا کرنا ہے''...... نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سائمن نے بھی رسیور رکھا اور پھر لوگر اور اس کے ایک ساتھی کو واچ ٹاور خالی کر کے واپس نیچے جانے کے بارے میں ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

عمران نے سڑک چھوڑ کر اب جیپ کو پہاڑی راستوں پر دوڑانا شروع کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کا رخ بھی بدل دیا تھا۔ پہلے وہ مغرب کی طرف جا رہا تھا لیکن اب جیپ کا رخ شمال کی طرف تھا۔ ان پہاڑیوں پر کوئی باقاعدہ سڑک موجود نہ تھی۔ البتہ قدرتی راستے موجود تھے جو نہ صرف تنگ تھے بلکہ اونچے نیچے ہونے کی وجہ سے انتہائی خطرناک بھی تھے۔ یہاں اتنی بڑی جیپ کو ڈرائیو کرنے کے ساتھ ساتھ اسے گہری کھائیوں میں گرنے سے بچانے کے لئے انتہائی مستعدی اور ماہرانہ پن کی ضرورت تھی لیکن جیپ میں موجود تمام افراد اس طرح لاپرواہی کے سے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے جیسے جیپ اونچے نیچے انتہائی خطرناک پہاڑی راستوں پر چلنے کی بجائے کسی میدان کی فراخ اور ہموار سڑک پر دوڑ رہی ہو۔ اس کی وجہ عمران کی ڈرائیونگ تھی۔ سب کو اطمینان تھا

کہ عمران جیپ کو ان سب سے زیادہ بہتر انداز میں چلا اور سنبھال سکتا ہے۔ پہاڑیوں پر اونچی نیچی جھاڑیوں کی کثرت تھی۔ ان کے ساتھ درخت بھی موجود تھے لیکن ان کی تعداد خاصی کم تھی۔ یہ راستے جن پر عمران جیپ چلا رہا تھا ان پر بھی چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں موجود تھیں لیکن ان جھاڑیوں کے باوجود راستہ نظر آ رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ کیا ہم کیمپ کے عقبی طرف جا رہے ہیں''۔ صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم سائیڈ پر جا نکلیں گے۔ جیپ سائیڈ پر روک کر ہم دیوار کے ساتھ ساتھ لیکن تھوڑا فاصلہ دے کر چلتے ہوئے سائیڈ ختم کر کے عقبی طرف کو گھوم جائیں گے اور پھر آگے جا کر جس پلان کا میں نے ذکر کیا ہے اس پر عمل ہو گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ بے ہوش کر دینے والی گیس تو سائیڈ سے اندر فائر کر دی جائے تو زیادہ بہتر نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''مجھے اندر کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اندر دو بڑی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک عمارت دوسری طرف اور ایک پرلے کونے میں ہے۔ اس طرف جدھر ہم موجود ہیں پہاڑیاں اور کھائیاں موجود ہیں جہاں سٹار ایجنٹوں کو

ٹریننگ دی جاتی ہے اس لئے اس طرف گیس فائر کرنا گیس کو ضائع کرنے کے مترادف ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر ہمیں پرلی طرف آنا چاہئے تھا ادھر کی بجائے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ادھر پہاڑیوں پر جیپ چلانے کے لئے ایسے راستے بھی نہیں ہیں جیسے یہاں ہیں اس لئے وہاں ہمیں پیدل چلنا پڑتا اور پھر اوپر جو واچ ٹاور بنا ہوا ہے اس سے بھی ادھر چیکنگ ہو سکتی تھی کیونکہ وہ جگہ ان عمارتوں کے قریب ہے۔ اس طرف چونکہ عمارتیں نہیں ہیں بلکہ خاردار تاریں ہیں اس لئے اس طرف ان کی توجہ نہیں ہے اور پھر ادھر سے وہ واچ ٹاور بھی خاصے فاصلے پر ہے اس لئے نہ ہم اسے دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں چیک کر سکتے ہیں۔ البتہ جب ہم عقبی طرف پہنچیں گے تو پھر واچ ٹاور سے وہ ہمیں چیک کر سکیں گے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب پختہ سڑک سے کافی فاصلے پر آ گئے تھے۔ سڑک انہیں نظر نہ آ رہی تھی لیکن اس کے ساتھ کیمپ کی اونچی دیوار بھی نظر نہ آ رہی تھی۔ شاید پہاڑیوں اور چٹانوں کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔ بہرحال عمران جیپ چلائے چلا جا رہا تھا۔ دن کی تیز روشنی میں اسے سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ اگر ہم رات کو آتے تو زیادہ سہولت ہوتی''۔ اچانک صفدر نے کہا۔

''رات کو ان پہاڑیوں پر جیپ تو کیا ہم پیدل بھی نہیں چل سکتے کیونکہ جیپ کی ہیڈ لائٹس اور پیدل چلنے کی صورت میں ٹارچیں نہیں جلا سکتے تھے اور واچ ٹاور سے نائٹ دوربینوں کی مدد سے ہمیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا اس لئے دن کی روشنی میں ہم اطمینان سے کام کر سکتے ہیں''...... عمران نے تفصیل سے ساری وجوہات بتاتے ہوئے کہا۔

''اگر تم اسی طرح جواب دیتے رہو تو کیسا اچھا ہو''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''لیکن ہمارے معاشرے میں تو جواب دینے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا''...... عمران نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر جیپ جیسے ہی ایک چڑھائی پر پہنچی تو انہیں دور سے پہاڑیوں کے درمیان دیوار کے اوپر والا حصہ نظر آنے لگ گیا تھا جس پر خاردار تاریں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران نے ابھی تھوڑی ہی جیپ آگے بڑھائی تھی کہ اس نے ایک طرف گہرائی میں اسے اتار کر روک دیا۔

''اب اس سے آگے جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ ہمیں دیکھا اور چیک کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ عقبی طرف موجود بیگ بھی اٹھا لئے گئے۔ عمران نے بڑا بیگ کھول کر کمند مشین پسٹلز جن کی تعداد چھ تھی

اٹھائے اور ایک ایک پسٹل اس نے سب کو دے دیا جبکہ ایک اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ اب چلیں"...... عمران نے کہا اور اوپر کی طرف چڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ سوائے جولیا، صالحہ اور عمران کے باقی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں نے اپنی کمر پر سیاہ رنگ کے بیگز باندھ رکھے تھے۔ ان بیگز میں ضروری اسلحہ تھا جبکہ ان تینوں کی بغلوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

"عمران صاحب۔ یہ تو خاصا وسیع ایریا ہے۔ اس طرف اگر ہم گیس فائر کر دیں تو کیا وہ کھلی فضا ہونے کے باوجود ایریئے کی دوسری طرف موجود عمارتوں تک پہنچ سکے گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کیوں یہ کام کر رہے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم سمجھ رہے ہو کہ ہم یہاں سے گیس فائر کریں گے۔ ایسا نہیں ہے۔ ہم دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے عقبی طرف سے اس واچ ٹاور کے قریب پہنچ کر گیس فائر کریں گے جس سے واچ ٹاور پر موجود افراد بے ہوش ہو جائیں گے اور ساتھ ہی موجود دونوں عمارتوں میں موجود افراد بھی۔ پھر ہم واچ ٹاور کی ریلنگ پر کمند ڈال کر مشین کے ذریعے کھنچ کر براہ راست ٹاور پر پہنچ کر اندر اتر جائیں گے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ دیوار کے اتنے قریب پہنچ چکے تھے کہ دیوار اب آدھی سے زیادہ انہیں نظر آ رہی تھی۔ دیوار مشرق سے مغرب کی طرف بنی ہوئی تھی اور جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے وہاں سے وہ دیوار تقریباً دو سو فٹ مغرب کی طرف جا کر پھر شمال کی طرف مڑ جاتی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دیوار کے قریب پہنچ گئے۔

"اب دیوار کے ساتھ چلتے ہوئے ہم نے آگے بڑھنا ہے اور پھر دیوار کے ساتھ ہی مڑ جانا ہے لیکن خیال رکھنا کہ ہمیں ٹاور سے چیک نہ کیا جا سکے۔ ویسے ہم دیوار کے قریب ہونے کی وجہ سے واچ ٹاور سے نظر نہ آ سکیں گے لیکن پھر بھی ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا ورنہ اوپر سے ہونے والی فائرنگ سے ہم میں سے ایک بھی نہ بچ سکے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جہاں دیوار ختم ہو رہی تھی وہاں سے وہ دیوار کے ساتھ مڑ گئے۔ اب انہیں دور سے ٹاور کی چھت نظر آنے لگ گئی تھی۔ عمران کی بات درست تھی کہ دیوار کے درمیان خلاء نہیں تھا بلکہ ٹاور کافی اندر بنایا گیا تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہے تھے ٹاور کا کافی حصہ اب انہیں نظر آنے لگ گیا تھا۔ وہ ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کی حتی الوسع کوشش یہی تھی کہ ان کے جسم دیوار سے نہ چھو سکیں کیونکہ الارم بج سکتے تھے۔ پھر اچانک عمران ٹھٹھک کر رک

گیا۔ اس کے رکتے ہی اس کے پیچھے آنے والے اس کے سب ساتھی بھی رک گئے۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... اس کے پیچھے موجود صفدر نے کہا۔

''ٹاور کی ریلنگ پر ایک آدمی کہنیاں ٹیکے کھڑا ہے اور دوربین سے سامنے کی چیکنگ کر رہا ہے۔ اگر اس نے نظریں گھما دیں تو اب ہم اسے نظر آ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ رسک تو بہرحال لینا ہی پڑے گا عمران صاحب۔ البتہ اگر اس نے ادھر دیکھا تو میں اس پر فائر کھول دوں گا اور کیا ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر آگے بڑھ گیا۔ عمران کی نظریں اس آدمی پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ آدمی مسلسل سامنے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ اچانک اس نے اس آدمی کو چونک کر سیدھے ہوتے دیکھا تو عمران بھی چونک پڑا۔

''عمران صاحب۔ وہ سامنے کچھ دور حرکت ہے''...... اسی لمحے صفدر نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بھی اس طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں۔ یہ مرد اور عورتیں ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ پہاڑی بکروں کا شکار کھیلنے آئے ہیں۔ ان کے ہاتھوں

میں شکاری گنیں ہیں''...... عمران نے آہستہ سے کہا لیکن اس نے چلنا موقوف نہ کیا تھا۔ ٹاور پر موجود دوربین والا آدمی ایک بار پھر ریلنگ پر کہنیاں ٹیک کر اور جھک کر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''عمران صاحب۔ ان لوگوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے شاید''۔ صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک کر رک گیا اور اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ لوگ کافی فاصلے پر تھے اور سایوں کی طرح نظر آ رہے تھے لیکن اتنے فاصلے کے باوجود عورتوں اور مردوں کی تمیز ہو رہی تھی۔ وہ چار مرد اور تین عورتیں تھیں۔

''وہ بھی ہمیں دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ ایک عورت ہماری طرف اشارہ کر رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اوپر ٹاور کی طرف دیکھیں۔ یہ تو سٹار گن ہے جو یہ لوگ اٹھائے ہوئے ہیں''...... عقب سے صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران نے نظریں اٹھائیں اور بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب واچ ٹاور پر دو آدمی نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی کے پاس عجیب ساخت کی گن تھی جو وہ کاندھے سے لگا رہا تھا۔

''یہ۔ یہ تو سٹار گن ہے۔ انتہائی جدید ترین گن۔ یہ انتہائی فاصلوں کے لئے استعمال ہوتی ہے اور اس میں سے جو میزائل نما گولی نکلتی ہے وہ ایک مخصوص فاصلے پر پہنچ کر برسٹ کی صورت میں پھیل جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ شاید ان لوگوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہے جو وہاں کھڑے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں مزید کچھ سوچتے سٹار گن سے شعلہ نکلا اور پلک جھپکنے میں وہ دور موجود سایوں کی طرح کھڑے افراد کے قریب پہنچ کر پھیل گیا اور چند لمحوں کے بعد وہ سب کے سب جھاڑیوں میں گر گئے۔

''ویری بیڈ۔ یہ تو بڑا ظلم ہے کہ وہ عام آدمیوں کو اس لئے ہلاک کر دیں کہ وہ کیمپ کے عقب میں کیوں آئے ہیں یا کیمپ کی طرف کیوں دیکھ رہے ہیں''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ شاید یہ لوگ ہماری وجہ سے ہلاک کئے گئے ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ وہ شکار کی خاطر جس انداز میں جھاڑیوں میں چل رہے تھے اس سے ان لوگوں نے یہی سمجھا ہو گا۔ ویری بیڈ''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ واچ ٹاور سے یہ لوگ چلے گئے ہیں شاید''۔ صفدر نے کہا۔

''اتنی جلدی تو نہیں جا سکتے''...... عمران نے کہا۔

''بہرحال سامنے سے تو ہٹ گئے ہیں۔ ہمیں بھی کچھ وقت لگے گا ٹاور تک پہنچنے میں''...... صفدر نے کہا۔

''اگر تمہارا خیال درست ہے تو انہوں نے ان لوگوں کو ہماری

جگہ پر ہلاک کیا ہے تو پھر یہ لوگ ان کی لاشیں اٹھانے ضرور آئیں گے۔ اس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہمیں اب فوری طور پر اندر جانا ہو گا۔ اس کے بعد اندر کی صورت حال دیکھ کر کارروائی کریں گے۔ آؤ۔ پہلے میں جا رہا ہوں''...... عمران نے باقی فاصلہ طے کر کے ٹاور کے سامنے پہنچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے کمند مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ اوپر واچ ٹاور کی باہر کو نکلی ہوئی ریلنگ کی طرف کرتے ہوئے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی پسٹل کی نال کے سرے پر موجود کمند نما کڑا بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا سیدھا ریلنگ کی طرف گیا اور پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کمند کا فولادی کڑا جو ہاف انداز میں تھا ریلنگ پر جم گیا تو عمران نے بڑے ٹریگر کے نیچے موجود چھوٹا ٹریگر دبا دیا تو اوپر ریلنگ پر کٹاک کی آواز سنائی دی اور کمند کا کڑا ریلنگ کے گرد مکمل ہو گیا۔

''تم نے بھی احتیاط سے آنا ہے۔ تمہارا جسم دیوار سے نہیں ٹکرانا چاہئے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اس طرح اٹھا جیسے کوئی اسے اوپر کو اٹھائے جا رہا ہو۔ اس کے اوپر اٹھنے کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ چند لمحوں میں وہ واچ ٹاور کی ریلنگ تک پہنچ گیا۔ اس

نے دوسرے خالی ہاتھ سے ریلنگ پکڑی اور اچھل کر اندر فرش پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے چھوٹا ٹریگر دبا کر ریلنگ کے گرد موجود کڑا کھولا اور اس کے ساتھ ہی کڑا کٹاک کی آواز کے ساتھ پسٹل کی نال کے سرے پر جم گیا تو عمران نے کمند مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صفدر کی کمند کا کڑا نکلا اور چند لمحوں بعد صفدر بھی عمران کے ساتھ کھڑا تھا۔

''واچ ٹاور کو چیک کرو۔ کوئی موجود نہ ہو''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا عقبی طرف مڑ گیا۔ صفدر کے بعد کیپٹن شکیل، اس کے بعد تنویر بھی اپنے کمند مشین پسٹل کی مدد سے واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔ اب جولیا اور صالحہ نیچے رہ گئی تھیں۔ مردوں نے جان بوجھ کر انہیں پیچھے چھوڑا تھا کیونکہ یہ بات شائستگی کے خلاف تھی کہ مرد نیچے کھڑے ہوں تو خواتین اس طرح اڑتی ہوئی ان کے سروں کے اوپر سے ہو کر واچ ٹاور پر پہنچیں۔ تنویر کے بعد جولیا نے پہلے صالحہ کو اوپر بھجوایا اور آخر میں وہ خود بھی اوپر پہنچ گئی۔ چونکہ یہ سب ان معاملات میں پوری طرح تربیت یافتہ تھے اس لئے انہیں کوئی پریشانی نہ ہوئی اور وہ سب اطمینان سے واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔

''عمران صاحب۔ ایک جیپ اس دوسری عمارت سے نکل کر بیرونی راستے کی طرف جا رہی ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر خود بھی جیپ کو دیکھا۔

''ابھی یہیں رکو۔ اگر یہ جیپ ان لوگوں کی لاشیں اٹھانے جا

رہی ہے تو وہ یہاں سے نظر آ جائے گی۔ پھر ہمارا ایکشن کچھ بدل جائے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر پہلے والے ایکشن پر عمل کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہاں دو اڑھائی سو مسلح اور انتہائی تربیت یافتہ افراد موجود ہیں اس لئے یہاں ہمیں ہر صورت میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا پڑے گی ورنہ کسی بھی وقت ہماری چیکنگ ہو سکتی ہے اور اس کے بعد ہمیں سنبھلنے کا موقع بھی نہ مل سکے گا''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب ان لاشوں کو لے کر جیپ واپس آ جائے تو پھر ہم کارروائی کا آغاز کریں''...... عمران نے جواب دیا تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''حیرت ہے۔ یہ اتنی آسانی سے مارے گئے۔ شور تو بہت سنا تھا ان کے بارے میں۔ لیکن یہ تو چوہوں کی موت مارے گئے ہیں۔ بہرحال یہ کریڈٹ بھی مورگو کو ہی حاصل ہوا۔ مجھے مورگو چیف کو یہ خوشخبری سنانی چاہئے اور نہ صرف سنانی چاہئے بلکہ انہیں یہاں کال بھی کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھ بھی سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں دیکھنے کے بعد مجھے یقیناً اتنا انعام و اکرام دیں گے کہ میری سات پشتیں بھی لارڈ بن کر رہیں گی''...... نارمن نے خودکلامی کے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت مین عمارت میں اپنے مخصوص آفس میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سائمن نے اسے یہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کے مارے جانے کی اطلاع انٹرکام پر دی تھی اور پھر سائمن نے یہاں خود آ کر تفصیل سے ساری بات بتائی تھی اور اس نے سائمن

کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ خود جا کر ایشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لانے کا حکم دیا تھا اور سائمن اور اس کے ساتھی ابھی جیپ پر یہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ سپیشل وے سے گزر کر جانے اور واپس آنے کے باوجود ایک ڈیڑھ گھنٹہ بہرحال لگ ہی جائے گا۔ چنانچہ اس نے اس دوران مورگو چیف لارڈ ڈروتھی کو فون کر کے اس اہم ترین معاملے کو ان کے گوش گزار کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ فون کے نیچے موجود ایک مخصوص بٹن پریس کر کے اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ لارڈ مینشن''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں سٹار کیمپ سے چیف نارمن بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ''...... نارمن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا حالانکہ اس سے پہلے وہ لارڈ ڈروتھی کے فون سیکرٹری سے بھی مؤدبانہ لہجے میں بات کرتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فون سیکرٹری ٹائپ کے لوگ اپنے باس کے زیادہ قریب ہوتے ہیں اور نہ صرف قریب ہوتے ہیں بلکہ ان کا کہا بھی مانا جاتا ہے۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر''...... چند لمحوں بعد فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''یس''...... نارمن نے کہا۔

''لارڈ صاحب سے بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ میں نارمن بول رہا ہوں''...... نارمن نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ کہو۔ کیوں کال کی ہے۔ کیا ہوا ہے؟''...... دوسری طرف سے مورگو چیف لارڈ ڈروتھی کی انتہائی پریشان سی آواز سنائی دی۔

''ہم نے پاکیشائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے لارڈ صاحب۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں''...... نارمن نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ گو لاشیں ابھی تک نہ پہنچی تھیں لیکن وہ لارڈ ڈروتھی کو یہی تاثر دینا چاہتا تھا کہ اس نے تمام چیکنگ مکمل کر کے اسے کال کی ہے۔ نارمن کی یہ بات سن کر لارڈ ڈروتھی واقعی بے اختیار چیخ پڑا۔ اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ چنانچہ نارمن کو پوری تفصیل سے بات کرنا پڑی لیکن اس نے ساری تفصیل اس انداز میں بتائی جیسے یہ ساری کارروائی اس نے اکیلے سرانجام دی ہو اور پھر اس نے دبے لفظوں میں لارڈ ڈروتھی کو سٹار کیمپ آ کر خود ان لاشوں کو چیک کرنے کی دعوت دی لیکن لارڈ ڈروتھی نے خود وہاں آنے سے صاف انکار کر دیا۔ البتہ اس نے یہ حکم دیا کہ نارمن ان چھ لاشوں کو لے کر اس کے محل پہنچ جائے جہاں وہ انہیں چیک کرنے کے بعد اسرائیل کے صدر کو بھی محل میں آنے کی دعوت دیں گے۔ اس کے

بعد لارڈ ڈروتھی نے اپنا بڑا ہیلی کاپٹر بھیجنے کا کہہ دیا اور نارمن نے ان کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا اور پھر کچھ سوچ کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مورگو چیف کا ہیلی کاپٹر آ رہا ہے۔ انہوں نے اس کے پائلٹ کی فریکونسی بھی دے دی ہے تاکہ اس سے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر بات کی جا سکے۔ ایک بڑا اور خصوصی ٹرانسمیٹر میرے آفس میں دے جاؤ''...... نارمن نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نارمن نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے ہاتھ میں وسیع رینج کا خصوصی ٹرانسمیٹر موجود تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے نارمن کو سلام کیا اور ٹرانسمیٹر اس کے سامنے رکھ کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تو نارمن نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ہیلی کاپٹر کی خصوصی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف سٹار کیمپ نارمن کالنگ۔ اوور''۔ نارمن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پائلٹ ریمزے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا تم سٹار کیمپ آ رہے ہو یا ابھی وہاں سے روانہ ہی نہیں ہوئے۔ اوور"...... نارمن نے پوچھا۔

"میں لارڈ مینشن سے روانہ ہو چکا ہوں۔ اس وقت فضا میں ہوں لیکن مجھے آپ کے پاس پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے۔ اوور"...... پائلٹ ریمزے نے کہا۔

"اوکے۔ جب تم سٹار کیمپ کے قریب پہنچ جاؤ تو مجھے کال کرنا۔ پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ اوور"...... نارمن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... پائلٹ ریمزے نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... نارمن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے فون کے قریب میز پر رکھ دیا۔ اب اسے سائمن کی واپسی کا انتظار تھا جو جیپ لے کر پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں اٹھانے کے لئے گیا ہوا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو نارمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... نارمن نے کہا۔

"سائمن بول رہا ہوں چیف۔ میں لاشیں لے آیا ہوں۔ یہ لوگ یورپی میک اپ میں ہیں لیکن ان کا میک اپ واش نہیں ہو رہا"...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو رہا۔ ہمارے پاس تو سپیشل میک اپ واشر بھی موجود ہے"...... نارمن نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

"سپیشل میک اپ واشر سے بھی چیک کر لیا گیا ہے باس۔ لیکن میک اپ واش نہیں ہو رہا"...... سائمن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر یہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہوں گے۔ تم نے غلط آدمیوں کو ہٹ کر دیا ہو گا"...... نارمن نے اس بار غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہی لوگ تھے۔ ان کی تعداد بھی وہی ہے اور ان کے پاس اسلحہ بھی بے حد حساس تھا۔ ان کے علاوہ اور کون کیمپ کے عقب میں آ سکتا ہے"...... سائمن نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو۔ میں خود آ رہا ہوں"...... نارمن نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر آفس سے نکل کر وہ دو راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں سائمن موجود تھا۔ سامنے فرش پر دو عورتوں اور چار مردوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ کمرے میں ایک اور آدمی بھی موجود تھا۔ ان لاشوں کے ساتھ ہی سپیشل میک اپ واشر بھی موجود تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں۔ یہ کن لوگوں کو ہلاک کر دیا تم نے"...... نارمن نے مڑ کر سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا میک اپ کر رکھا ہو جو واش نہ ہو رہا ہو۔ ہمیں اس پر سوچنا چاہئے''...... سائمن نے کہا۔

''نانسنس۔ یہ عام سے لوگ ہیں۔ ایجنٹوں کے قدوقامت ایسے نہیں ہوتے۔ تم خود دیکھو۔ ہمارے اور عام لوگوں کے قدو قامت میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ کیا تمہیں یہ فرق نظر نہیں آتا''...... نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ میں ساتھیوں کو لے کر دوبارہ واچ ٹاور پر چلا جاتا ہوں اور کیا ہوسکتا ہے''...... سائمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ واپس جاؤ اور نگرانی کرو لیکن اب میں کیا کروں گا۔ تمہاری حماقت کی وجہ سے میں نے مورگو چیف لارڈ ڈروتھی کو کال کر دی ہے۔ انہوں نے اپنا ہیلی کاپٹر بھجوا دیا ہے تاکہ میں ان لاشوں سمیت ہیلی کاپٹر میں لارڈ مینشن پہنچ جاؤں۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ اسرائیل کے صدر کو کال کر کے یہ لاشیں انہیں دکھائیں گے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ یہ کارنامہ مورگو نے سرانجام دیا ہے لیکن اب کیا ہوگا''...... نارمن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

''کب پہنچ رہا ہے ہیلی کاپٹر باس''...... سائمن نے پوچھا۔

''ڈیڑھ دو گھنٹے کے اندر پہنچ جائے گا۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... نارمن نے چونک کر پوچھا۔

''اس لئے باس کہ میں واچ ٹاور پر موجود رہوں گا اور یہ نان فلائٹ ایریا ہے۔ اگر آپ نہ بتاتے تو میں اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دیتا''...... سائمن نے جواب دیا۔

''اوہ۔ خیال رکھنا نانسنس۔ دوسری حماقت نہ کر بیٹھنا''۔ نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا اور واپسی کے لئے مڑ گیا۔

رابرٹ سٹار کیمپ کی اس عمارت کا انچارج تھا جو تربیت حاصل کرنے والے سٹار ایجنٹس کے لئے مخصوص تھی۔ وہ سٹار کیمپ کا عملی انچارج تھا اور تمام ایجنٹس کو دی جانے والی ٹریننگ کی نگرانی بھی وہی کرتا تھا اور اس کے احکامات پر ہی عمل کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ رابرٹ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ اس کا اسسٹنٹ ناڈو تھا جس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اور ان تاثرات کو دیکھ کر ہی رابرٹ چونک پڑا تھا۔

"کیا ہوا ہے ناڈو"...... رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"باس۔ واچ ٹاور پر اجنبی افراد کا قبضہ ہے۔ چار مرد اور دو عورتیں"...... ناڈو نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہاں تو سائمن اور اس کا سٹاف موجود تھا"...... رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ میں نے زیرو روم میں سکرین پر دیکھا ہے انہیں"...... ناڈو نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں۔ وہاں سے انہیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ آؤ دکھاؤ مجھے"...... رابرٹ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف آ گئے۔ عمارت کی مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک سرنگ نما راہداری میں داخل ہوئے جو کافی گہرائی میں جا کر آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اس سرنگ میں بھی کمروں کے دروازے دائیں بائیں موجود تھے۔ سرنگ انسانی ہاتھوں کی ہی بنی ہوئی تھی۔ سرنگ کا اختتام ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ اس کمرے میں مشینری نصب تھی لیکن یہ مشینری آٹومیٹک تھی اس لئے یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"اس مشین پر باس۔ ادھر"...... ناڈو نے ایک مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھتے چلے گئے جس کی طرف ناڈو نے اشارہ کیا تھا۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے"...... رابرٹ نے مشین کی طرف

بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایک لڑکی میرے ساتھ تھی اور یہاں کسی قسم کی مداخلت کا خطرہ نہیں ہوتا"...... ناڈو نے جواب دیا تو رابرٹ نے صرف سر ہلانے پر اکتفاء کیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دیوار میں نصب ایک قد آدم مشین کے سامنے پہنچ گئے۔ اس کی سکرین پر ایک منظر موجود تھا۔ یہ ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر تھا جس میں ایک میز اور چند کرسیاں موجود تھیں اور وہاں واقعی چھ افراد موجود تھے جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل تھے۔ وہ بار بار کھڑکی سے کیمپ کے اندرونی منظر کو اس انداز میں چیک کر رہے تھے جیسے انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہو۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"باس۔ آپ چیف نارمن کو اطلاع کر دیں۔ وہ خود ہی سنبھال لیں گے"...... ناڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم ان چھ افراد کو بھی نہیں سنبھال سکتے۔ نانسنس"...... رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا باس"...... ناڈو نے رابرٹ کے غصے پر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں کس طرح ہلاک کیا جائے۔ اس طرح کہ کوئی رسک نہ ہو"...... رابرٹ نے سوچنے کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ انہیں یہاں سے ہلاک تو نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ انہیں

بے ہوش کیا جا سکتا ہے اور پھر انہیں یہاں لایا جا سکتا ہے"۔ ناڈو نے کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"بے ہوش۔ وہ کیسے"...... رابرٹ نے کہا تو ناڈو ایک اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس مشین کا ایک ہینڈل نیچے کر دیا۔ رابرٹ بھی اس مشین کے قریب آ گیا۔ اس مشین کی سکرین پر بھی وہی منظر نظر آ رہا تھا۔ پھر ناڈو نے اس مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی مشین سے ہلکی سی گونج کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی سکرین دھندلا گئی۔ چند لمحوں بعد جب سکرین دوبارہ صاف ہوئی تو رابرٹ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا! کہ وہ چھ کے چھ افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گرے ہوئے تھے۔

"وری گڈ ناڈو۔ تم تو اس قدر پیچیدہ مشینری بھی آپریٹ کر لیتے ہو۔ گڈ شو"...... رابرٹ نے ناڈو کے کندھے پر ہاتھ سے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں یہاں آنے سے پہلے ایک ایجنسی میں مشینری انچارج تھا اور یہاں کی تمام مشینری میری دیکھی بھالی ہوئی ہے کیونکہ یہاں میں لڑکیوں کے ساتھ اکثر آتا جاتا رہتا ہوں"۔ ناڈو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب ان کو یہاں نیچے کیسے لایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی بتا دو"۔ رابرٹ نے کہا۔

”باس۔ یہاں ایسی مشینری بھی موجود ہے جس کی مدد سے یہاں سے خفیہ راستہ کھولا جا سکتا ہے جس کی مدد سے آسانی سے واچ ٹاور کے اندرونی بند حصے سے اوپر پہنچا جا سکتا ہے اور انہیں اٹھا کر نیچے لایا جا سکتا ہے لیکن باس۔ آپ چیف نارمن کو اطلاع کر دیں۔ وہ خود ہی انہیں اٹھوا لیں گے“...... ناڈو نے کہا۔

”تم بار بار احمقانہ باتیں کیوں کر رہے ہو۔ ان لوگوں کی یہاں موجودگی چیف نارمن کے ماتحتوں کی انتہائی حماقت ہے۔ جب میں چیف نارمن کو رپورٹ دوں گا اور ان بے ہوش افراد کو ان کے سامنے پیش کروں گا تو پھر یقیناً چیف نارمن مجھے اپنا سپیشل اسسٹنٹ بنا دیں گے اور اس طرح میں پورے کیمپ کا انتظامی اور عملی انچارج بن جاؤں گا اور سنو۔ تم میرے ماتحت ہو گے“...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ناڈو کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ یہ اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری تھی۔

”پھر تو پورے سٹار کیمپ کی لڑکیاں میری ماتحت ہوں گی۔ گڈ باس۔ آپ واقعی بے حد سمجھ دار ہیں“...... ناڈو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو رابرٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

”اب انہیں اٹھا کر نیچے کون لائے گا“...... رابرٹ نے کہا۔

”آپ حکم دیں تو میں لے آؤں گا اور میری درخواست ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں بعد میں آپ میری تحویل میں دے دیں“...... ناڈو نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن ہم نے انہیں یہاں نہیں رکھنا بلکہ بلیک روم میں لے جا کر رسیوں سے باندھنا ہے اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے کہ یہ کون ہیں اور واچ ٹاور پر کیسے پہنچ گئے اور حیرت ہے کہ کسی کو اب تک اطلاع بھی نہیں ہے“۔ رابرٹ نے کہا۔

”یہاں انٹرکام موجود ہے۔ آپ جیری اور اس کے ساتھیوں کو بلا لیں۔ وہ انہیں اٹھا کر لے آئیں گے“...... ناڈو نے کہا تو رابرٹ تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ناڈو نے فون کا اشارہ کیا تھا۔ یہاں کے بارے میں ناڈو کو اس طرح علم تھا جیسے وہ یہاں کے چپے چپے سے واقف ہو لیکن رابرٹ یہاں شاید دو یا تین بار آیا ہو گا اور صرف راؤنڈ لگانے کے لئے اس لئے اسے یہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا اس لئے ناڈو کے اشارے پر وہ ایک کونے میں موجود میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور مخصوص نمبر پریس کر کے اپنے آدمی جیری سے رابطہ کیا اور اسے اپنے ساتھیوں سمیت فوراً اس تہہ خانے میں طلب کر لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد نہ صرف جیری اور اس کے ساتھی وہاں آ گئے بلکہ انہوں نے اندرونی راستے سے گزر کر واچ ٹاور میں بے ہوش پڑے ہوئے مرد اور عورتوں کو نیچے لا کر انہیں نہ صرف بلیک روم میں پہنچا دیا بلکہ رابرٹ کے کہنے پر انہیں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہیں باس"...... جیری نے فارغ ہونے کے بعد رابرٹ سے پوچھا۔

"ہمیں خود نہیں معلوم۔ اب انہیں ہوش میں لا کر پوچھیں گے"۔ رابرٹ نے جو ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے مزید کیا حکم ہے باس"...... جیری نے کہا۔

"تم ساتھیوں سمیت جا سکتے ہو۔ یہ بندھے ہوئے ہیں اور ناڈو بھی یہاں موجود ہے اور ہاں سنو۔ ابھی تم نے یا تمہارے ساتھیوں نے ان افراد کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا کیونکہ اگر چیف نارمن کو معلوم ہو گیا تو وہ ان کو بے ہوشی کے عالم میں ہی اپنی تحویل میں لے لے گا جبکہ میں چاہتا ہوں کہ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں"...... رابرٹ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں"...... جیری نے کہا اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت وہ واپس چلا گیا۔

"ناڈو"...... رابرٹ نے جیری اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد ناڈو کو پکارا جو بے ہوش لڑکیوں کے قریب کھڑا انہیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس نے زندگی میں پہلی بار لڑکیاں دیکھی ہوں۔

"یس باس"...... ناڈو نے چونک کر کہا۔

"ان میں سے ایک آدمی کو ہوش میں لاؤ اور الماری سے کوڑا

بھی نکال لاؤ تاکہ اگر وہ کچھ نہ بتائے تو اس کے جسم کے پرخچے اڑا دیئے جائیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"باس۔ کوڑے مارنے کا حکم صرف مردوں تک ہی محدود رکھنا۔ دونوں لڑکیاں تو بے چاری شکل سے ہی معصوم لگتی ہیں"...... ناڈو نے مسکراتے ہوئے کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ جلدی کرو اور ابھی بہت سے کام کرنے ہیں ہمیں"۔ رابرٹ نے کہا تو ناڈو نے آگے بڑھ کر الماری سے ایک کوڑا نکال کر اسے لپیٹا اور اپنی بیلٹ سے لٹکا لیا۔ پھر اس نے پانی کی بوتل اٹھائی اور الماری بند کر کے وہ واپس مڑا اور پھر ایک آدمی کے سامنے رک گیا جس کے چہرے پر بے ہوشی کے دوران بھی انتہائی معصومیت جھلک رہی تھی۔

"یہ معصوم اور سادھا سادا آدمی ہے۔ یہ فوراً ہی بک دے گا"...... ناڈو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے ایک ہاتھ سے اس آدمی کا منہ کھولا اور بوتل میں موجود پانی اس کے حلق میں ڈالنے لگا۔ تھوڑی سی جدوجہد کے بعد دو گھونٹ پانی جب اس آدمی کے حلق میں اتر گیا تو ناڈو ایک طرف ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نظر آنے لگے تو ناڈو نے ایک بار پھر اسے پانی پلانے کی کوشش شروع کر دی اور اس بار خاصی مقدار میں پانی اس آدمی کے حلق سے نیچے اتر گیا تو ناڈو نے بوتل کا ڈھکن لگایا اور اسے ایک طرف رکھ

کر اس نے اپنی بیلٹ سے کوڑا نکالا اور اسے ہاتھ میں لے کر ہوا میں چٹخانا شروع کر دیا۔ اسی لمحے اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی لیکن پھر یہ دھند صاف ہو گئی اور اس آدمی نے نہ صرف پوری طرح آنکھیں کھول دیں بلکہ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک بھی ابھر آئی۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس آدمی نے دائیں بائیں گردن گھمائی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... سامنے کرسی پر بیٹھے رابرٹ نے کہا۔

"مائیکل۔ لیکن تم کون ہو اور یہ میں کہاں ہوں"...... مائیکل نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ناڈو ہے۔ تم اس وقت سٹار کیمپ کے سیکنڈ فیز کی عمارت کے ایک کمرے میں ہو۔ تم یہ بتاؤ کہ تم اور تمہارے ساتھی کس طرح واچ ٹاور پر پہنچ گئے تھے۔ بولو۔ جواب دو ورنہ ناڈو تم پر اتنے کوڑے برسائے گا کہ تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ ہو جائے گا۔ بولو"...... رابرٹ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن سٹار کیمپ کا انچارج نارمن تھا۔ تم کیسے ہو گئے"۔ مائیکل نے کہا تو رابرٹ اور ناڈو دونوں ہی چونک پڑے۔ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ نارمن کو بھی جانتے ہوں گے۔

"ہاں۔ وہ میرا بھی باس ہے۔ لیکن وہ فیز ون عمارت میں رہتا ہے۔ وہاں آفسرز ہیں۔ ہمارا تعلق فیز ٹو کی عمارت سے ہے جہاں سٹار کیمپ میں تربیت دینے والے رہتے ہیں لیکن تم یہ سب کچھ ہم سے معلوم کرنے کی بجائے خود بتاؤ کہ تم کون ہو۔ کہاں سے اور کس طرح واچ ٹاور پر پہنچ گئے۔ بولو۔ ورنہ میں ناڈو کو حکم دے دوں گا کہ تم پر کوڑے برسانا شروع کر دے"...... رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نارمن اس وقت کہاں ہے"...... مائیکل نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک بار پھر الٹا سوال کر دیا۔

"ناڈو۔ اس پر اس وقت تک کوڑے برساؤ جب تک یہ بکنا شروع نہ کر دے"...... رابرٹ نے اس بار ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو مائیکل کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑے ناڈو نے یکلخت کوڑے کو ہوا میں چٹخایا اور دوسرے لمحے پوری قوت سے کوڑا اس مائیکل کے جسم پر مار دیا اور کوڑا لگنے سے مائیکل کا کوٹ اور شرٹ دونوں پھٹ گئے لیکن رابرٹ اور ناڈو دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کوڑے کی اس قدر بھرپور ضرب کے باوجود اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔

"کوڑا مارنے کا حکم دے کر تم نے مورگو چیف کو ناراض کر دیا ہے۔ ہم مورگو چیف کے خاص آدمی ہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مارو۔ اور مارو۔ یہ کوئی خاص نہیں غلط لوگ ہیں"...... رابرٹ نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ناڈو نے ایک بار پھر کوڑا مارنے کے لئے اسے ہوا میں چٹخایا ہی تھا کہ وہ آدمی مائیکل جو بندھا ہوا تھا یکلخت فضا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی ناڈو جیسے ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا کرسی پر بیٹھے رابرٹ سے پوری قوت سے ٹکرایا اور کمرہ ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران اور اس کے ساتھی واچ ٹاور کے کمرے میں موجود تھے۔ انہیں سائمن اور اس کے ساتھیوں کا انتظار تھا کیونکہ انہوں نے نہ صرف جیپ کو باہر جاتے دیکھا تھا بلکہ اب وہ جیپ انہیں عقب میں جاتی ہوئی بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا رخ اس طرف تھا جہاں انہوں نے سات افراد کو شارگن کے ایک ہی فائر سے ہلاک کر دیا تھا۔ عمران چاہتا تھا کہ یہ لوگ لاشیں اٹھا کر واپس آ جائیں تو پھر وہ اپنے پلان پر عمل کرے کہ اچانک نامانوس سی لیکن انتہائی تیز بو اس کی ناک سے ٹکرائی اور اس کا ذہن تیزی سے گھومتا چلا گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول میں رکھنے کی بے حد کوشش کی لیکن کیمرے کے شٹر کی سی تیزی سے اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ تاریکی دور ہونا شروع ہو گئی اور جیسے ہی اس کا ذہن پوری طرح روشن ہوا اس نے اٹھنے کی کوشش کی

لیکن یہ دیکھ کر اس کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کہ اس کا جسم رسی سے بندھا ہوا تھا۔ دونوں ہاتھ بھی عقب میں کر کے باندھے گئے تھے۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا تو اس کے سارے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں یہاں موجود تھے۔

سامنے کرسی پر ایک آدمی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے لیکن تھوڑا سا سائیڈ پر ایک قوی ہیکل آدمی ہاتھ میں کوڑا پکڑے موجود تھا اور کوڑے کو بار بار ہوا میں چٹخا رہا تھا۔ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے اس سے نام پوچھا تو عمران نے اپنا نام مائیکل بتایا لیکن اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ مسلسل ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کاٹنے میں مصروف تھے۔ وہ جلد از جلد اس رسی سے چھٹکارہ پانا چاہتا تھا کیونکہ اسے ان دونوں افراد میں صبر وتحمل کی کمی نظر آ رہی تھی اور وہی ہوا۔ کوڑا بردار جس کا نام ناڈو لیا گیا تھا، نے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے رابرٹ کے کہنے پر اسے پوری قوت سے کوڑا مار دیا اور عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی ہو لیکن وہ برداشت کر گیا۔ البتہ اس جھٹکے کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھوں کے گرد موجود رسی کاٹ لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

اب عمران کو اس گانٹھ کی تلاش تھی جسے کھول کر وہ رسی کھول سکتا تھا۔ اس نے ایک بار پھر سوال و جواب شروع کئے لیکن رابرٹ واقعی بے حد مشتعل مزاج آدمی ثابت ہوا۔ اس نے ناڈو کو ایک بار

پھر کوڑے برسانے کا حکم دے دیا۔ اب یہ عمران کی خوش قسمتی تھی کہ اس سے پہلے کہ دوسرا کوڑا اسے پڑتا گانٹھ اس نے نہ صرف تلاش کر لی بلکہ اسے کھول بھی لیا۔ نتیجہ یہ کہ رسی کھل کر نیچے گری جبکہ ناڈو ابھی کوڑے کو ہوا میں چٹخا ہی رہا تھا کہ عمران یکلخت اچھلا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے ناڈو کو پکڑ کر نہ صرف اٹھایا بلکہ گھما کر پوری قوت سے رابرٹ پر دے مارا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے آگے بڑھ کر نہ صرف ناڈو کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو کی ضرب لگا دی بلکہ انتہائی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رابرٹ کے سینے پر بھی اس کی لات پوری قوت سے پڑی اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے فرش پر گرے اور چند لمحے لوٹ پوٹ ہونے کے بعد ساکت ہو گئے تو عمران نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر دیا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے ٹارچنگ رومز میں جو الماریاں موجود ہوتی ہیں ان میں پانی کی بھری ہوئی بوتلوں کے ساتھ ساتھ ایمرجنسی میڈیکل باکس بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نے الماری کھولی تو اس کا نچلا خانہ واقعی پانی سے بھری ہوئی بوتلوں سے فل تھا۔ اس نے دو بوتلیں اٹھائیں اور پھر اس نے صفدر کے حلق میں پانی ڈالا تو صفدر کے جسم میں ہوش میں آنے کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کے حلق

میں پانی ڈالا اور پھر بوتلیں وہیں رکھ کر وہ مڑا اور اس نے رابرٹ کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈال دیا جس پر پہلے اسے بٹھا کر باندھا گیا تھا۔ پھر نیچے پڑی ہوئی رسی سے اس نے رابرٹ کو کرسی کے ساتھ اس انداز میں باندھ دیا کہ وہ آسانی سے اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکے۔ اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''صفدر ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں''...... عمران نے صفدر کے جسم کے گرد موجود رسی کھولتے ہوئے کہا تو صفدر کے جسم کو بے اختیار جھٹکا سا لگا اور وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ عمران نے اسے مختصر لفظوں میں ساری صورت حال بتائی اور پھر باقی ساتھیوں کو ہوش میں لانے کا کہہ کر وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا جو ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ اس نے اس کی رسی بھی کھول دی۔ پھر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ناڈو کو اٹھا کر ساتھ والی کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اسے بھی باندھ دیا۔ صفدر نے تنویر، جولیا اور صالحہ کے حلق میں پانی ڈالا اس لئے جب اس کے سارے ساتھی پوری طرح ہوش میں آ گئے تو عمران نے انہیں اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اس رابرٹ اور ناڈو سے نمٹنے کی تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اس نے تمہیں کوڑا مارا تھا۔ اس نے''...... تنویر نے یکلخت اس طرح بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا جیسے عمران کوئی مقدس ہستی ہو اور ناڈو نے اسے کوڑا مار کر انتہائی توہین آمیز کام کیا ہو۔

''ہاں۔ لیکن بے چارے کی دوسرا کوڑا مارنے کی حسرت دل میں ہی رہ گئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس نے جرأت کیسے کی ہمارے لیڈر کو کوڑا مارنے کی''۔ تنویر نے اور زیادہ بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا تنویر نے کوٹ کی اندرونی مخصوص جیب سے یکلخت تیز دھار خنجر نکالا اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر کی چمک سب کو محسوس ہوئی اور پلک جھپکنے میں خنجر اڑتا ہوا بے ہوش ناڈو کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔

''اس نے جرأت کیسے کی ہمارے لیڈر پر ہاتھ اٹھانے کی''۔ تنویر واقعی بری طرح بپھرا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر خنجر واپس کھینچ لیا جس سے خون بہہ رہا تھا جبکہ ناڈو کا جسم دو جھٹکے کھانے کے بعد ڈھلک چکا تھا۔ تنویر اب اس کے لباس سے خنجر صاف کر رہا تھا۔

''یہ تمہیں غصہ اس لئے آ رہا ہے کہ ناڈو نے عمران کو کوڑا مارا تھا۔ حیرت ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس میں حیرت کی کیا بات ہے صفدر۔ عمران اس مشن میں ہمارا لیڈر ہے اور لیڈر کے ساتھ زیادتی سب کے ساتھ زیادتی ہے۔ اس ناڈو نے عمران کو کوڑا نہیں مارا بلکہ مجھے کوڑا مارا ہے''۔ تنویر نے جواب دیا۔

''اس عزت افزائی کا شکریہ تنویر۔ تم جیسا قدر دان ہی تو لیڈر کا

اصل سرمایہ ہوتا ہے ورنہ جولیا تو سرے سے قدر ہی نہیں کرتی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جولیا کے نزدیک تم قدر کرنے کے قابل بنو گے تو تمہاری قدر بھی ہو گی''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''یہ تفریق کیوں کر رہے ہو۔ تمہاری طرح میں اس مشن میں اس کا بھی تو لیڈر ہوں''...... عمران نے کہا۔

''وہ ڈپٹی چیف ہے۔ سمجھے۔ میری طرح یہ صرف ٹیم کی ممبر نہیں ہے''...... تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''میرے نزدیک تنویر، عمران سے زیادہ قدرشناس ہے۔ یہ عمران۔ یہ تو انتہائی خودغرض واقع ہوا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے باقاعدہ تنویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا اور عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے رابرٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو عمران اور اس کے ساتھی اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''تنویر۔ یہ خنجر مجھے دو۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔ آسانی سے زبان نہیں کھولے گا اور ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر نے صاف شدہ خنجر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''تم۔تم نے رسی کیسے کھول لی۔ کون ہو تم اور کیسے تم واچ ٹاور

پر پہنچ گئے''...... رابرٹ نے ہوش میں آتے ہی اپنا پرانا سوال دوہرا دیا۔

''ابھی بتاتا ہوں''...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اپنا وہ ہاتھ گھمایا جس میں خنجر موجود تھا وار اس کے ساتھ ہی کمرہ رابرٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہیں ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ایک بار پھر کمرہ رابرٹ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کٹ چکے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ سنبھلتا عمران نے اس کی پیشانی پر خنجر کے دستے سے ضرب لگا دی اور رابرٹ کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کی آنکھوں میں ابھی تک شعور کی چمک موجود تھی اور پھر عمران نے خنجر کے دستے کی دوسری ضرب لگائی تو رابرٹ کی حالت واقعی خستہ ترین ہو گئی۔ آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا۔ گو آنکھوں میں روشنی موجود تھی لیکن شعور کی مخصوص چمک غائب تھی۔

''تمہارا نام کیا ہے''...... عمران نے ایک کرسی اٹھا کر رابرٹ کی کرسی کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''رابرٹ۔ میرا نام رابرٹ ہے''...... رابرٹ نے اس لہجے اور انداز میں جواب دیا جیسے لاشعوری طور پر بول رہا ہو اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ رابرٹ کی یہ حالت بتا رہی تھی کہ اب وہ لاشعوری طور پر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ساری

تفصیلات بتا دے گا اور عمران کا خیال درست ثابت ہوا۔ رابرٹ عمران کے سوالوں کے جواب اس طرح دے رہا تھا جیسے کوئی ماتحت اپنے چیف کو رپورٹ دے رہا ہو۔ اس کے جواب سن کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے سارے ساتھی بھی حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے لیکن وہ خاموش بیٹھے رہے۔ جب عمران نے محسوس کر لیا کہ اب مزید کچھ پوچھنے کے لئے باقی نہیں رہا تو اس کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس کے ہاتھ میں موجود خنجر رابرٹ کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔

''اس کا خاتمہ ضروری تھا ورنہ اس کی باقی زندگی عبرتناک انداز میں گزرتی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ جس شخص کا شعور ختم ہو جائے اس کی زندگی کس حالت میں گزر سکتی ہے۔

''عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا کہ ہم یہاں پہنچ گئے اور اس رابرٹ نے ہمیں بے ہوشی کے دوران ہلاک نہیں کیا''۔ صفدر نے کہا۔

''یہ شخص پہلے اپنا تجسس دور کرنا چاہتا تھا۔ اس کے نقطہ نظر سے ہم بندھ جانے کے بعد بے ضرر ہو چکے تھے اس لئے اس نے مجھے ہوش دلایا۔ بہرحال اب سب سے پہلے ہمیں اس تہہ خانے میں جا کر تمام مشینری تباہ کرنی ہے تاکہ اس سٹار کیمپ کو اوپن کیا جا سکے۔ اس کے بعد پورے سٹار کیمپ میں بے ہوشی کی گیس فائر

کرنے کے بعد ڈاکٹر ہیرالڈ کو تلاش کرنا ہے اور اس کے بعد مزید پروگرام بنائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''بے ہوش کرنے والی گیس کے پسٹل تو وہیں واچ ٹاور میں ہی رہ گئے ہیں''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں پہلے وہاں جانا ہو گا۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''عمران صاحب۔ ہمارے جانے کے بعد یہاں کوئی بھی آ سکتا ہے اور رابرٹ اور ناڈو کی لاشیں ملنے کے بعد پورے کیمپ میں ہماری تلاش شروع ہو جائے گی اس لئے بہتر ہے کہ ہم ان لاشوں کو بھی ساتھ لے جائیں اور انہیں واچ ٹاور میں ڈال دیں''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہم نے اب تیز رفتار کارروائی کرنی ہے۔ ویسے بھی کمرے کا دروازہ اندر سے لاکڈ ہے اس لئے جب تک کوئی کارروائی ہو گی ہم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر چکے ہوں گے''۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سائمن اپنے دو ساتھیوں سمیت لوہے کی سیڑھی چڑھ کر اوپر واچ ٹاور کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں آ رہے تھے۔ سائمن کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا۔ اس کی ساری کارروائی بے سود اور بے کار ثابت ہوئی تھی۔ نارمن نے لاشوں کو کسی بھی طرح پاکیشیائی ایجنٹ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا جبکہ سائمن کا اب بھی یہی خیال تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کے علاوہ اور دوسرے لوگ اس کے خیال کے مطابق ادھر نہ آ سکتے تھے اور پھر وہ جھاڑیوں میں کھڑے ہو کر جس انداز میں کیمپ کی عقبی دیوار اور واچ ٹاور کو دیکھ رہے تھے اس سے بھی اس کا خیال یہی تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں لیکن باوجود شدید کوشش کے ان کے میک اپ واش نہ ہو سکے تھے اور یہیں آ کر اسے چیف نارمن کی بات ماننا پڑی تھی۔

"کاش۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ثابت ہو جاتے تو میرا مستقبل روشن ہو جاتا"...... سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آخری سیڑھی چڑھتے ہوئے واچ ٹاور پر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں ساتھی بھی اوپر آ گئے۔

"دوربین مجھے دو اور باقی سامان اندر رکھ دو"...... سائمن نے کہا تو اس کے ایک ساتھی نے اپنی پشت پر لدے ہوئے چمڑے کے بیگ کو نیچے اتارا۔ اسے کھول کر اس میں سے ایک دوربین نکال کر سائمن کی طرف بڑھا دی۔

"باس۔ اینٹی ایئر کرافٹ گن کو تو فائرنگ کے لئے تیار کرنا ہے"...... دوسرے ساتھی نے پوچھا۔ اس کی کمر پر بھی ایک بڑا بیگ لدا ہوا تھا۔

"نہیں۔ ابھی لارڈ ڈروتھی کا ہیلی کاپٹر آنا ہے۔ خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ تم اسے ہی اڑا دو اور ہم سب بے موت مارے جائیں"۔ سائمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا لارڈ صاحب خود آ رہے ہیں سٹار کیمپ"...... دوسرے ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لے جانے کے لئے بھیجا گیا ہے اسی لئے تو چیف نارمن پریشان تھا کہ اب وہ کیا جواب دے گا"...... سائمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا تو خیال ہے کہ لاشیں بھجوا دی جائیں۔ ہو سکتا ہے

کہ لارڈ صاحب کے پاس ایسا کوئی جدید ترین میک اپ واشر ہو کہ جس سے میک اپ واش ہو جائے''...... دوسرے ساتھی نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو رونالڈ۔ کیا تمہارا اب بھی یہی خیال ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''...... سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آپ کا اندازہ غلط نہیں ہو سکتا''...... رونالڈ نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو مجھے خود لارڈ صاحب سے بات کرنی چاہئے ورنہ تو لگتا ہے کہ چیف نارمن خالی ہیلی کاپٹر واپس بھجوا دے گا''۔ سائمن نے کہا اور واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''کیا ہوا باس۔ آپ کہاں جا رہے ہیں''...... رونالڈ نے کہا۔

''میں اپنے آفس جا کر لارڈ صاحب کو کال کرتا ہوں''۔ سائمن نے رکتے ہوئے کہا۔

''باس۔ ایسا مت کریں۔ چیف نارمن کو بائی پاس کرنا آپ اور ہم سب کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ ان سے اصرار کریں کہ وہ لاشیں بھجوا دیں''...... رونالڈ نے رائے دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ سائمن اس کی بات کا کوئی جواب دیتا سائمن کا دوسرا ساتھی جو کمرے کے اندر چلا گیا تھا تیزی سے دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔

''باس۔ باس۔ اندر دو اجنبی بیگ پڑے ہیں جن میں انتہائی جدید اسلحہ ہے''...... آنے والے نے تیز لہجے میں کہا تو سائمن اور رونالڈ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''اسلحہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا اسلحہ۔ کیا مطلب''...... سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ دو بڑے بیگ ایک کونے میں پڑے ہیں۔ میری ان پر نظر پڑی ہے۔ میں نے انہیں چیک کیا تو ان دونوں میں اسلحہ ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''روجر۔ کہیں تم نشے میں تو نہیں ہو۔ یہاں کون آ سکتا ہے''۔ رونالڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نشے میں ہوں یا نہیں ہوں۔ تمہاری آنکھیں تو ہیں۔ آؤ اندر آ کر خود دیکھ لو''...... روجر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا تو سائمن اور رونالڈ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے اور پھر اس طرح ٹھٹھک کر رک گئے جیسے چابی ختم ہو جانے پر اچانک کھلونے ساکت ہو جاتے ہیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ روجر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ دو بیگ موجود ہیں اور یہ دونوں بیگ اجنبی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں یہاں کچھ لوگ آئے ہیں لیکن وہ کہاں ہیں''...... سائمن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''وہ یہاں سے کہاں جا سکتے ہیں باس۔ ہر طرف تو سکریننگ

مشینیں موجود ہیں۔ جو بھی واچ ٹاور سے نیچے اترتا فوراً سکرین پر آ جاتا"...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ اسلحہ سے بھرے دونوں بیگ کیا جادو کے ہیں۔ بولو"۔ سائمن نے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا تو رونالڈ کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہ تھا۔ ان کے پیچھے روجر بھی خاموش کھڑا تھا لیکن اس کے چہرے پر طنزیہ تاثرات نمایاں تھے۔

"مجھے چیف کو فون کرنا ہو گا"...... سائمن نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ یکلخت ان کے قدموں تلے کھٹکا سا ہوا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ لگتا ہے نیچے کوئی ہے۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... سائمن نے چیخ کر کہا لیکن رونالڈ اور روجر دونوں خاموش تھے۔ ظاہر ہے ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ ایک بار پھر کھٹکا ہوا تو وہ تینوں ایک بار پھر اچھل پڑے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی نیچے کوئی خفیہ راستے میں ہے۔ آؤ میرے ساتھ"...... سائمن نے سرگوشیانہ انداز میں کہا اور تیزی سے مڑا اور پھر جیسے ہی وہ دروازے سے باہر نکلا اسے سائیڈ پر سے ایک آدمی زمین میں موجود گٹر کے دہانے جیسے ہول میں سے اوپر اٹھتا دکھائی دیا۔ اس کا رخ دوسری طرف تھا۔ سائمن نے تیزی سے اپنے دونوں ساتھیوں کو سائیڈ پر ہونے اور منہ بند رکھنے کا اشارہ کیا۔ وہ

آدمی اب ہول سے نکل کر سائیڈ پر کھڑا تھا۔ اسی لمحے ایک دوسرے آدمی کا سر نکلتا ہوا نظر آیا۔ اس کا رخ بھی دوسری طرف تھا۔ شاید سیڑھیاں اس انداز کی تھیں کہ باہر نکلتے ہوئے رخ عقبی طرف کو ہو جاتا تھا۔

"میں نے ان لوگوں کو بے ہوش کر کے ان سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا سامان یہاں موجود ہے"...... سائمن نے انتہائی آہستگی سے سرگوشی کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ۔ بیگ اندر ہی پڑے ہوں گے"...... ایک آدمی کی آواز سنائی دی اور پھر دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں انہیں اپنی طرف آتی سنائی دیں تو وہ تینوں چوکنا ہو کر کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد جیسے ہی وہ دونوں راہداری سے نکل کر کمرے میں جانے کے لئے مڑے سائمن اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ان دونوں آنے والوں پر حملہ کر دیا اور پہلا حملہ ہی اس قدر بھرپور تھا کہ وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر سامنے دیوار سے ٹکرائے اور پھر ان کے قدموں کے سامنے زمین پر دھپ سے گرے ہی تھے کہ سائمن اور اس کے ساتھیوں کی ٹانگیں حرکت میں آئیں اور ان دونوں کے نیچے گر کر دوبارہ اٹھتے ہوئے جسموں پر ان تینوں کی لاتیں پڑیں تو وہ دونوں لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے دوبارہ دیوار تک لڑھکتے چلے گئے لیکن پھر سائمن اور اس کے ساتھیوں کو سمجھ ہی نہ آئی کہ ان دونوں

نے کیا کیا اور کیسے کیا۔ ٹانگوں کی ضربات کھا کر وہ لڑھکتے ہوئے دیوار کی طرف گئے ہی تھے کہ سائمن اور اس کے ساتھیوں کی ٹانگیں ایک بار پھر حرکت میں آئیں۔ ان کا خیال تھا کہ انہیں اٹھنے کی مہلت ہی نہ دی جائے اور پے در پے ضربات سے انہیں یہیں پڑے پڑے بے ہوش کر دیا جائے لیکن اس بار آنے والے دونوں اس طرح زمین سے اچھلے جیسے اچانک بند سپرنگ کھل جاتے ہیں اور اس طرح ان دونوں کے جسم اپنی جگہ تڑپے اور دوسرے لمحے سائمن کو یوں محسوس ہوا کہ اس کا جسم کسی گیند میں تبدیل ہو کر پوری قوت سے عقبی دیوار کی طرف جا رہا ہے۔ اس نے اپنے جسم کو ہوا میں ہی پھیلانے کی کوشش کی لیکن اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ صرف سوچنے میں ہی وہ دیوار تک پہنچ گیا اور پھر ایک زور دار دھماکے کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم کے اندر بیک وقت بہت سی چیزیں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور پھر یہ آوازیں کسی گہرے اندھیرے کنویں میں ڈوبتی چلی گئیں اور آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ یہی تھا کہ بے ہوشی یا موت ان بہت سی تکالیف کا واحد علاج ہے کیونکہ دیوار سے ٹکرانے سے اس کے پورے جسم میں خوفناک درد کی تیز لہریں جس طرح پھیلتی چلی جا رہی تھیں وہ بھی ساتھ ہی گہرے اور تاریک کنویں میں ڈوبتی چلی گئیں اور ذہن پر چھا جانے والی تاریکی سکون کی چادر کی طرح اس کے احساسات پر پھیلتی چلی گئی تھی۔

ایک بڑے ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ وہ یورپی میک اپ میں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقب میں اس کے ساتھی موجود تھے لیکن وہ بنچ نما سیٹ پر بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران اور صفدر کا واچ ٹاور پر اچانک سائمن اور اس کے دو ساتھیوں سے ٹکراؤ ہو گیا تھا اور اچانک حملے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو فوری طور پر سنبھال نہ پائے تھے لیکن جیسے ہی وہ اس اچانک افتاد سے ذہنی طور پر سنبھلے انہوں نے ان تینوں کو آسانی سے سنبھال لیا۔ پھر صفدر نے اسلحہ کے بیگ اور ایک آدمی کو کاندھے پر لادا جبکہ عمران نے باقی دونوں کو اور وہ دونوں ایک بار پھر سیڑھیاں اتر کر اس راستے سے ہوتے ہوئے واپس مشینری روم میں پہنچ گئے۔

اوپر کا راستہ اور نیچے سے اوپر جانے والا راستہ دونوں انہوں

نے واپسی پر بند کر دیئے تھے تاکہ اور کوئی آدمی اس راستے کو کھلا پا کر مشکوک نہ ہو جائے۔ یہاں عمران کے باقی ساتھی موجود تھے۔ وہ ان افراد کو دیکھ کر چونک پڑے۔ صفدر نے انہیں ان کے بارے میں بتایا تو وہ انہیں لے کر دوبارہ اس کمرے میں آ گئے جہاں انہیں باندھا گیا تھا۔ پھر انہیں ہوش میں لا کر جب ان سے معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ سائمن اور دونوں ساتھی جنہوں نے سٹار گن فائر کر کے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا جن پر انہیں پاکیشیائی ایجنٹ ہونے کا گمان ہوا تھا۔ بہرحال سائمن سے عمران کو نارمن کے بارے میں ضروری تفصیلات اور لارڈ ڈروتھی کی رہائش گاہ اور وہاں سے آنے والے ہیلی کاپٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئیں تو سائمن اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد عمران نے گیس پسٹل بیگز سے نکالے اور ایک صفدر کو دے کر ایک بار پھر وہ دونوں اس خفیہ راستے سے واپس واچ ٹاور پر پہنچ گئے کیونکہ اس گیس کو فائر کرنے کے لئے انہیں کھلی فضا کی ضرورت تھی اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے دس بارہ کے قریب کیپسول فائر کر دیئے۔ چونکہ اس گیس کے اثرات جس تیزی سے اثر کرتے تھے اتنی ہی تیزی سے فضا میں غائب ہو جاتے تھے اس لئے گیس فائرنگ کے بعد وہ دس منٹ تک وہیں رکے رہے۔ البتہ ان کی کوشش تھی کہ وہ حتی الوسع سانس روکے رہیں لیکن اس کے باوجود ان کے ذہنوں پر تاریکیوں نے

غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھا۔

"یہ تو بے حد زود اثر اور طاقتور گیس ہے۔ ہمارے ساتھی بھی تو بے ہوش ہو گئے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں۔ انہیں ہوش میں لایا جا سکتا ہے۔ مجھے دراصل اس نارمن کی تلاش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ہیلی کاپٹر کے آنے سے پہلے اس نارمن سے مل لوں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں واپس اس راستے سے نیچے پہنچے تو ان کے ساتھی واقعی بے ہوش پڑے تھے۔ عمران تو کمرے کا لاکڈ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ صفدر نے الماری سے پانی کی بوتلیں نکالیں اور اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوشش میں مصروف ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔ پھر یہ سب ہی کمرے سے باہر نکلے اور تھوڑی دیر بعد ان کا ٹکراؤ عمران سے ہو گیا جو ایک آفس نما کمرے میں موجود تھا۔

"یہ نارمن ہے۔ اسے کرسی سے باندھ دو اور ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی اور پھر نارمن ہوش میں آ گیا۔ عمران نے اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کے بعد اس کا خاتمہ بھی کر دیا اور پھر میز پر موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے بطور نارمن اسے اٹنڈ کیا۔ کال

ہیلی کاپٹر پائلٹ کی طرف سے کی گئی تھی۔ وہ سٹار کیمپ پہنچنے ہی والا تھا۔ عمران نے نارمن کی آواز میں اسے ہدایات دیں اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ صفدر کو ساتھ لے کر عمارت سے نکل کر اس جگہ پہنچ گئے جہاں ہیلی کاپٹر نے لینڈ کرنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا ہیلی کاپٹر فضا میں نظر آنے لگا اور پھر آہستہ آہستہ ان کے قریب پہنچ کر مخصوص جگہ پر ٹھہر گیا۔ ہیلی کاپٹر کے رکنے کے کچھ دیر بعد پائلٹ نیچے اترا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پائلٹ ریمزے کھڑی ہتھیلی کے بھرپور وار کے ساتھ ہی اچھل کر نیچے گرا کہ صفدر نے اس کی کنپٹی پر لات جما دی اور ریمزے ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

صفدر اسے اٹھا کر عمارت کے اندر لے گیا اور وہاں عمران نے اسے ہوش میں لا کر اس سے لارڈ ڈروتھی اور اس کے محل کے بارے میں تفصیلی پوچھ گچھ کی اور پھر اسے بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد عمران نے دونوں عمارتوں میں مخصوص جگہوں پر وائرلیس چارجڈ انتہائی طاقتور بم رکھ دیئے اور خود اس نے نارمن کی نشاندہی پر اپنے کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر ہیرالڈ کو ڈھونڈ نکالا۔ ڈاکٹر ہیرالڈ نے پلاسٹک سرجری کرا کے اپنا چہرہ مستقل طور پر تبدیل کر لیا تھا لیکن عمران نے ڈاکٹر ڈونلڈ جس نے پلاسٹک سرجری کی تھی، سے مل کر ڈاکٹر ہیرالڈ کی سرجری سے پہلے اور

سرجری کے بعد کی دونوں تصویریں حاصل کر لی تھیں اس لئے وہ ڈاکٹر ہیرالڈ کو آسانی سے پہچان گیا تھا۔ نارمن سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ اپنے ساتھ ریورس سرکل کا فارمولا بھی لے آیا تھا جو نارمن نے اپنے قبضے میں لے کر اپنے آفس کے مخصوص سیف میں رکھ دیا تھا تاکہ محفوظ رہے۔ یہ فارمولا بھی عمران نے سیف کھول کر حاصل کر لیا تھا جو اس وقت بھی اس کی جیب میں موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس سٹار کیمپ کو تو اڑا دیں۔ پھر اس لارڈ کو بھی دیکھ لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ چیف ٹائپ کے لوگ خاصے بے چین فطرت اور وہمی ہوتے ہیں۔ اگر اسے ہمارے پہنچنے سے پہلے اطلاع مل گئی کہ سٹار کیمپ اڑا دیا گیا ہے تو معاملات ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے جو کچھ کہا ہے عمران صاحب اس میں ہمارے چیف ایکسٹو کو شامل نہ کریں کیونکہ چیف ایکسٹو تو آپ پر اندھا اعتماد کرتا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھ پر اعتماد نہیں کرتا۔ اسے اپنی ٹیم پر اعتماد ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں نے اگر معمولی سے پر پرزے بھی نکالے تو پوری ٹیم جولیا سمیت مجھے ٹھونک بجا کر سیدھا کر دے گی اس لئے وہ بے فکر رہتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس

پڑے۔

"یہ کام تو تنویر کے ذمے ہے"...... جولیا نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے اور تنویر بھی مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ لارڈ ڈروتھی کا محل کس علاقے میں اور کتنے فاصلے پر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کاناڈا کے شہر ڈاسن میں ہے اور ڈاسن یہاں پرنس جارج سے تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر سفر کرتے ہوئے بھی دو گھنٹوں کے فاصلے پر ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس دوران ایک تو ہم سٹار کیمپ سے دور پہنچ جائیں گے اس لئے سٹار کیمپ میں موجود وائرلیس بم ڈی چارج نہ کئے جا سکیں گے اور دوسرا اس دوران وہاں موجود افراد بھی ہوش میں آ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہاں موجود افراد نارمن کی ہلاکت کی خبر لارڈ ڈروتھی تک فون پر پہنچا دیں"...... صفدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ذہن میں جو کچھ ہے وہ میرے ذہن میں بھی ہے لیکن سوچنے کا انداز مختلف ہے۔ میرا انداز جولیانا ہے اور تمہارا صالحانہ"......عمران نے جواب دیا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ صالحہ اور جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑیں لیکن جولیا اور صالحہ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے۔ جولیا کا شاید اس لئے کہ عمران نے اپنے منہ سے اپنے ساتھ اس کا نام لیا تھا جبکہ

صالحہ کا اس لئے کہ اب اس کے دل میں بھی صفدر کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا اس لئے اس کا نام صفدر کے ساتھ لیا جانا اسے اچھا لگا تھا۔

"جولیا اور صالحہ تو ایک ہی ٹیم کی ممبرز ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تمہیں اب تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ جولیا ڈپٹی چیف ہے اور صالحہ صرف ممبر اور میں تو سرے سے ممبر ہی نہیں ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ صفدر کی بات درست ہے۔ آپ مذاق میں نہ ٹالیں"...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"درست غلط تو وقت ہی ثابت کرے گا۔ میں تو ابھی اندازے کی بات کر رہا ہوں۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ ہمارے ڈاسن پہنچنے سے پہلے سٹار کیمپ میں موجود افراد ہوش میں آ جائیں گے لیکن ہم نے جہاں میگا بم چھپائے ہوئے ہیں وہاں تک ان کا ذہن پہنچ ہی نہ سکے گا۔ انہیں تو بے ہوشی کے عالم میں یہ علم بھی نہ ہو گا کہ ہم نے بم نصب بھی کئے ہیں یا نہیں۔ نہ ہی انہیں ہیلی کاپٹر کے بارے میں اور نہ ہی ہمارے بارے میں کوئی علم ہو گا۔ وہ تو بس اچانک ہی بے ہوش ہو گئے اور پھر جب ہوش میں آئے تو نارمن ہلاک ہو چکا تھا۔ کس نے کیا۔ کیسے کیا۔ کیوں کیا۔ اس کا علم انہیں نہیں ہو سکتا اس لئے وہ صرف نارمن کی ہلاکت کی اطلاع لارڈ

صاحب کو دے سکتے ہیں لیکن یہ اطلاع فون یا ٹرانسمیٹر پر ہی دی جا سکتی ہے اس لئے ٹرانسمیٹر میں ساتھ لے آیا ہوں اور فون میں ایسی میجر گڑبڑ کر دی ہے کہ اس سے نہ کال سنی جا سکتی ہے اور نہ کی جا سکتی اس لئے ہمارے پہنچنے تک لارڈ کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے گا اور جہاں تک بموں کے پھٹنے کی رینج کا تعلق ہے تو میں انہیں فوری ڈی چارج نہیں کرنا چاہتا کیوں۔ اس کے پیچھے دو مقاصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں موجود لوگ ہوش میں آ کر اپنا دفاع کرنے کے قابل ہو جائیں ورنہ بے ہوشی کے عالم میں لوگوں کا قتل عام ہمارے اصولوں کے خلاف ہے اور دوسرا یہ کہ میں یہ تباہی لارڈ ڈروتھی کی آنکھوں کے سامنے لانا چاہتا ہوں تا کہ اسے معلوم ہو سکے کہ مسلمانوں کے خاتمہ کے لئے بنائی جانے والی تنظیم مورگو کا کیا حشر ہوا ہے''...... عمران نے اس بار انتہائی تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے ڈاسن کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

لارڈ ڈروتھی نے سامنے دیوار پر موجود کلاک میں وقت دیکھا اور پھر سائیڈ پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ اس وقت تک ریمزے سٹار کیمپ پہنچ چکا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لا کر اب واپس بھی آ رہا ہو لیکن نارمن نے اسے رپورٹ ہی نہ دی تھی حالانکہ اس نے نارمن کو بھی لاشوں کے ساتھ محل میں آنے کا کہہ دیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا تھا کہ ہیلی کاپٹر پہنچتے ہی اسے رپورٹ دی جائے لیکن اب تک کافی سے زیادہ وقت گزر جانے کے باوجود کوئی رپورٹ نہ آئی تھی۔ چنانچہ اس نے خود ہی کال کرنے کا فیصلہ کیا لیکن پھر کچھ سوچ کر ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

''اس طرح بے چینی کا اظہار میرے لئے مناسب نہیں ہے۔ میں مورگو چیف ہوں۔ مورگو چیف۔ مجھے چند معمولی ایجنٹوں کے

لئے اتنا بے چین نہیں ہونا چاہئے“...... لارڈ ڈروتھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بے چینی اس انداز میں سوچنے کے باوجود دور نہ ہوئی بلکہ پہلے سے زیادہ ہو گئی اور آخرکار کچھ دیر بعد اس نے ٹرانسمیٹر کی بجائے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

”یس لارڈ“...... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”سٹار کیمپ کے نارمن کو فون کرو اور میری اس سے بات کراؤ“...... لارڈ ڈروتھی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس لارڈ“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈروتھی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ چھ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ ڈروتھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... لارڈ ڈروتھی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”لارڈ صاحب۔ سٹار کیمپ سے فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا اور نہ ہی وہاں بیل جا رہی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے فون ڈیڈ ہو گیا ہو“۔ دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی تشویش بھری لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سٹار کیمپ کا فون ڈیڈ ہو جائے۔ سیکنڈ فیز کے رابرٹ کو فون کرو“...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

”وہاں بھی میں نے ٹرائی کیا ہے لیکن وہاں بھی فون ڈیڈ ہے۔

شاید مرکزی کنکشن میں کوئی فالٹ آ گیا ہے“...... فون سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہاں کے فون کا کنکشن تو سیٹلائٹ لنکڈ ہے۔ وہ کیسے ڈیڈ ہو سکتا ہے“...... لارڈ ڈروتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہو سکتا ہے جناب کہ سیٹلائٹ کی مشینری میں کوئی خرابی ہو گئی ہو۔ سیٹلائٹ کو کنٹرول کرنے والے جب یہ خرابی دور کریں گے تو کنکشن بھی خودبخود اوپن ہو جائے گا جناب“...... فون سیکرٹری نے اپنی طرف سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں ٹرانسمیٹر کال کرتا ہوں“...... لارڈ ڈروتھی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر نارمن کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی لیکن اچانک اسے خیال آیا کہ پہلے وہ ریمزے کو کال کرے تاکہ معلوم ہو سکے کہ ریمزے وہاں پہنچا بھی ہے یا نہیں“...... لارڈ ڈروتھی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ریمزے کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ ریمزے کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ لارڈ ڈروتھی کالنگ۔ اوور“...... لارڈ ڈروتھی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس لارڈ۔ ریمزے بول رہا ہوں۔ اوور“...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ریمزے کی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

”کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور“...... لارڈ ڈروتھی نے تحکمانہ لہجے

میں کہا۔

''میں لاشیں اور نارمن صاحب کو ساتھ لے کر واپس آ رہا ہوں جناب اور ایک گھنٹے بعد میں مینشن پہنچ جاؤں گا۔ اوور''۔ ریمزے نے جواب دیا تو لارڈ ڈروتھی بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ نارمن تمہارے ساتھ ہے ہیلی کاپٹر میں۔ اوور''...... لارڈ ڈروتھی نے چیخ کر کہا۔

''یس لارڈ۔ اوور''...... ریمزے نے جواب دیا۔

''نارمن سے بات کراؤ۔ اوور''...... لارڈ ڈروتھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں نارمن بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نارمن کی آواز سنائی دی۔

''سٹار کیمپ کا فون کام نہیں کر رہا۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے اسے۔ اوور''...... لارڈ ڈروتھی نے تیز لہجے میں کہا۔

''اس کا سیٹلائٹ کنکشن آف ہو گیا ہے۔ میں نے سیٹلائٹ والوں کو پیغام پہنچا دیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ چار گھنٹوں بعد اسے ٹھیک کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ اوور''...... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لاشوں کے میک اپ واش کئے ہیں یا نہیں۔ اوور''...... لارڈ ڈروتھی نے پوچھا۔

''یس لارڈ۔ میک اپ واش کر دیئے گئے ہیں اور وہ اب اپنی

اصل شکلوں میں ہیں۔ البتہ ایک عورت سوئس نژاد ہے باقی پاکیشیائی ہیں۔ اوور''...... نارمن نے جواب دیا۔

''ان کی کوئی دوست ہو گی۔ بہرحال تم آ جاؤ۔ یہ بہت بڑی خوشخبری ہے۔ میں انہیں خود دیکھ کر اس کے بعد اسرائیل کے صدر سے بات کروں گا۔ اوور''...... لارڈ ڈروتھی نے کہا۔

''یس لارڈ''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لارڈ ڈروتھی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ خاص طور پر نارمن نے یہ کہہ کر اس کے دل میں سکون کی لہریں دوڑا دی تھیں کہ لاشوں کا میک اپ واش ہو گیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اپنے اصل چہروں میں ہیں۔ یہ واقعی اس کے لئے بہت بڑی خوشخبری تھی۔ اس کے خیال کے مطابق مورگو ایک بہت بڑے خطرے سے بچ گئی تھی۔

عمران نے لارڈ ڈروتھی کی ٹرانسمیٹر کال اٹنڈ کرنے کے بعد اس ٹرانسمیٹر پر جو اس نے نارمن کے آفس سے اٹھایا تھا ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ وہ اس وقت ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھا اور ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا ڈاسن کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں لارڈ ڈروتھی کا محل تھا۔ اب صرف ڈیڑھ گھنٹے کی پرواز باقی رہ گئی تھی اور کارمن سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو بھی ہوش آ گیا تھا لیکن عمران کے کہنے پر اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا تھا تا کہ وہ کوئی ہنگامہ نہ برپا کر سکے۔ اسے یقین دلانا بھی تقریباً ناممکن تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اس لئے اس کے بے ہوش رہنے میں ہی عافیت تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ جونیئر۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے سے ہی اس کے ساتھی سمجھ گئے تھے کہ وہ کارمن سیکرٹ سروس کے چیف اور اپنے

دوست جونیئر کو کال کر رہا ہے۔

"یس۔ جونیئر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جونیئر۔ تمہارا سائنس دان ہمارے پاس موجود ہے۔ اس نے اپنے آپ کو چھپانے کے لئے اپنے چہرے پر پلاسٹک سرجری کرا لی تھی لیکن میں نے پلاسٹک سرجن سے اس کے نئے چہرے کی تصویر اور سابقہ تصویر حاصل کر لی تھی۔ البتہ اس کا وہ فارمولا نہیں ملا جس پر وہ مورگو کے لئے کام کر رہا تھا۔ سٹار کیمپ کے انچارج نارمن نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ہیرالڈ نے اسے وہ فارمولا دیا تھا جو اس نے اپنے سیف میں رکھ دیا تھا لیکن پھر وہ غائب ہو گیا۔ مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا اور میں نے خود اس کے سیف کی اور اس کے آفس کی تفصیلی تلاشی لی لیکن وہ فارمولا نہیں مل سکا۔ ڈاکٹر ہیرالڈ بے ہوشی کے عالم میں ہمارے پاس موجود ہے اور ہم ڈاسن شہر جا رہے ہیں جہاں مورگو چیف لارڈ ڈروتھی سے ملاقات طے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سے ملاقات سے پہلے ڈاکٹر ہیرالڈ کو ڈاسن میں واقع کارمن سفارت خانے کے حوالے کر دوں تا کہ وہ محفوظ بھی رہے اور پھر تمہارے پاس پہنچ جائے۔ اوور"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو تم نے کہا تھا کہ اس کے بچ جانے کے امکانات نہیں ہیں۔ اوور"...... جونیئر نے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت جو حالات نظر آ رہے تھے وہ ایسے ہی تھے لیکن پھر صورت حال تبدیل ہو گئی اور ڈاکٹر ہیرالڈ زندہ ہمارے ہاتھ لگ گئے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں معلومات کرتا ہوں اور پھر میں خود آپ کو کال کرتا ہوں۔ آپ کی فریکونسی میرے ٹرانسمیٹر پر ڈسپلے ہو چکی ہے۔ اوور"۔ جونیئر نے کہا۔

"اوکے۔ لیکن جلدی کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"فارمولا تو آپ کی جیب میں ہے عمران صاحب۔ میرے سامنے آپ نے رکھا تھا۔ یہ آپ نے غلط بات کیوں کی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا عمران نے جھوٹ بولا ہے"...... جولیا نے یکلخت چونک کر کہا۔

"یہ فارمولا انسانیت کے خلاف ہے اس لئے میں اسے کسی سائنس دان یا لیبارٹری کے حوالے نہیں کر سکتا۔ سمجھے۔ میں نے اسے نذر آتش کر دیا ہے۔ ایسے فارمولے کا یہی انجام ہونا چاہئے۔ کارمن کے لئے اتنا کافی ہے کہ اس کا سائنس دان زندہ اسے واپس مل رہا ہے۔ ویسے بھی یہ فارمولا کارمن کی ملکیت نہیں ہے۔ یہ مورگو کی ملکیت ہے اس لئے جونیئر سے میں نے جھوٹ نہیں بولا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انسانیت سوز فارمولے کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا"...... کسی دوسرے کے بولنے کے پہلے خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا تو سب ساتھی حیران ہو کر اسے دیکھنے لگے۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جونیئر کالنگ پرنس۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے جونیئر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"پرنس۔ ڈاسن میں کارمن کا سفارت خانہ تو نہیں ہے لیکن چونکہ یہ بڑا صنعتی شہر ہے اس لئے وہاں کارمن کا قونصل خانہ موجود ہے۔ وہاں کارمن کے قونصلیٹ ہیں مسٹر گلیمرز۔ میں نے آپ کے بارے میں انہیں بتا دیا ہے۔ آپ ڈاکٹر ہیرالڈ کو ان کے حوالے کر دیں اور بے فکر ہو جائیں۔ اوور"...... جونیئر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ قونصل خانے کو کیسے تلاش کریں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"لارڈ ڈروتھی کے محل میں پہنچ کر فون کر کے انکوائری سے نمبر معلوم کر لیں گے اور پھر قونصل خانے فون کر کے ان کی لوکیشن معلوم کر لیں گے۔ اب ہیلی کاپٹر پر تو اسے تلاش نہیں کیا جا

سکتا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ لارڈ ڈروتھی مورگو چیف بھی ہے اور پھر اس کا محل ہے۔ وہاں مسلح گارڈز بھی موجود ہوں گے اور ملازم بھی۔ پھر“...... صفدر نے کہا۔

”پھر کیا ہیلی کاپٹر اتارنے سے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا پڑے گی“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس کے ذہن میں بھی یہی آئیڈیا ہو۔

”عمران صاحب۔ محل کی شناخت فضا سے آپ کر لیں گے“۔ صفدر نے ایک بار پھر بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے پائلٹ ریمزے سے پوری تفصیل معلوم کر لی تھی کہ اندرونی صورت حال، لارڈ ڈروتھی کی رہائش گاہ اور آفس کے بارے میں بھی اس سے قیمتی معلومات مل چکی ہیں“...... عمران نے کہا اور اس بار بھی صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک بڑے شہر کے اوپر پہنچ گیا۔

”وہ گیس پسٹل بیگ میں سے نکال لو صفدر“...... عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ سے گیس پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ وہ کھڑکی کے قریب بیٹھا تھا۔

”جیسے ہی میں ہیلی کاپٹر نیچے اتاروں تم نے فائر کر دینا ہے۔ کم از کم چار کیپسول فائر کرنا“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر اب کافی نیچے پرواز کر رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک شاندار لیکن قدیم دور کی بنی ہوئی محل نما عمارت پر پہنچ گیا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر مزید نیچے کیا تو ایک طرف ایک آدمی کھڑا ہاتھ سے اشارے کرتا دکھائی دیا۔ وہ ہیلی کاپٹر کو باقاعدہ بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتروانا چاہتا تھا۔

”کیپسول فائر کر دو صفدر“...... عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالا اور گیس پسٹل کا رخ نیچے کر کے اس نے بار بار ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ چار کیپسول فائر کرنے کے بعد اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا جبکہ عمران ہیلی کاپٹر کو ایک بار پھر فضا میں اونچائی پر لے گیا۔ وہ آدمی جو نیچے کھڑا اشارے کر رہا تھا وہ اب ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر پڑا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے سات آٹھ منٹ تک ہیلی کاپٹر کو خاصی اونچائی پر رکھا اور پھر اسے نیچے لے آیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر محل میں خصوصی طور پر تیار کردہ ہیلی پیڈ پر اتر چکا تھا۔

”اس ڈاکٹر ہیرالڈ کا کیا کریں۔ اسے ہوش آ گیا تو“...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”جولیا اور صالحہ تم دونوں یہیں ٹھہرو اور ڈاکٹر ہیرالڈ کا خیال رکھو۔ ہم ابھی واپس آ رہے ہیں۔ ہم نے صرف لارڈ ڈروتھی کو یہاں سے ساتھ لینا ہے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اترے

تھے جبکہ جولیا اور صالحہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی رہیں۔ البتہ انہوں نے اپنا رخ عقبی طرف موڑ لیا تھا تاکہ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر ہیرالڈ کو چیک کرتی رہیں۔ عمران نے چونکہ ہیلی کاپٹر پائلٹ ریمزے سے لارڈ ڈروتھی کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے جلد ہی اس نے اس کا آفس ڈھونڈ نکالا۔ آفس کی کرسی پر لارڈ ڈروتھی ڈھلکا ہوا پڑا تھا۔ عمران نے اس کی تلاشی لی تاکہ اگر کوئی اسلحہ وغیرہ اس کی جیب میں ہو تو اسے نکال لیا جائے لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔

عمران نے میز کی درازیں کھولیں اور تلاشی لینا شروع کر دی۔ اسے یقین تھا کہ یہ مورگو تنظیم کا ہیڈکوارٹر ہے اور لارڈ ڈروتھی اس کا چیف ہے اس لئے لامحالہ یہاں مورگو تنظیم کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہوں گی۔ تھوڑی دیر بعد عمران ایک فائل تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس میں واقعی مورگو کی یورپی ملکوں، ایکریمیا اور ایشیا میں قائم مورگو تنظیموں کی تفصیلات موجود تھیں بلکہ ان مورگو تنظیموں سے دولت کمانے کی غرض سے ڈرگ اور اسلحہ اسمگلنگ جیسے ناجائز کاروبار بھی کرائے جا رہے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب یہ تفصیلات متعلقہ ملکوں کے اعلیٰ حکام تک پہنچیں گی تو ان تمام تنظیموں کا ان ممالک میں قلع قمع کر دیا جائے گا۔ اس نے فائل تہہ کر کے جیب میں رکھ لی۔

''اس عمارت کو بھی تباہ کر دیا جائے''...... تنویر نے کہا۔

''اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ یہ لارڈ ڈروتھی کی ذاتی رہائش گاہ ہے۔ یہاں بے گناہ ملازمین بھی مریں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا کیونکہ فون سیکرٹری تو لازماً بے ہوش پڑی ہو گی اس لئے ڈائریکٹ فون ہی کیا جا سکتا تھا۔ عمران نے انکوائری کا نمبر ڈائل کیا اور پھر انکوائری آپریٹر سے ڈاسن میں کارمن قونصل خانے کا نمبر پوچھ کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیں۔ کارمن قونصل خانہ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کارمن سے سیکرٹ سروس کے چیف جناب جونیئر نے مسٹر قونصلیٹ گلیمرز سے بات کی ہے اس لئے آپ انہیں بتائیں کہ پرنس بات کر رہا ہے''...... عمران نے وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیں سر۔ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر''...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''لیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہیلو سر۔ میں گلیمرز بول رہا ہوں قونصلیٹ''...... دوسری طرف

سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں۔ سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو آپ کے سپرد کرنا مقصود ہے۔ آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کا قونصل خانہ کہاں ہے۔ اس کی لوکیشن کیا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوہ۔ یہ تو گنجان آبادی ہے جبکہ ہم ہیلی کاپٹر پر ہیں۔ آپ نے لارڈ ڈروتھی مینشن تو دیکھا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو آپ برائے مہربانی گاڑی لے کر وہاں گیٹ پر پہنچ جائیں۔ آپ ساتھ آئیں۔ ہم ڈاکٹر ہیرالڈ کو آپ کے حوالے کر دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا لارڈ ڈروتھی مزاحمت نہیں کریں گے"...... گلیمرز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے مسٹر گلیمرز۔ آپ سے جو کہا گیا ہے وہ کریں اور فوراً۔ ہمارے پاس وقت بالکل نہیں ہے"...... عمران نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں پہنچ رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے گلیمرز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو اس بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں تاکہ

یہ کام فوری مکمل ہو سکے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد گلیمرز اپنے دو ساتھیوں سمیت ایک بڑی جیپ میں وہاں پہنچ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے گیٹ پر اس کا استقبال کیا اور پھر عمران کے اشارے پر بے ہوش سائنس دان ڈاکٹر ہیرالڈ کو ان کے حوالے کر دیا گیا۔

"ان کے حلق میں پانی ڈالیں گے تو یہ ہوش میں آ جائیں گے"۔ عمران نے گلیمرز سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر بے ہوش لارڈ ڈروتھی کو ہیلی کاپٹر میں لادا گیا۔ ہیلی پیڈ پر باقاعدہ پٹرول پمپ بنا ہوا تھا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے ہیلی کاپٹر میں پٹرول ٹینک فل کر دیئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ اب فرق صرف یہ تھا کہ ڈاکٹر ہیرالڈ کی جگہ ہیلی کاپٹر میں لارڈ ڈروتھی بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ اس لارڈ کو کیوں لادے پھر رہے ہو ساتھ"۔ جولیا نے کہا۔

"اسے بھی معلوم ہونا چاہئے کہ سٹار کیمپ اور مورگو تنظیم کا خاتمہ کس طرح ہوا ہے بلکہ یہ کام اس کے ہاتھوں ہی انجام پذیر ہوگا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے کہنے پر لارڈ ڈروتھی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اس کی بیلٹ کی مدد سے باندھ دیئے گئے تھے۔ پھر طویل سفر کے بعد ہیلی کاپٹر سٹار کیمپ کے قریب پہنچ گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ یہ سٹار کیمپ کی تباہی کو اپنی

آنکھوں سے دیکھ سکے'' ...... عمران نے کہا تو صفدر نے بیگ میں سے پانی کی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن ہٹایا اور لارڈ ڈروتھی کے حلق میں پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب لارڈ ڈروتھی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو صفدر نے بوتل ہٹا کر ایک طرف رکھی اور اس نے لارڈ کے بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر بٹھا دیا۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو''۔ لارڈ ڈروتھی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ وہی جن کی لاشوں کی وصولی کے لئے تم بے چین ہو رہے تھے'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب تو ناممکن ہے'' ...... لارڈ ڈروتھی کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

''تم یہودیوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ دولت کے بل بوتے پر تم پوری دنیا کے مسلمانوں کا خاتمہ کر دو گے۔ لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ایسے شیطانی کام اور خواہشات اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتیں اس لئے ایسے کام سرانجام نہیں پایا کرتے اور ایسی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوا کرتیں'' ...... عمران نے کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے کچھ مت کہو'' ...... لارڈ ڈروتھی

کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ عمران نے جیب سے ڈی چارجر نکال کر صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

''صفدر۔ ہم اب سٹار کیمپ کے قریب پہنچنے والے ہیں۔ لارڈ ڈروتھی کی نظروں کے سامنے اس کا سٹار کیمپ تباہ ہونا چاہئے''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ مجھ سے دولت لے لو۔ جتنی تم چاہو لیکن ایسا مت کرو'' ...... لارڈ ڈروتھی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہی تو تم یہودیوں کو غلط فہمی ہے کہ دنیا کی ہر خواہش دولت سے پوری ہو سکتی ہے اور ہر آدمی کو دولت سے خریدا جا سکتا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔ صفدر نے لارڈ ڈروتھی کے سامنے ڈی چارجر کو آن کر کے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لارڈ ڈروتھی چیختا رہا۔ منتیں کرتا رہا اور لالچ دیتا رہا لیکن صفدر اپنے کام میں مصروف رہا اور پھر جب اس نے فائر کا بٹن پریس کیا تو ڈی چارجر پر ایک لمحے کے لئے سرخ رنگ کا بلب جلا اور پھر جھماکے سے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سامنے خاصے فاصلے پر پہاڑیوں کے اندر جیسے آتش فشاں پھٹتے ہیں اس طرح آگ کے الاؤ فضا میں بلند ہوئے اور خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم۔ تم'' ...... لارڈ ڈروتھی نے انتہائی دل گرفتہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو کر سیٹ پر گر گیا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھایا اور پھر ایک چکر کاٹ کر وہ اسے پرنس جارج شہر کی طرف لے جانے لگا۔

''اس لارڈ کا کیا کرنا ہے'' ...... تنویر نے پوچھا۔

''تم بتاؤ کیا کریں اس کا'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اٹھا کر نیچے پھینک دو۔ اور کیا کرنا ہے'' ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اب جب سب کچھ تباہ ہو گیا ہے تو اسے مارنے کا کیا فائدہ۔ ہم یہ ہیلی کاپٹر پرنس جارج شہر کے کسی نواحی علاقے میں چھوڑ دیں گے کیونکہ یہ کسی بھی وقت چیک ہو سکتا ہے اور ہمارے پاس بہرحال اس کو اڑانے کا لائسنس نہیں ہے اور ویسے بھی مشن ختم ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر ہیرالڈ واپس کارمن پہنچ جائے گا۔ مورگو کا تربیتی کیمپ تباہ کر دیا گیا ہے اور مورگو کی تفصیلی فائل میری جیب میں ہے۔ اس کی مدد سے پوری دنیا میں پھیلی ہوئی مورگو کی تنظیمیں ان ممالک کے حکام ہی ختم کر دیں گے'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ نے واقعی ریورس سرکل فارمولے کو جلا دیا ہے'' ...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اور تب سے سرکل ریورس چل رہا ہے۔ جولیا میری طرف دیکھتی ہی نہیں'' ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا

کر ہنس پڑے اور پھر عمران نے پرنس جارج ٹاؤن کے نواحی علاقے میں ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

''آؤ اب نکل چلیں'' ...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر میں فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ اسی لمحے تنویر بھی اچھل کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

''کیا ہوا۔ یہ کیسی فائرنگ تھی'' ...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے لارڈ ڈروتھی کو ختم کر دیا ہے۔ میں دشمنوں کو معاف کرنے کا عادی نہیں ہوں'' ...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ پھر تو تم سے ڈرنا چاہئے۔ تم مجھے بھی معاف نہیں کرو گے۔ کیوں'' ...... عمران نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''ابھی میں نے تمہیں اپنا دشمن نہیں سمجھا'' ...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا سمجھا ہے'' ...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

''رقیب روسیاہ'' ...... تنویر نے جواب دیا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد